چشمہ اشک

کیا حضرت سیدہ کونین سلام اللہ علیہا کے مصائب میں غلو ہو رہا ہے؟

کیا جناب محسن علیہ السلام کی **شہادت** واقع نہیں ہوئی تھی؟

کیا حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا معصومہ نہ تھیں؟

کیا لکڑیاں لے جانا ثابت نہیں ہے؟

کیا پسلیاں ٹوٹنے والا واقعہ بناوٹی ہے؟

خطبہ فدک

تألیف : سید محمد نقوی النجفی

چشمہ اشک

کیا حضرت سیدہ کونینؑ کے مصائب میں غلو ہو رہا ہے؟

کیا جناب محسنؑ کی شہادت واقع نہیں ہوئی تھی؟

کیا لکڑیاں لے جانا ثابت نہیں ہے؟

کیا پسلیاں ٹوٹنے والا واقعہ بناوٹی ہے؟

کیا حضرت سیدہؑ معصوم نہ تھیں؟

خطبہ فدک

مؤلف

سید محمد نجفی
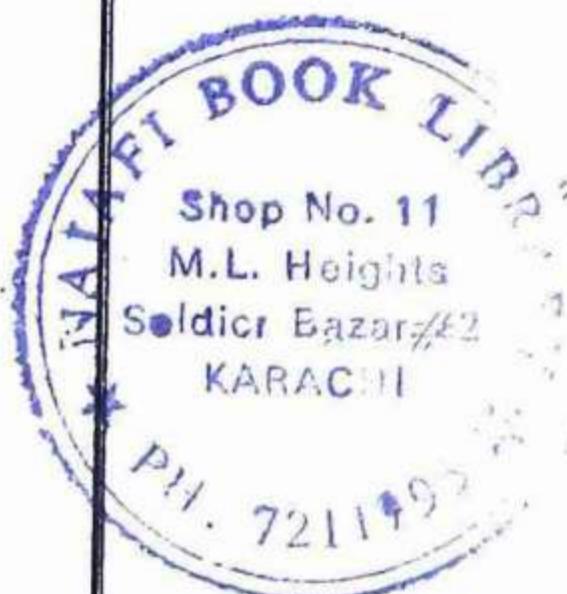
نام کتاب چشمہ اشک (مظلومیت حضرت زہراؑ)

تألیف سید محمد نجفی

ناشر مؤسسہ امام المنتظر، قم

کمپوزنگ محمد صادق بلتستانی گولوی

پروف ریڈنگ سید نجم عباس، زکی الحسنین

لیتوگرافی و چاپ و صحافی :جزایری - قلم

تعداد ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

نوبت و تاریخ چاپ اول جولائی ۲۰۰۴ء / 1383

شابک ٩٦٤-٧٤٠٨-٦٥-X

مؤسسة و مدرسة الامام المنتظر (عج)

ایران - قم - ص پ ۳۶۸۳ - ۳۷۱۸۵

تلفن : ۷۷۳۶۷۶۰ ۰۲۵۱ - تلفاکس : ۷۷۴۵۶۴۵ ۰۲۵۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بسم رب زہرا سلام اللہ علیہا
BOOK
Shop No. 11

فہرست

انتساب

اس حقیر سی کوشش کو اپنی جدہ مرحومہؒ کے نام منسوب کرتا ہوں، جنکی بدولت علوم محمدؐ وآلِ محمدؐ کی ترویج کرنے والوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں:

خدایا!

انہیں جوارِ حضرت سیدہؑ نصیب فرما۔

سید محمد نجفی

ابن حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

گذشتہ دنوں زیارت کے سلسلہ میں کچھ دوست تشریف لائے باتوں باتوں میں جناب سیدہ کونین حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے مصائب کے حوالے سے گفتگو چل نکلی۔

انہوں نے بتایا کہ چند سالوں سے کچھ لوگ اپنی نجی اور عمومی محفلوں میں اس بات کو باور کرانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ جناب سیدہ کونین کے مصائب میں غلو ہو رہا ہے۔ اتنا ظلم نہیں ہوا تھا جتنا پیش کیا جا رہا ہے۔ مثلاً جناب محسن کی شہادت واقع نہیں ہوئی تھی، پسلیاں ٹوٹنے والا واقعہ بناوٹی ہے، لکڑیاں لے جانا ثابت نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اُن لوگوں نے بتایا کہ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ یہ لوگ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی عصمت کی بھی نفی کرنے لگے ہیں۔ اس سلسلے میں

آپ ہمیں بتائیں۔

آیا واقعاً جناب سیدہ معصومہ نہ تھیں؟

جو مظالم ہم آج تک سنتے آئے ہیں اچانک غلط کیوں ہو گئے ہیں؟

حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا مقام بے حد و احصیٰ فضائل کے ہوتے ہوئے ایک عام خاتون کے برابر کیوں ہو گیا؟۔

بہرحال ایسی باتیں سن کر دلی صدمہ ہوا کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ نجانے کس کی کمک و مدد سے ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں، جو منہ میں آتا ہے کہتے چلے جاتے ہیں۔ ان جیسے لوگوں کے متعلق حضرت آیت اللہ العظمیٰ میرزا جواد تبریزی مدظلہ العالی اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔ (۱)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنا نسب سادات کیساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پر ہونے والے مظالم اور انکی شہادت کے منکر ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ لوگ حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کے اس فرمان إن جدّتی الزهراء صديقة شهيدة (۲) کے منکر ہیں۔

مزید فرماتے ہیں۔

---

(۱) حوزہ علمیہ تدین الانحراف ص ۲۸۱

(۲) میری دادی زہراءؑ صدیقہ اور شہیدہ ہیں

بیدار ہو جاؤ۔ اور امر اہل بیت علیہم السلام کا احیاء کرو۔ خدا نہ کرے ان کی چال کامیاب ہو، حوزہ رکن تشیع ہے، اسی حوزہ علمیہ میں تشیع کی حفاظت ہونی چاہیئے۔

پھر فرمایا۔

میں خدا کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ یہ لوگ ہمارے نوجوانوں کے عقائد تباہ کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ترویج جائز نہیں ہے۔ ان لوگوں کی خدمت سے امام زمانہ ع کا دل دکھے گا۔ دین کی اساس تبلیغ ہے۔ آپ تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ میری ان باتوں کو ہر خاص و عام تک پہنچائیں۔ حتماً حضرت الزہراء ع کے مصائب بیان کیئے جائیں۔

حضرت آیت اللہ جواد تبریزی مدظلہ العالی حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی فضائل اور حدیث غدیر کے منکرین کے متعلق اس طرح فرماتے ہیں۔

جو ان دونوں کے خلاف کچھ کہتا ہے۔ اسکا ضعفاء اور مؤمنین کو گمراہ کرنے کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ لہذا جو ان لوگوں کے نظریات کی تائید کرتا ہے، یا ان کی نشر و اشاعت کرتا ہے۔ یا ان کی کسی قسم کی مدد کرتا ہے۔ وہ انہی لوگوں جیسا ہے۔ اور وہ ﴿من یشری مرضاۃ اعدائنا بسخط الخالق﴾ کا مصداق ہے۔ یقیناً ایسے شبہات اور باطل چیزوں کو لوگوں میں رواج دینا اس بات کا موجب ہے کہ مؤمنین اور مسلمین اپنے سرنوشت ساز امور کو دشمنان اسلام

کے خلاف استعمال نہ کرسکیں۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی مدظلہ العالی اس طرح گویا ہیں۔

اس طرح کی چیزوں کا مقصد راہ خدا سے گمراہ کرنا اور عقاید حقہ میں رخنہ ڈالنا ہے۔ یہ لوگ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے کیا چاہتے ہیں؟ آیا آغاز سے سیدہ سلام اللہ علیہا پر جو ظلم ہوئے تھے، وہ کافی نہ تھے، کہ اب نص صحیح وصریح سے ثابت شدہ چیزوں اور علماء وفقہاء کی محل اتفاق باتوں کو جھٹلا کر ظلم کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ ان لوگوں کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے۔

﴿یریدون لیطفوا نور اللہ بأفواھھم ، واللہ متمم نورہ ولو کرہ الکافرون﴾ (۱)

پھر فرمایا غدیر جیسی مقطوع الصدور سند کو تسلیم نہ کرنا ان کا بہت بڑا ظلم ہے۔ درحقیقت یہ لوگ فرقہ ناجیہ کے دشمنوں کی خدمت کر رہے ہیں، ارکان مذہب میں تزلزل پیدا کر رہے ہیں۔ اور سید مظلوم کے حق کو ضائع کر رہے۔ نجانے ان کا کیا ہدف ومقصد ہے!؟۔ ظاہراً ان کا مقصد تو نور نبوت کو خاموش کرنا ہے اور نور ولایت کو بجھانا ہے۔

---

(۱) وہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو بجا دیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے نور کو کامل بنانے والا ہے، اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

مزید فرماتے ہیں:۔

ایسے باطل نظریات کے وقت خاموشی اختیار کر لینا اور یہ کہنا کہ ان کا مقابلہ فتنہ اندوزی ہے، چہ معنٰی دارد؟ آیا بدعتوں کے زمانے میں اپنے علم کا اظہار فتنہ ہے؟

جب ایک شخص ہماری شخصیت کو داغدار کر رہا ہو اور ہم اسکا مقابلہ کریں تو یہ فتنہ نہیں ہے اور جب مقدسات کی اہانت کر رہا ہو اور ہم فتنہ کا بہانہ بنا کر خاموش بیٹھ جائیں!!؟۔

پھر فرمایا! سب علماء کرام، فضلاء عظام، طلباء، قلمکار، اہل منبر حضرات کا فریضہ ہے کہ ولایت اہل بیت علیہم السلام کا دفاع کریں۔ اور ان کے مقابلے میں ڈٹ جائیں۔(۱)

نیز فرمایا

تم میں سے ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ حق داروں کے حقوق (اور خصوصاً جن کے حقوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہیں) کی پاسداری کریں۔ دین اور مبانی اسلام میں عالم بنیں، فقیہ بنیں، حق زہراء سلام اللہ علیہا کے مخالفین کا علم و استدلال کیساتھ قلع قمع کریں۔ جب کوئی شخص سفاہت کی آخری سیڑھی پر پہنچ

---

(۱) حوزہ علمیہ تدین الانحراف ص ۲۸۱ تا ۲۸۹

جائے تو فقط وہی حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو ایک عام خاتون کہہ سکتا ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای وحید خراسانی دام ظلہ مزید فرماتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا فقط توبہ کر لینا کافی نہیں ہے کیونکہ ہر گناہ کی توبہ، اس گناہ کی خاص شرائط کیساتھ ہوتی ہے خدا کی پناہ (اور اگر یہ توبہ کریں بھی تو شاید) وہ خوف اور نفاق کی وجہ سے ہوگی جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

فَلَمّا رَأَو بَأسَنا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحدَهُ (۱)

و اِذَا لَقُوا الَّذِینَ ءَ امَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَاِذَا خَلَوا اِلٰی شَیٰاطِینِهِم قَالُوا انَا مَعَکُم اِنَّمَا نَحنُ مُستَهزِؤُنَ. (۲)

آخر میں فرمایا:۔

جو شخص بھی ان کی کسی قسم کی تائید کرے گا تو گویا وہ مبانی شریعت کو گرانے اور تباہ کرنے میں انکا معاون ومددگار ہے۔(۳)

آخر میں سرور کائنات، فخر موجودات، سید دو عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان کو بیان کر کے اصل مقصد کو شروع کرتا ہوں۔ آپؐ

---

(۱) غافر:۸۴

(۲) بقرہ:۱۴

(۳) حوزہ علمیہ تدین الانحراف ص ۲۸۷

نے فرمایا:

الویل ثم الویل لمن شک فی فضل فاطمة ولعنة ثم لعنة اللہ علی من یبغضُ بعلھا علی بن ابی طالب و لم یرض بامامة ولَد یھا .اِنّ لفاطمة موقفاً ویَسعتھا احسن موقف و اَنّ فاطمة لد عوا من قبلی و تشفع و تُشفّع علی رغم کل راغم .

وائے ہو۔ پھر وائے ہو۔ اور پھر وائے اس پر کہ جو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضل وشرف میں شک کرے۔ اور اللہ کی لعنت اور پھر بار بار خدائی لعنتوں کی پھٹکار ہو ان لوگوں پر جو ان کے شوہر حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اور ان کے بیٹوںؑ کی امامت سے راضی نہیں ہیں۔

بیشک حضرت فاطمہؑ کے لیے ایک مقام ہے۔ اور ایک موقف ہے۔ اور ان کے شیعوں کے لیے ایک بہترین جگہ اور مقام ہے۔ بیشک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو مجھ سے بھی پہلے دعوت دی جائے گی۔ اور وہ شفاعت کریں گی۔ ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ وہ جس سے خوشنود ہوں گی۔ اس کی شفاعت کریں گی۔

بہرحال!

ان فرامین کے بعد میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ حضرات ائمہ اطہارؑ

نے سیدہؑ کے مظالم کو یاد کر کے جو نوحہ پڑھا ہے اسے بیان کرنے پر اکتفاء کرونگا۔ اور چند روایات کے تذکرے کے بعد خطبہ فدک کو بیان کر کے اپنا فریضہ انجام دونگا۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جن کی خصوصی کاوشوں سے اس کتاب نے اشاعت کے مراحل کو طے کیا۔ خصوصاً محترم الحاج غلام علی صاحب اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے مؤمنین کا مشکور ہوں۔

بارالہا!

اس حقیر کی سعی وکوشش کو قبول ومقبول فرما۔ اور تمام مرحوم مؤمنین مخصوصاً میری جدہ مرحومہؒ، والدہ معظّمہؒ، محسن ملت حضرت علامہ سید صفدر حسین نجفیؒ، الحاج غلام علی کے والدین مرحومینؒ، سید منیر حسین جعفریؒ، بشیر احمد تبسمؒ اور ان کے توسط سے تعاون کرنے والے اسلامک سنٹر جعفریہ ڈنمارک کے دیگر مؤمنین کے مرحومینؒ کو جوار حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا نصیب فرما۔

آمین

سید محمد نجفی ابن حضرت آیۃ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ

۲۰ جمادی الثانی، ۱۴۲۵ھ

فضیلت

فضیلت

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بڑی عظمت و جلالت کی مالک ہیں۔ زمین کا فرش انھیں کی خاطر بچھایا گیا ہے۔ اور آسمان کا سائبان بھی انھیں کے لیے ہے۔ عرش و کرسی و لوح و قلم عقل و فلک سب انھیں کے لیے خلق کئے گئے ہیں۔ آپ افضل المرسلین حضرت خاتم الانبیاء کا جزء ہیں۔ رسالت کا ٹکڑا ہیں۔ بضعت اور بہجت قلب رسولؐ ہیں۔

بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان بہت بلند ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے بچوں کا گہوارہ جھلاتے ہیں اور کبھی سیدہ کی چکی چلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پنجتن پاک کو ایک ہی نور سے خلق کیا ہے اور فضیلت کے ایک ہی چشمہ سے انھیں سیراب کیا ہے ان کی شان میں آیت تطہیر کا نزول ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی عصمت اور طہارت کی قرآن مجید میں گواہی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری کنیز فاطمہ سلام اللہ علیہا میں کسی طرح کا کوئی عیب، نقص اور کمی نہیں

ہے۔ وہ کمال اور عین کمال کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ فاطمہؑ عین طہارت ہیں۔ عین عصمت ہیں ﴿تطہیرا﴾ کا مقصد ہیں۔ اور عصمت مطلقہ ہیں۔ طہارت مطلقہ ہیں۔

یہاں کسی طرح کا عیب اور نقص نہیں ہے اور اس گھر سے جو بھی وابستہ ہو باشرف باکمال ہو جائے گا۔ ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار بن جائے گا۔ فاطمہؑ معدن عصمت و طہارت ہیں۔ حضرت فاطمہؑ کی آغوش میں پرورش پانے والے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کنیزی میں آنے والی کو فضہ کہا جاتا ہے۔

سیدہ کے آستانہ پر تمام انبیاء آ کر سلام کرتے ہیں اور اس گھر کی مجاوری کو اپنی نبوت کا کمال جانتے ہیں۔ تاریخ کہتی ہے کہ حضرت خاتم الانبیاءؐ دروازہ فاطمہ پر سلام کیا کرتے تھے اور جتنے بھی انبیاء الٰہی ہیں وہ سب حضرت محمد مصطفیٰؐ کی نبوت کا مقدمہ ہیں۔ یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت ختمی مرتبت سے پہلے جتنے بھی نبی اور رسول علیہ السلام آئے، وہ سب حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے آئے تھے اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرنے کے لیے آئے تھے۔

ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے وصی برحق علی مرتضیٰ علیہ السلام کے علاوہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہر نبی اور رسول سے افضل ہیں۔

اس مدعا پر قرآنی آیات گواہی دیتی ہیں اور احادیث اس عقیدہ کی تائید کرتی ہیں۔ قرآن مجید کی وہ آیات جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل المرسلین اور سید الانبیاء بیان کرتی ہیں وہی آیات حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو افضل المرسلین اور سید الانبیاء کا وارث اعلان کرتی ہیں۔

اگر آدم علیہ السلام اسم فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح نہ پڑھتے تو ان کی توبہ بھی قبول نہ ہوتی۔ وہی مودت اور محبت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جذبہ تھا کہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل خدا بنا دیا اور محبت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا اثر تھا کہ جس نے نار نمرودی کو گل گلزار بنا دیا۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا ابراہیمی سلسلے کے گیارہ اماموں کی ماں ہیں اور پہلے کی زوجہ ہیں۔ ان اماموں کی جماعت میں ہر نبی علیہ السلام نے شامل ہونے کی آرزو اور خواہش کی ہے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئمہ صالحین علیہ السلام کی والدہ ہیں اور امام المتقین کی ہمسر اور شریک حیات ہیں۔

علامہ مجلسی نے بحار میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی محبت اور معرفت کے معیار پر ہی تمام گذشتہ پیوستہ۔ حال اور آئندہ کی امتوں کا معاملہ طے ہوگا۔ یہ بی بیؑ کائنات کی مالکہ ہے۔ اس کے ایک اشارہ پر جنت کی جاگیریں ملتی ہیں۔

علامہ مجلسی (رہ) کہتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا۔

فاطمة: الصديقة الكبرىٰ وعلى معرفتها دارت القرؤن الاولٰى.

فاطمہ صدیقہ کبریٰ ہیں۔ ان کی معرفت پر صدیوں اور قرنوں کا حساب ہے۔

محقق ابوالحسن نجفی اپنی کتاب ﴿ملتقی البحرین﴾ میں کہتے ہیں۔ قرون سے مراد تمام انبیاء، اوصیاء اور ان کی امتیں ہیں۔ اور خاتم الانبیاء کی امت کا دارو مدار بھی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی معرفت اور محبت پر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس نبی اور وصی کو بھی مبعوث کیا ہے۔ اس سے پہلے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولایت۔ مودت اور محبت کا اقرار لیا ہے۔

سید ہاشم بحرانی اپنی کتاب ﴿مدینۃ المعاجز﴾ میں بیان کرتے ہیں کہ کسی بھی نبی اور پیغمبر کی نبوت اور رسالت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی تھی کہ جب تک وہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مودت اور محبت اور افضلیت کا اقرار نہیں کر لیتے۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا کو زہراؑ اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنی عظمت اور جلالت سے خلق کیا ہے۔ اور انھیں کے نور سے آسمانوں اور

زمین میں نور پھیلا ہے۔اس نور کی فراوانی کے سامنے ملائکہ کی آنکھیں ماند پڑ گئیں ۔اور وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔اور فریاد کی۔اے ہمارے پروردگار یہ نور کس ہستی کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی:

یہ میرا نور ہے۔ میں نے آسمانوں میں اس نور کو رکھا ہے۔ اور اپنی عظمت سے اس کو خلق کیا ہے۔اور اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کے صلب سے اس کو ظاہر کیا ہے۔اور وہ نبی افضل الانبیاءؐ ہیں۔اور اس نور سے ان اماموں کا ظہور ہوگا کہ جو میرے امر پر عمل کرتے ہیں۔اور لوگوں کو میرے حق کی طرف بلاتے ہیں۔ان کی ہدایت کرتے ہیں۔میں نے انھیں روئے زمین پر اپنا وصی اور خلیفہ قرار دیا ہے۔جب وحی کا نزول منقطع ہو جائے گا تو یہ مخلوق خدا کو صراط مستقیم پر چلائیں گے۔(۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

فاطمہؑ کو فاطمہؑ اس لیے کہتے ہیں کہ لوگوں میں آپؑ کی حقیقت کو درک کرنے کی قدرت نہیں ہے۔(۲)

پیغمبر علیہ السلام نے فاطمہؑ سے فرمایا تھا کہ جانتی ہو، تیرا نام فاطمہؑ

---

(۱) کشف الغمہ ج۲ ص۹۰

(۲) بحارالانوار ج۴۳ ص۶۵

کیوں رکھا گیا ہے؟

حضرت فاطمہؑ نے عرض کی !یارسول اللہ! یہ نام کیوں رکھا گیا ہے؟

آپ نے فرمایا: آپؑ اور اس کے پیروکار دوزخ کی آگ سے امان میں رہیں۔اس لیئے آپ کو فاطمہؑ کہا جاتا ہے۔(۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تمام جن وانس، پرند و چرند حتیٰ انبیاء اور ملائکہ پر اطاعت واجب ہے۔(۲)۔

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سیدہ نساء عالمین ہیں۔ معدن عصمت و طہارت ہیں۔وہ آسمانوں کی مخلوقات کی سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں۔وہ انبیاء کا افتخار ہیں۔وہ اللہ کی ولیہ ہیں۔اور اس کے اولیاء کی ماں ہیں۔خدا کی رحمت انھیں کی بدولت برستی ہے۔درود وسلام ہو ان پر۔صلوات وسلام ہو ان پر۔جو لاریب اشرف الانبیاء افضل المرسلین ہیں۔ان کے فضل وشرف اور بلند مرتبہ میں شک کرنے والے کافر ومنافق ہیں۔(۳)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۴، کشف الغمہ ج ۲ ص ۸۹

(۲) دلائل الامامۃ ص ۲۸

(۳) کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۵

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی اپنے بابا جان سے بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔ آپؐ فاطمہ زہراؑ کا اتنا احترام اور اکرام کیا کرتے تھے کہ افراد بشر اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

ابن ابی الحدید مزید کہتے ہیں:

یقیناً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا جو احترام کرتے تھے۔ اور انہیں جو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ذات سے محبت تھی۔ وہ والدین کی اولاد سے محبت کے دائرہ میں نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص و عام کے مجمع میں نہ فقط ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ بلکہ مکرر اور ہمیشہ فرمایا ہے۔

اَنّھا سیّدة نساء العالمین و اِنَّھا عدیلة مریم بنت عمران و اِنّھا اذا مرّت فی لموقف نادی منادی مِنُ جھة العرش : یا اھل الموقف غضّوا ابصارکم لتعبر فاطمة بنت محمد .

اے لوگو!

یہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سیدہ نساء عالمین ہیں۔ یہ عدیلہ مریم بنت عمران ہیں۔ جب قیامت میں موقف سے ان کا گزر ہوگا۔ عرش کی سمت سے ایک منادی کی

آواز آئے گی۔ اے اہل موقف اپنی آنکھیں موند لو تا کہ حضرت فاطمہؑ بنت محمدؐ یہاں سے گزر جائیں۔ (۱)

شہاب الدین آلوسی کہتے ہیں:

ابن عباس حضرت رسولؐ خدا کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس عالم سے چار عورتوں کو منتخب کیا ہے۔ مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فاطمہؑ ان سب سے افضل ہیں۔ فقط علم میں آپؑ کی فضیلت نہیں ہے۔ بلکہ آپؑ کا فضل و شرف ہر لحاظ سے ہے۔ آپؑ بتول ہیں۔ اور کائنات کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ رسالت کا ٹکڑا ہیں۔ پیغمبرؐ کا جزء ہیں۔ نبوت کا حصہ ہیں۔ ناموس تقدس کی تسبیح ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ان کی فضیلت اور بزرگی کی متعدد روایات موجود ہیں۔

بضعت الرسول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کی روح اور وجود کا ٹکڑا اور جزء ہیں۔ سید الرسول کا حصّہ ہیں۔ موجودات میں کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا مقابلہ سے کیا جائے۔ (۲)

---

(۱) شرح نہج البلاغہ ج ۹ ص ۱۹۳ (۲) تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۱۵۵

علامہ سید شرف الدین (رہ) کہتے ہیں:

حضرت فاطمہ زہراؑ مریم بنت عمران سے افضل ہیں۔

اہل سنت کی اکثریت نے حضرت فاطمہ زہراؑ کو مریم بنت عمران سے افضل اور اشرف مانا ہے۔

علامہ ابنھانی اپنی کتاب ﴿فضائل الزہراءؑ﴾ (۱) میں اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔

ترمذی کہتے کہ مریم اپنے زمانہ کی عورتوں سے افضل ہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہ کے لئے حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں۔

یا بنیة الا ترضین انکِ سیدة نساء العالمین .

اے فاطمہ! اے جان پدر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ دونوں جہانوں میں تم تمام عالم کی عورتوں کی سردار ہو۔

ابن عبدالبر اور سبرانی صحیح مسلم اور بخاری کی صحت کی شرائط کے معیار پر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ فاطمہ زہراؑ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں دیکھا۔

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) شرف المو بد ص ۵۹

﴿ فاطمة سيدة نساء العالمين من الاوّلين و الآخرين . و انّها لتقوم فی محرابها . فیسلّم علیها سبعون الف ملک من المقربين. ﴾ (۱)

فاطمہؑ ، اولین اور آخرین میں سیدہ نساء عالمین ہیں ۔ جب وہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتیں تو ستر ہزار مقرب فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ۔

جن فرشتوں نے مریم بنت عمران کو ندا دی تھی ۔ وہی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس طرح پکارتے ہیں ۔

یا فاطمة! اِنّ الله اصطفاک و طهرک و اصطفاک علی نساء العالمين (۲)

اے فاطمہؑ ! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو منتخب فرمایا ہے ۔ اور آپ کی طہارت بیان کی ہے اور اس نے تمام عالمین کی عورتوں سے فقط آپؑ کو انتخاب کیا ہے ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حسبک من نساء العالمين مريم بنت عمران و خديجه

---

(۱) سیرہ الحلبیہ ج ۲ ص ۶

(۲) بحار ج ۴۳ ص ۴۹ ، سورہ آل عمران ۴۲

بنت خویلد و فاطمة بنت محمد و آسیه امرأة فرعون و افضلّهنّ فاطمة .(۱)

اللہ تعالےٰ مریم بنت عمران وخدیجہ بنتِ خویلد وفاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون کو، نساء عالمین قرار دیا ہے۔ اور فاطمہؑ ان سب سے افضل ہیں۔

محمد بن سنان، مفضل کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا۔ مجھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے بارے میں بتائیں جس میں حضرت نے فرمایا تھا

اِنّها سیدة نساء العالمین .

وہؑ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

کیا وہؑ صرف اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار اور سیدہ ہیں؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

وہؑ تو حضرت مریم علیہا السلام ہیں کہ جو اپنے زمانہ کی عورتوں سے افضل ہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تو اولین اور آخرین کی سیدہ ہیں۔(۲)

حسن بن زیاد العطار کہتے ہیں:

---

(۱) العوام ج ۱۱ ص ۴۶ و ص ۴۹

(۲) العوالم ج ۱۱ ص ۴۶ ص ۴۹

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت رسولؐ خدا کی اس حدیث کے بارے میں فرمائیں۔

فاطمة سيدة نساء اَهل الجنة

فاطمہ جنت میں جانے والی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

کیا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں؟۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مریم علیہا السلام اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں۔ جبکہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اوّلین اور آخرین کی سردار ہیں۔ اوّلین اور آخرین میں سے جو بھی جنت میں جائے گا، سیدہؑ ان کی سردار ہوں گی (۱)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحسن و الحسين خير اهل الارض بعدی و بعد ابيهما و امّهما افضل نساء اَهل الارض ﴾(۲)

میرے اور اپنے والدین کے بعد حسنؑ اور حسینؑ روئے زمین پر ہر بشر سے افضل ہیں۔ اور ان کی والدہ گرامی روئے زمین پر قدم رکھنے والی ہر خاتون

---

(۱) العوالم ج ۱۱ ص ۴۹۔۵۱

(۲) العوالم ج ۱۱ ص ۴۹۔۵۱

سے افضل ہیں۔(۱)

نیز ایک حدیث میں ہے کہ اِنّ آسية بنت مزاحم و مريم بنت عمران و خديجه يمشين امام فاطمة كالحجاب لها الى الجنةِ

بیشک آسیہ بنت مزاحم و مریم بنت عمران اور خدیجہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے سامنے حجاب کے عنوان سے جنت تک چلتی ہیں۔(۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا اور اپنی رسالت اور پیغمبری کے لیے منتخب فرمایا۔ آپ سب لوگ سن لیں اور یاد رکھیں۔

لقد حرّم الله عزوجَلّ على لحم فاطمه ودمها و عصبها و شعر ها ، فطم من النار ذُرّيتها وَشيعتها .

بیشک اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کے گوشت و پوست خون، جسم اور بالوں پر آگ کو حرام کر دیا ہے اور ان کی ذریت اور شیعوں کو آگ سے محفوظ کیا ہے۔

اِنّ مِن نسل فاطمة من تطيعه النار والشمس و القمر و تضرب بين يديه الجن بالسيف و تو فى اليه الانبياء بعهودها و

(۱) العوالم ج ۱۱ ص ۴۹۔۵۱

(۲) مصابیح الانوار ج ۲ ص ۳۹۳۔۳۹۴

تسلم اليه الارض كنوزها و تنزل عليه اسماء بركات مَا فيها : الويل ثم الويل لمن شك فى فضل فاطمة ولعنة ثم لعنة الله على من يبغضُ بعلها على بن ابى طالب و لم يرض بامامة ولَد يها . اِنّ لفاطمة موقفاً ويَسعتها احسن موقف و اَنّ فاطمة لد عوا من قبلى و تشفع و تُشَّفع على رغم كل راغم .

بیشک وہ وارث انبیاء بھی فاطمہؑ ہی کی نسل سے ہیں۔ جن کی آگ و سورج اور چاند اطاعت کا دم بھریں گے۔ اور ان کی سپاہ میں جنات اپنی تلواریں چلائیں گے۔ اور انبیاء الٰہی کے کئے ہوئے دعدوں کو پورا کیا جائے گا۔ زمین اپنے خزانے انھیں سپرد کرے گی۔ اور اس پر آسمانی برکتوں کا نزول ہوگا۔ وائے ہو۔ پھر وائے ہو۔ اور پھر وائے اس پر جو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضل وشرف میں شک کرے۔ اور اللہ کی لعنت اور پھر بار بار خدائی لعنتوں کی پھٹکار ہو ان لوگوں پر کہ جو ان کے شوہر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اور ان کے بیٹوں کی امامت سے راضی نہیں ہیں۔ بیشک فاطمہؑ کے لیے ایک مقام ہے۔ اور ایک موقف ہے۔ اور ان کے شیعوں کے لیے ایک بہترین جگہ اور مقام ہے۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بیشک مجھ سے بھی پہلے دعوت دی جائے گی۔ اور وہ شفاعت کریں گی۔ ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ وہ جس سے خوشنود ہوں گی۔ اس کی شفاعت کریں گی۔

عصمت

لغت میں لفظ معصوم کے معنی محفوظ اور ممنوع کے ہیں۔ اصطلاح میں معصوم اس شخص کو کہا جاتا ہے جو غلطی، اشتباہ اور گناہوں سے دور ہو۔ اس کی بصیرت کی آنکھ عالم کے حقائق کا مشاہدہ کر رہی ہو۔ عالم ملکوت اور غیبی تائیدات سے مرتبط ہونے کی وجہ سے، گناہ اور نافرمانی نہ کرے۔ اور اس کی ذات میں غلطی، اشتباہ، سرکشی اور عصیاں کا گزر نہ ہو۔

جہاں تک حضرت فاطمہؑ کی عصمت کا تعلق ہے تو آپ کی عصمت عقلی دلائل اور نقلی براہین سے ثابت ہے۔

ہم چند دلائل کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پہلی دلیل

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُم الرِّجس اَھل الْبَیْت وَ یُطَھّرکُم تَطھِیرا۔(۱)

---

(۱) احزاب: ۳۳۔

شان نزول:

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے شان نزول کے سلسلے میں اہل تسنن اوراہل تشیع نے روایات بیان کی ہیں (۱)

ہم چند روایات کو بیان کرنے کی سعادت حاصل کرر ہے ہیں سب سے

---

(۱) کتاب غایت المرام میں محدث بحرانی نے اہلسنت کے طریق سے اکتالیس اوراہل تشیع کے طریق سے چونتیس روایات بیان کی ہیں۔ جن سے اس آیت مجیدہ کی شان نزول کی وضاحت ہوتی ہے۔ بہرحال اہل سنت نے بہت زیادہ طریقوں سے اسی شان نزول کو بیان کیا ہے مثلاً انہوں نے جناب حضرت ام سلمہ، حضرت عائشہ، جناب ابی سعید خدری، جناب سعد، جناب وائلہ بن اسقع، جناب ابی الحمراء، جناب ابن عباس، حضرت رسول اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم کے غلام جناب ثوبان، جناب عبداللہ بن جعفر، حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور حضرت امام حسینؑ الغرض مختلف اکتالیس طریق سے اس آیت کی شان نزول کواپنی کتب میں بیان کیا ہے۔

اہل تشیع نے حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضرت امام سجاد علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت امام رضا علیہ السلام، حضرت ام سلمہ، جناب ابوذر، جناب ابی لیلی جناب اسود دوَلی جناب عمر بن میمون الاودی جناب سعد بن ابی وقاص وغیرہ کے ذریعے (تقریباً چونتیس اہل طریق سے) اس شان نزول کو بیان کیا ہے۔

پہلے اہل سنت کی کتب میں موجود روایات میں سے دو روایتیں نقل کرتے ہیں۔

روایت حضرت ام سلمہ:

اِنَّ النبی (ص) کان فی بیتها فاتته فاطمة رضی اللّٰه عنها ببرمته فیها خزیرة فدخلت علیه بها فقال بها ادعی زوجك وابنیك قالت، فجاء علی و حسن و حسین رضی اللّٰه عنهم، فدخلوا علیه، فجلسوا، یاکلون من تلك الخزیرة، و هو علی منام له کان (ص) تحته کساء خیبری قالت: انا فی الحجرة اصلی، فانزل اللّٰه عز و جل هذه الآیة۔ انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت....

قالت رضی اللّٰه عنها فاخذ فضل الکساء فغطاهم به ثم اخرج یده فانویٰ بها الی السماء ثم قال هؤلاء اهلبیتی و خاصتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا، قالت: فادخلت راسی البیت فقلت انا معکم یا رسول اللّٰه (ص) قال انت علی خیر۔(۱)

---

(۱) درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸۔

نبی ﷺ میرے گھر پر تشریف فرما تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آٹا، گوشت اور گھی ملا کر ایک غذا تیار کر کے کسی پتھر کے برتن میں لائیں۔

آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا بیٹی اپنے شوہر اور بیٹوں کو بلا لاؤ (کچھ دیر بعد) حضرت علی، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم بھی تشریف لے آئے اور سب تناول فرمانے لگے۔ آنحضرت (ص) بستر پر تشریف فرما تھے جس پر خیبری چادر بچھی ہوئی تھی میں اپنے حجرے میں نماز میں مشغول تھی اسی اثنا میں قرآن کریم کی یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی

''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت.....''

اس آیت کے نزول کے وقت آپؐ نے چادر کے دامن کو پکڑا تو سب کو چادر کے نیچے ڈھانپ لیا اور اپنے دست مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

اے اللہ! یہی میرے اہلبیت اور میرے مخصوص افراد ہیں، خدایا! ان سے پلیدی کو دور رکھ اور انہیں بہترین انداز سے پاک رکھ (جب حضرت رسول خداؐ نے یہ دعا مانگی تو) میں نے اپنا سر چادر کے نزدیک کیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ کیا میں بھی آپؐ کی اس دعا میں شامل ہوں تو آنحضرتؐ نے فرمایا! نہیں لیکن تیرا انجام بھی بہتر ہے۔

روایت حضرت عائشہ:

عن ابن عم حوشب قال: دخلت مع ابی علی عائشه فسألتها عن علی فقالت تسئلنی عن رجل كان من احب الناس الی رسول الله (ص) و كانت تحته ابنته و احب الناس اليه لقد رأيت رسول الله (ص) دعا عليا و فاطمة و حسنا و حسينا فلقی عليهم ثوبا فقال اللهم هؤلاء اهلبيتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا قالت فدنوت منهم فقلت يا رسول الله و انا من اهل بيتك؟ و قال تنحی فانك علی خير۔(۱)

حوشب کے چچا زاد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ کے ہاں گیا اور ان سے حضرت علیؑ کے متعلق سوال کیا تو حضرت عائشہ نے کہا تو نے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا ہے جو حضرت رسول اکرمؐ کے نزدیک محبوب ترین انسان ہے اور رسول اکرمؐ کی دختر ان کی زوجہ ہے اور وہ بھی حضرت (ص) کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

---

(۱) طبری ج ۲۲ ص ۶ و ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۵۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ کو بلایا اور پھر ان سب پر ایک کپڑا (چادر) ڈال دیا اور فرمایا پروردگارا (اس چادر کے نیچے موجود افراد ہی) میرے اہل بیتؑ ہیں اور ان سے پلیدی کو اس طرح دور رکھ جس طرح دور رکھنے کا حق ہے۔ میں ان حضرات کے قریب گئی اور رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا میں آپؐ کی اہل بیت سے نہیں ہوں؟ حضرتؐ نے فرمایا نہیں! ایک طرف ہٹ جاؤ، تم بھی بہتری پر ہو۔(۱)

---

(۱) شأن نزول کا یہی مضمون اہل سنت کی مختلف کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ رجوع کریں۔

مستدرک حاکم علی الصحیحین ج ۳ ص ۱۴۷ و صفحہ ۱۴۸۔

مسلم باب فضائل اہل بیت النبی (ص) ج ۷ ص ۱۳۰۔

البیھقی سنن کبریٰ باب بیان اہل بیت جلد ۲ صفحہ ۱۴۹۔

تفسیر طبری جلد ۲۲ صفحہ ۵۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۵۔

جامع الاصول جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۲۔

تیسیر الاصول جلد ۳ صفحہ ۲۹۷۔

تفسیر سیوطی در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و صفحہ ۱۹۹۔

شیعہ روایات:

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ محدث بحرانی نے اہل تشیع کی چونتیس روایات ذکر کی ہیں ہم صرف ایک روایت کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

فی کتاب کمال الدین و اتمام النعمة باسناد الی سلیم بن قیس ہلالی عن امیر المؤمنین انه قال فی اثناء کلام له فی جمع من المهاجرین والانصار المسجد ایام خلافة عثمان۔

ایها الناس! أتعلمون الله عز و جل انزل فی کتابه انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت.....

صحیح ترمذی جلد ۱۲ صفحہ ۸۵۔

مشکل الاثار جلد ۱ صفحہ ۳۳۵۔

ابن عساکر جلد ۵ صفحہ ۱۔

تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۱۶۲۔

تفسیر ثعالبی جلد ۳ صفحہ ۲۲۸۔

مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ و صفحہ ۳۲۳۔

مجمع الزوائد ہیثمی جلد ۹ صفحہ ۱۶۵ و صفحہ ۱۶۷۔

روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۔، وغیرہ۔

یجمعنی و فاطمة و ابنی حسنا وحسینا و القی علینا کساء و قال اللهم ان هؤلاء اهل بیتی و لحمتی، یولمنی ما یولمهم و یحرمنی ما یحرمهم فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔

فقالت ام سلمة و انا یا رسول اللّٰه فقال و انك علی خیر انما نزلت فی، فی اخی و ابنتی و فی تسعة من ولد بن الحسین خاصة لیس معنا فیه احد غیرنا۔

فقالوا اللهم نشهد ان ام سلمة حدثتنا بذلك فسئلنا رسول اللّٰه فحدثنا کما حدثتنا ام سلمة رضی اللّٰه عنها۔(۱)

کتاب ''کمال الدین واتمام النعمۃ'' میں سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ کہ حضرت عثمان کے دور میں، مسجد کے اندر مہاجرین وانصار کی جماعت جمع تھی ان سے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خطاب فرمایا! گفتگو کے دوران حضرت نے ان لوگوں سے پوچھا کہ خداوند متعال نے اپنی کتاب میں انما یرید اللّٰہ ..... '' کو نازل نہیں فرمایا؟ پھر کیا ایسا نہیں ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے مجھے، میری زوجہ اور فرزندان علیھم السلام کو چادر کے نیچے جمع کر کے فرمایا تھا۔

---

(۱) نور الثقلین۔

پردوردگارا!

فقط یہی میرے اہل بیت ہیں، یہی میرے خاص ہیں، یہی میری جان ہیں، انہیں رنج والم پہنچانا مجھے رنج والم پہنچانا ہے، ان پر تنگی کرنا مجھے تنگی میں ڈالنا ہے۔ پس اے خدا ان سے ہر پلیدی، آفت اور حرج کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاکیزہ وطاہر رکھ جس طرح پاکیزہ وطاہر رکھنے کا حق ہے۔

اس پر حضرت رسول اعظم (ص) کی زوجہ حضرت ام سلمہ نے خواہش کی کہ انہیں بھی اس آیت میں شامل کر لیا جائے اور اہل بیت کے زمرہ میں قرار دیا جائے تو رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ آیت فقط میرے بھائی (علیؑ) اور میری بیٹی فاطمہؑ اور میرے بیٹوں حسنؑ وحسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں سے ۹ فرزندوں کے حق میں ہے۔

سلیم بن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی گفتگو تمام ہوئی تو سب لوگوں نے جواب میں کہا آپ درست فرما رہے ہیں ہمیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ نے بھی سنائی تھی ہم نے اس خبر پر اکتفا نہ کیا بلکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ حدیث بالکل صحیح ہے جو کچھ حضرت ام سلمہ نے کہا تھا اس کو حضرت رسول خداؐ نے

دوبارہ دہرایا۔

نتیجہ بحث:

آپ کی خدمت میں بیان کی جانے والی روایات سے اس آیت کا شان نزول واضح ہو جاتا ہے کہ یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے اور فقط یہی عظیم ہستیاں ہی اہل بیت رسولؐ ہیں ان کے علاوہ کوئی بھی اہل بیت علیہم السلام میں شامل نہیں ہے جیسا کہ آپ نے روایات میں ملاحظہ فرمایا ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ خود اعتراف کر رہی ہیں کہ جب ہم نے خواہش کی کہ ہم اہل بیت میں شامل ہو جائیں تو ہمیں اجازت نہیں دی گئی اور ہمیں ''انك علی خیر'' کہہ کر ہٹا دیا گیا ہے۔

لہذا اس آیت کے ساتھ صرف آل کساء کا تعلق ہے اسی وجہ سے تو اس آیت کے نازل ہونے کے فوراً بعد آنحضرت (ص) ''اللھم ھؤلاء اھلبیتی'' کہہ کر تائید فرمائی کہ یہی میرے اہل بیت ہیں، ان ہستیوں کے علاوہ کسی کو میرے اہل بیت میں شامل نہ کرنا۔

جیسا کہ اسی مطلب پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا فرمان بھی دلالت کر رہا ہے آپؑ نے فرمایا:

لوسکت رسول اللّٰہ (ص) و لم یبین من اہل بیتہ

لادعاها آل فلان و آل فلان۔(۱)

اگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور اپنے اہل بیت علیہم السلام کی وضاحت نہ فرماتے تو فلاں اور فلاں کی اولاد بھی دعویٰ کرنے لگتی کہ ہم لوگ بھی آیت تطہیر کے مصداق ہیں اور خود کو آیت تطہیر میں شامل کرنے کی کوشش کرتے۔ لہذا حضرتؐ نے اس کا مکمل اہتمام فرمایا اور اس انداز میں اپنے اہل بیتؑ کا تعارف کرایا کہ فوراً دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔

اللهم هؤلاء اهلبيتى۔

پروردگارا! یہی میرے اہل بیت ہیں۔

ان کے علاوہ کوئی بھی میرے اہل بیت میں شامل نہیں ہے۔

بہر حال حضرت رسول خداؐ کے اصحاب کی ایک جماعت جیسے جناب عائشہ، ام سلمہ، معقل بن یسار، ابی الحمراء، انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص، واثلہ بن اسق، حسنؑ بن علیؑ، علیؑ بن ابیطالبؑ، ابوسعید خدری، حضرت زینبؑ، ابن عباس اور ان کے علاوہ ایک اور جماعت نے اسی سے ملتی جلتی روایات اس آیت کی شان نزول میں نقل کی ہیں۔

شیعہ اور سنی علماء جیسے جلال الدین سیوطی نے در منثور میں اور سلیمان بن

---

(۱) تفسیر برہان جلد ۳ ذیل آیت۔

ابراہیم قندوزی نے ینابیع المودۃ اور دوسرے سنی علماء نے ان روایات کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد متعدد مقامات پر جناب فاطمہؑ اور جناب ام سلمہ کے گھر اپنی عبا حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے سر پر ڈالتے ہوئے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا۔

خدایا! جو اشخاص میری عبا کے نیچے موجود ہیں ۔یہی میرے اہلبیت ہیں۔ ان سے آلودگی کو دور رکھ۔

آپؐ نے اس عمل کو بار بار انجام دیا۔ تاکہ اہلبیتؑ کی شناخت ہو جائے ۔ یہاں تک کہ چھ ماہ تک اور بعض روایات کی بنا پر سات اور بعض دوسری روایت کی بنا پر آٹھ مہینے تک آپ کی عادت بن گئی تھی کہ صبح نماز کو جاتے ہوئے جب حضرت فاطمہؑ کے گھر سے گزر ہوتا تو ٹھہر کر اس آیت (تطہیر) کی تلاوت فرماتے۔ (۱)

---

(۱) آپ نے کئی ایک مواقع پر اپنی چادر علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام کے سر پر ڈالی تاکہ اس سے غلط مطلب لینے کی کسی کو گنجائش نہ رہے۔ اور لوگ دعوی نہ کریں کہ میں بھی اہلبیت کا فرد ہوں۔ آپ اس مطلب کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ جب ام سلمہ نے عبا کو اوپر کر

اس آیت میں خداوند عالم فرماتا ہے۔

خدانے ارادہ کیا کہ تم اہلبیت کو آلودگی اور رجس سے منزہ رکھے۔اس رجس سے مراد ظاہری نجاست نہیں ہے۔کیونکہ اس کا دور کرنا اہلبیت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔بلکہ تمام مسلمان مکلّف ہیں کہ وہ خود سے ظاہری نجاست کو دور رکھیں۔

اور اس سے پرہیز کریں اس کے علاوہ اگر ظاہری نجاست مراد ہوتی تو اس کے لیے اتنے اہتمام اور تکلف کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی پیغمبر کو دعا کی ضرورت تھی۔

مطلب اتنا اہم تھا کہ ام سلمہ اس کے مصداق ہونے کی تمنا کرتی ہیں اور رسول خداؐ اس سے مانع ہوتے ہیں۔حضرتؐ کے اس اہتمام سے معلوم ہو جائے گا

کے داخل ہونا چاہا تو آپ نے اسے اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم نیکی پر ہو۔
ایک زمانے تک صبح کے وقت جب آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تو فاطمہؑ کے گھر میں رہنے والوں کو خطاب کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت فرماتے تا کہ لوگ سن لیں اور اس کے بعد انکار نہ کرسکیں۔حضرت علیؑ اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ نے بھی متعدد مقامات پر صحابہ کے روبرو فرمایا!

یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے

اس آیت میں ظاہری نجاست اور آلودگی مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اور مقصود باطنی آلودگی، گناہ اور اللہ تعالی کی نافرمانی ہے۔

لہذا اس آیت کا معنی یوں ہو جائے گا کہ خدا نے چاہا اور ارادہ کیا ہے کہ اہلبیت گناہ سے پاکیزہ ہوں اور اس ارادہ سے مراد بھی ارادہ تشریعی نہیں ہے یعنی یوں نہیں کہا جا سکتا کہ خداوند عالم نے اہلبیت سے طلب کیا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو گناہ اور معصیت سے پاک کریں اور ایسا ارادہ بھی اہلبیت کے ساتھ اختصاص نہیں رکھتا کیونکہ خداوند عالم نے تمام لوگوں سے یہی ارادہ کیا ہوا ہے کہ وہ گناہ کا ارتکاب نہ کریں۔

بلکہ اس ارادے سے تکوینی ارادہ مراد ہے۔ یعنی خدا نے اس طرح مقدر کر دیا ہے کہ اہلبیت کا دامن معصیت اور گناہ سے پاک اور منزہ ہو۔

اعتراضات

اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ آیت عصمت پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ

(۱) اس سے پہلی اور اس کے بعد کی تمام آیات پیغمبرؐ کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور ان آیات میں انہیں خطاب کیا گیا ہے۔ لہذا کہا جا سکتا ہے کہ یہ آیت بھی پیغمبرؐ کی ازواج کے حق میں نازل ہوئی ہے اور وہی اس آیت کی مخاطب ہیں۔

(۲) اگر اس آیت کی دلالت، عصمت پر مان لی جائے تو پھر کہنا پڑے گا کہ پیغمبرؐ کی ازواج گناہوں سے معصوم ہیں۔ حالانکہ اس مطلب کو کسی نے بیان نہیں کیا اور نہ ہی یہ مطلب مانا جا سکتا ہے۔ لہذا کہنا پڑے گا کہ یہ آیت عصمت پر دلالت ہی نہیں کرتی۔ نہ تو پیغمبر اسلامؐ کی ازواج کے حق میں اور نہ ہی اہلبیت کے حق میں۔

جوابات

علامہ سید عبدالحسین شرف الدین نے اس اشکال کو نقل کر کے اس کا جواب دیا ہے، ہم یہاں چند جواب نقل کر رہے ہیں۔

پہلا جواب

یہ اعتراض نص اور صریح روایات کے خلاف ہے۔ کیونکہ متواتر روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور انہیں کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہاں تک جب جناب ام سلمہ اور جناب عائشہ نے چادر کے اندر داخل ہونا چاہا تو پیغمبر اسلامؐ نے انہیں سختی سے روک دیا۔

دوسرا جواب

اگر یہ آیت پیغمبر اسلام ؐ کی ازواج کے حق میں نازل ہوتی تو پھر مونث کے صیغوں کے ساتھ خطاب کیا جانا چاہیے تھا اور آیت میں انما یرید اللہ لیذھب عنکم کی جگہ عنکن ہوتا۔ اور آیت میں جمع مذکر کا صیغہ نہ لایا جاتا۔

تیسرا جواب

فصیح عربی زبان میں یہ رائج ہے کہ وہ ایک مطلب کو بیان کرتے وقت درمیان میں جملہ معترضہ بھی لایا کرتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالی نے اہلبیت کے ساتھ مخصوص اس آیت کو ازواج پیغمبر کے ذکر کے درمیان بیان کر دیا ہے تا کہ اہل بیت کی اہمیت واضح ہو جائے۔

اور اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی جائے کہ چونکہ پیغمبر اسلام ؐ کے اہلبیت گناہوں سے معصوم ہیں، لہذا کسی کو ان کا مقام حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، یہاں تک کہ پیغمبر اسلام ؐ کی ازواج مطہرات بھی اس مقام کے حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتیں۔

چوتھا جواب

یہ تو یقینی بات ہے کہ قرآن مجید تحریف سے منزہ ہے۔ اور قرآن مجید کی

آیات میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہے۔لیکن یہ بھی مسلم ہے کہ قرآن کی تدوین اور جمع کرنے کے وقت ان تمام آیات اور سورتوں کو بعینہ ویسے نہیں رکھا گیا ہے جس ترتیب سے نازل ہوئی تھیں۔مثلا اِقْـرَاء بِاسْمِ رَبِّکَ سب سے پہلے نازل ہوئی لیکن یہ قرآن کی پہلی آیت نہیں ہے۔

اسی طرح تمام مکی سورتیں پہلے بیان نہیں ہوئیں۔نیز مکی سورتوں کے درمیان مدنی سورتوں کی آیات، اور مدنی سورتوں کے درمیان مکی سورتوں کی آیات موجود ہیں۔لہذا کوئی بعید نہیں کہ ایک علیحدہ جگہ نازل ہونے والی اس آیت کو قرآن کو جمع کرنے کے وقت ان آیات کے درمیان رکھ دیا گیا ہو جو پیغمبر علیہ السلام کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔(۱)۔

دوسری دلیل

ابن عباس نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو دو قسم کا بنایا ہے اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ

(۱) کتاب الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراص ۲۱۲

اصحاب الیمین ما اصحاب الیمین (۱) و اصحاب الشمال ما اصحاب الشمال .(۲)

اصحاب یمین، تمہیں کیا معلوم اصحاب یمین کون ہیں؟ اصحاب شمال، تمہیں کیا معلوم اصحاب شمال کون ہیں؟

میں اصحاب یمین سے ہوں اور ان کے بہترین لوگوں میں سے ہوں۔

پھر اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تین قسمیں کی ہیں۔ اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

فاصحاب المیمنة ما صحاب المیمنة و اصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة والسابقون السابقون .(۳)

دائیں طرف والے اصحاب، تمہیں کیا معلوم دائیں طرف والے اصحاب کون ہیں؟ بائیں طرف والے اصحاب، تمہیں کیا معلوم بائیں طرف والے اصحاب کون ہیں؟ جو سابق ہیں وہ تو سابق ہی ہیں۔

---

(۱) واقعہ: ۲۷

(۲) واقعہ: ۴۱

(۳) واقعہ: ۸، ۹

میں سابقت کرنے والوں میں سے بہترین ہوں۔

پھران تین قسموں کوقبیلوں میں تقسیم کیا ہے۔اور مجھے اس کے بہترین میں قرار دیا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وجعلنا کم شعوبا وقبائل. لتعارفوا. ان اکرمکم عند الله اتقکم .(۱)

ہم نے تمھیں شعوب اور قبائل بنایا۔تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔اللہ کے نزدیک،تم میں مکرم ہی ہے،جوزیادہ پرہیز گار ہے۔

میں حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے پرہیز گاروں اور معظم ترین لوگوں میں سے ہوں۔لیکن اس پر میں فخرنہیں کرتا۔

پھر اللہ تعالی نے ان قبائل کو خاندانوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور مجھے بہترین خاندان میں قرار دیا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا .

---

(۱) حجرات:۱۳

اے اہل بیت ! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے رجس اور پلیدی کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا حق ہے۔(۱)

میں اور میرے اہلبیت گناہوں اور معصیت سے معصوم ہیں۔(۲)

پہلے وضاحت ہو چکی ہے کہ اہل بیت سے مراد پنجتن پاک ہیں۔یہ آیات انکی عصمت، اور پوری کائنات پر فوقیت کو بیان کر رہی ہیں۔

تیسری دلیل

حضرت رسول خداؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا

اے فاطمہؑ تیرے غضبناک ہونے پر خدا غضبناک ہوتا ہے اور تیری خوشنودی پر خوشنود ہوتا ہے۔(۳)

یعنی جب فاطمہؑ غضبناک ہونگی خدا بھی غضب کرے گا اور جب فاطمہؑ خوشنود ہوگی تو خدا بھی راضی اور خوشنود ہوگا۔

یہ امر بھی مسلم ہے کہ خدا حق کے مطابق راضی اور غضبناک ہوتا ہے اور

---

(۱) درالمنثور ج۵ص۱۹۹

(۲) احزاب:۳۳

(۳) ینابیع المودہ ص۲۰۳ اور مجمع الزوائد ج۹ص۲۰۳

کبھی بھی خلاف حق کام پر راضی اور خوشنود نہیں ہوتا۔ خواہ دوسرے اس پر راضی اور خوشنود ہی کیوں نہ ہوں۔ اور کبھی بھی اچھے کاموں اور حق کے مطابق اعمال پر غضبناک نہیں ہوتا خواہ دوسرے لوگ اس پر غضبناک ہی کیوں نہ ہوتے ہوں۔

ان دو چیزوں کا لازمہ یہ ہے کہ جناب فاطمہؑ گناہ اور خطاء سے معصوم ہیں۔ کیونکہ اگر معصوم ہوں تب آپ کا غضب اور رضاء شریعت کے میزان کے مطابق ہوگا اور آپ کبھی بھی اللہ تعالی کی رضا کے خلاف راضی نہ ہوں گی۔ اور کبھی بھی نیک اور حق کاموں سے غضبناک نہ ہوں گی۔

لہذا کہا جا سکتا ہے کہ اگر فاطمہؑ غضب کرے تو خدا غضب کرتا ہے اور اگر وہ خوشنود ہو تو خدا خوشنود ہوتا ہے۔ لیکن اگر گناہ اور خطاء آپ کے حق میں جائز ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فاطمہؑ کے غضب سے خدا غضب کرتا ہے اور اس کی خوشنودی سے خدا خوشنود ہوتا ہے۔

چوتھی دلیل

ایک اور روایت سے بھی جناب فاطمہؑ کی عصمت کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔

حضرت پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں!

فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو اسے غضبناک کرے اس نے مجھے

غضبناک کیا ہے۔(۱)

اگر حضرت فاطمہؑ کو معصوم نہ مانا جائے تو حضرت رسول خداؐ پر حرف آتا ہے کہ کس طرح فاطمہؑ کا غضب رسول خداؐ کا غضب ہے!!؟

یہ مسلم ہے کہ حضرت پیغمبر اسلامؐ گناہ، خطاء اور خواہشات نفسانی سے معصوم ہیں۔ آپ اس پر غضب کرتے ہیں جو اللہ تعالی کے نزدیک مبغوض ہے اور اسی سے راضی ہیں جس پر اللہ تعالی راضی ہو۔

ایک اور دلیل

حضرت امام جعفر صادقؑ کی یہ حدیث بھی حضرت زہراءؑ کی عصمت کو ثابت کرتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ آپ کا نام زهراء اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ کے وجود میں شر اور برائی کو کوئی راستہ نہیں ہے۔(۲)

جب شر اور برائی کا آپ کی ذات میں گزر ہی نہیں ہے تو آپ کے متعلق گناہوں اور معصیت کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا، جب گناہ کا تصور نہیں تو اس کا لازمہ یہ ہے کہ آپ معصومہ ہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۰۲

(۲) کشف الغمہ ج ۲ ص ۸۹

اذیتِ زہراءؑ

حضرت رسول خداؐ کا آخری وقت

دروازے پر ہجوم

شہادت حضرت محسنؑ

مظلومیت زہراءؑ اور معصومینؑ

بزرگان اہل سنت اور مظلومیت زہراء

کتب اور مظلومیت زہراءؑ

اذیت زہرا

حضرت پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے:

فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے اس کو اذیت دینا مجھے اذیت دینا ہے اور اس کو خوشنود رکھنا مجھے خوشنود رکھنا ہے۔(۱)

حضرت پیغمبر اسلامؐ نے حضرت فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

جو اسے پہچانتا ہے، وہ پہچانتا ہے۔ اور اسے جو نہیں پہچانتا وہ پہچان لے کہ فاطمہ پیغمبرؐ کی دختر ہے۔ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ میرا دل اور روح ہے۔ جو اسے اذیت دے گا اس نے مجھے اذیت دی ہے۔ اور جو مجھے اذیت دے گا اس نے خدا کو اذیت دی ہے۔(۲)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں:

ایک دن حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ؛

---

(۱) کشف الغمہ ج ۲ ص ۹۳

(۲) کشف الغمہ ج ۲ ص ۹۲، فصول المہمہ ص ۱۲۸

حضرت پیغمبر اسلامؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا:

خدایا تو جانتا ہے کہ یہ میرے اہلبیت ہیں۔اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہیں۔تو ان کے دوستوں سے محبت رکھ۔اوران کے دشمنوں سے دشمنی رکھ۔ان کی مدد کرنے والوں کی مدد فرما انہیں تمام برائیوں سے پاک بنا اور تمام گناہوں سے محفوظ رکھ روح القدس کے ذریعے ان کی تائید فرما۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا!

علیؑ اس امت کا امام اور میرے جانشین ہیں۔آپ ہی مومنین کو بہشت کی طرف ہدایت کریں گے۔

پھر فرمایا:

گویا میں اپنی بیٹی کو دیکھ رہا ہوں کہ قیامت کے دن ایک نورانی سواری پر سوار ہے کہ جس کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ستر ہزار فرشتے چل رہے ہیں ۔اور وہ میری امت کی عورتوں کو بہشت لیے جارہی ہیں۔

بہر حال جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے۔ ماہ رمضان کے روزے رکھے ۔خانہ کعبہ کا حج بجا لائے۔ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔اور حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ کو دوست رکھتی ہو،تو وہ جناب فاطمہؑ کی شفاعت سے بہشت میں داخل ہوگی۔ فاطمہؑ جہان کی عورتوں سے افضل

ہے۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ فاطمہؑ اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر ہیں؟

آپ نے فرمایا:

وہ تو جناب مریم ہیں کہ جو اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر ہیں میری بیٹی فاطمہؑ تو گذشتہ اور آئندہ آنے والی عورتوں سے بہتر ہیں۔ جب محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہیں تو اللہ تعالی کے ستر ہزار مقرب فرشتے اسے سلام کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

اے فاطمہؑ اللہ تعالی نے تجھے چنا ہے اور پاکیزہ کیا ہے اور تمام عالم کی عورتوں پر تجھے برتری دی ہے۔ اس کے بعد آپ علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یا علیؑ، فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا اور میری آنکھوں کا نور اور دل کا میوہ ہے جو اسے ناراحت کرے اس نے مجھے ناراحت کیا۔ اور جو اسے خوشنود کرے گا اس نے مجھے خوشنود کیا ہے۔

فاطمہؑ پہلی شخصیت ہیں جو مجھ سے ملاقات کریں گی میرے بعد اس سے نیکی کرنا حسنؑ اور حسینؑ میرے فرزند اور میرے پھول ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ ان کا بھی اپنی آنکھ اور کان کی طرح خیال رکھیں۔

اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا!

بارالہا! تو گواہ رہنا کہ میں ان کے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں کو دشمن رکھتا ہوں۔(۱)

بعض مسلمان اور حضرت پیغمبر اسلامؐ کی رشتہ دار خواتین اور بعض خاص اصحاب کبھی نہ کبھی جناب فاطمہؑ کی احوال پرسی اور عیادت کے لئے آیا کرتے تھے۔لیکن حضرات عمر اور ابوبکر آپ کی عیادت سے روکے گئے تھے۔اور حضرت زہراءؑ ان کے ساتھ قطع کلامی کو جاری رکھے ہوئی تھیں۔

جب آپ نے انہیں عیادت اور ملاقات کی اجازت نہ دی تو آہستہ آہستہ اراکین خلافت میں یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں جناب فاطمہؑ خلیفہ وقت پر ناراض رہتے ہوئے انتقال نہ کر جائیں۔اگر ایسا ہوا تو قیامت تک ان کے دامن پر ننگ اور عار کا دھبہ لگ جائے گا۔لہذا چاہتے تھے کہ کسی طرح جناب فاطمہؑ کی عیادت کریں۔

حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور فرمایا!

ان دونوں نے آپ کی عیادت کی اجازت چاہی ہے۔اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟

آپ نے عرض کیا۔

---

(۱) بحار الانوار ج۴۳ص ۶۵

یہ آپ کا گھر ہے۔ اور میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ جیسے مصلحت دیکھیں ویسے کریں؟

آپ نے اپنے سر پر چادر اوڑھ لی۔ اور دیوار کی طرف منہ کرلیا۔

وہ دونوں اندر آئے۔ سلام کیا اور احوال پرسی کے بعد عرض کی کہ ہم اپنی غلطی کا اعتراف کرنے آئے ہیں۔ آپ ہم سے راضی ہو جائیں۔

جناب فاطمہؑ نے فرمایا

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ کیا اس کا جواب دینا پسند کرو گے۔

انہوں نے عرض کی، فرمائیے۔

آپ نے فرمایا

کیا تم نے حضرت رسولخداؐ سے یہ نہیں سنا تھا کہ فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے اذیت دے گا، اس نے مجھے اذیت دی ہے۔

انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

ہم نے یہ حدیث آپ کے والد محترم سے سنی تھی۔

آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا!

خدایا! گواہ رہنا۔

انہوں نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں تم سے اور تیرے رسول سے ان کی شکایت کروں گی۔

نہیں! میں ہرگز تم سے راضی نہیں ہوں۔

میں اپنے والد سے ملاقات کر کے تمہارے کردار و رفتار کو بیان کروں گی۔ وہی ہمارے درمیان فیصلہ کریں گے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۹۸

حضرت رسول خداؐ کا آخری وقت

پیغمبر علیہ السلام کی حالت سخت ہوگئی۔آپؐ نے اپنا سر مبارک حضرت علیؑ کی گود میں رکھا اور بیہوش ہوگئے۔ حضرت زہراؑ اپنے باپ کے نازین چہرے کو دیکھتی اور آنسو بہاتے ہوئے فرماتیں۔

آہ میرے باپ کی برکت سے رحمت کی بارش ہوا کرتی تھی آپ یتیموں کی خبر لینے والے اور بیواؤں کے لیے پناہ گاہ تھے۔

آپ کے رونے کی آواز پیغمبرؐ کے کانوں تک پہنچی آپ نے اپنی آنکھیں کھولی اور کمزور آواز سے فرمایا:

بیٹا یہ آیت پڑھو۔

و ما محمد الا رسول قد خلت من قلبه الرسل ا فإن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم .(١)

موت سے گریز نہیں جیسے سابقہ پیغمبر اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں،

---

(١) سورہ آل عمران ص ١٤٤

اس طرح میں بھی رخصت ہونگا۔ کیوں کہ ملت اسلامی میرے ہدف کو نہیں چاہتی ،اسے ختم کرنے اور اس سے پھر جانے کا قصد رکھتی ہے۔

اس گفتگو کے سننے سے حضرت زہراءؑ کے رونے میں شدت پیدا ہوگی۔

اپنی بیٹی کو روتے ہوئے اور پریشان دیکھ کر رسول خداؐ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔

آپ نے انہیں تسلی دینا چاہی اور حضرت فاطمہؑ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک آؤ' جب فاطمہؑ اپنا چہرہ اپنے والد کے نزدیک لے گئیں تو آپ نے جناب فاطمہؑ کے کان میں کچھ کہا۔

حاضرین نے دیکھا کہ جناب فاطمہؑ کا چہرہ روشن ہوگیا۔اور آپ نے تبسم فرمایا۔اس تبسم پر حاضرین نے تعجب کیا۔اور آپ سے تبسم کی علت دریافت کی۔آپ نے فرمایا!

جب تک میرے والد زندہ ہیں۔میں یہ راز فاش نہیں کرونگی۔آپ نے آنجنابؐ کی وفات کے بعد اس راز سے پردہ اٹھایا۔

فرمایا! میرے والد محترم نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ فاطمہؑ جان کہ تیری موت نزدیک ہے تو سب سے پہلے مجھ سے ملحق ہوگی۔(۱)

(۱) الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۱۹ و بحار ج ۲۲ ص ۴۷۰، ارشاد مفید ص ۸۸ طبقات ابن سعد ج ۲ قسمت دوم ص ۳۹، ۴۰ صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۰۹۵

امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنی زندگی کی آخری رات حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسین علیھم السلام کی دعوت کی اور گھر کا دروازہ بند کر دیا اور ان کے ساتھ تنہائی میں رہے۔ اور کافی دیر تک آپ کے کان میں کچھ فرماتے رہے۔

جب آپ کی گفتگو طویل ہوگئی تو حضرت علیؑ اور حضرت حسنؑ اور حسینؑ وہاں سے چلے آئے اور دروازے پر آ کھڑے ہوگئے ۔ کچھ اور لوگ بھی دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پیغمبر اسلامؐ کی ازواج حضرت علیؑ کو دیکھ رہی تھیں۔

جناب عائشہ نے حضرت علیؑ سے کہا

کیوں پیغمبر اسلامؐ نے آپ کو وہاں سے باہر نکال دیا ہے۔ اور فاطمہؑ سے تنہائی میں باتیں کر رہے ہیں۔

آپ نے جواب دیا۔

میں جانتا ہوں کس مقصد کے لیے حضرت اپنی بیٹی سے تنہائی میں باتیں کر رہے ہیں۔ اور کون سے راز انہیں بتلا رہے ہیں؟ وہ تو تمہارے والد اور ان کے ساتھیوں کے کارناموں سے فاطمہؑ کو آگاہ فرما رہے ہیں۔

یہ جواب سن کر جناب عائشہ خاموش ہوگئیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں

زیادہ دیر نہ گزری کہ جناب فاطمہؑ نے مجھے بلایا۔ جب میں اندر گیا تو دیکھا کہ پیغمبر اسلامؐ کی حالت بہت خراب ہے۔ میں گریہ نہ روک سکا۔

جناب پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا!

یا علیؑ، کیوں روتے ہو؟ فراق اور جدائی کا وقت آ پہنچا ہے۔ تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور میں پروردگار کی طرف جا رہا ہوں۔ میرا غم واندوہ تیرے اور زہراءؑ کے لیے ہے۔ کیونکہ لوگوں نے تمہارے حقوق کو پامال کرنے اور تم پر ظلم ڈھانے کا ارادہ کرلیا ہے۔

یا علیؑ چند اسرار میں نے فاطمہؑ کو بتائے ہیں وہ تمہیں بتائے گی۔ میرے فرمان پر عمل کرنا۔ اور یہ جان لو کہ یقیناً فاطمہؑ سچی ہے۔

اس کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے جناب فاطمہؑ کو بغل میں لیا آپ کے سر کا بوسہ لیا اور فرمایا۔ فاطمہ جان، تیرا باپ قربان جائے۔

اس وقت زہراءؑ کے رونے کی آواز بلند ہوگئی تو حضرت پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا خدا ظالموں سے تیرا بدلہ لے گا۔ لعنت ہو ظالموں پر۔

اس کے بعد آپ نے رونا شروع کردیا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں۔

پیغمبرؐ کے آنسو بارش کی طرح جاری ہو رہے تھے۔ آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی اور آپ جناب فاطمہؑ سے جدا نہ ہوئے اور آپ نے اپنا سر مبارک میرے سینے پر رکھا ہوا تھا۔ اور حسنؑ اور حسینؑ آپ کے پاؤں کا بوسہ لے کر رو رہے تھے۔ میں ملائکہ کے رونے کی آوازیں سن رہا تھا۔ یقیناً اس قسم کے اہم موقع پر جناب جبرائیل نے بھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا ہوگا۔

جناب فاطمہ اس طرح رو رہی تھیں کہ زمین اور آسمان آپ کے لیے گریہ کر رہے تھے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اس کے بعد فرمایا۔

فاطمہؑ جان میری جگہ خدا تمہارا نگہبان ہے اور وہ بہترین نگہبان ہے۔ عزیزم مت رو۔ تیرے رونے سے عرش، ملائکہ، زمین اور آسمان بھی گریہ کنان ہیں۔

خدا کی قسم !

جب تک میں بہشت میں نہ جاؤں گا، کوئی بھی بہشت میں نہ جائے گا اور تم میرے بعد بہشت میں بہترین لباس کے ساتھ داخل ہونے والی پہلی شخصیت ہوگی۔ اللہ تعالی کی تکریم تجھے مبارک ہو۔

خدا کی قسم ! تم جنت کی عورتوں سے بزرگ ہو۔

خدا کی قسم !

دوزخ اس طرح فریاد کرے گی کہ جس کی آواز سے ملائکہ اور پیغمبر آواز دیں گے۔ پروردگار کی طرف سے اسے خطاب ہوگا کہ جناب محمدؐ کی دختر جب تک فاطمہؑ بہشت کی طرف جارہی ہے تم چپ ہو جاؤ۔

خدا کی قسم!

اسوقت حسنؑ تیرے دائیں اور حسینؑ بائیں جانب ہوں گے۔اور تو بہشت میں داخل ہوکر بہشت سے محشر کا نظارہ کرے گی۔اور میرا علم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا۔

خدا کی قسم!

اس وقت اللہ تعالی تیرے حق کے دشمنوں کو حاضر کرے گا۔ تیرا حق غضب کرنے والے اور تیری دوستی کو چھوڑنے والے پشیمان ہونگے۔میں جتنا بھی کہتا رہوں گا۔خدایا میری امت کی داد کو پہنچو۔میرے جواب میں کہا جائے گا۔تیرے بعد انہوں نے الہی احکامات کو بدل ڈالا ہے۔لہذا یہ دوزخ کے مستحق ہیں۔(۱)

روایت میں ہے کہ جب پیغمبر اسلامؐ وفات پا گئے تو آپ کے مخصوص موذن حضرت بلال نے اذان کہنا چھوڑ دی تھی۔ایک دن جناب فاطمہؑ نے

---

(۱) بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۹۰

انہیں پیغام دلوایا کہ میں ایک دفعہ اپنے باپ کے موذن کی اذان سننا چاہتی ہوں۔
حضرت بلال نے جناب فاطمہؑ کے حکم پر اذان کہنا شروع کی۔اور جب کہا اللہ اکبر.

جناب فاطمہؑ کو اپنے باپ کا زمانہ یاد آ گیا۔اور آپ رونے پر قابو نہ پا سکیں۔جب حضرت بلال نے کہا اشھد انّ محمد رسول اللہ

جناب فاطمہؑ باپ کا نام سنتے ہی غش کر گئیں۔حضرت بلال کو خبر دی گئی کہ اذان کہنا بند کرو، فاطمہؑ بیہوش ہو گئیں ہیں۔حضرت بلال نے اذان روک دی۔جب جناب فاطمہؑ ہوش میں آئیں، تو بلال سے کہا کہ اذان مکمل کرو۔

حضرت بلال نے عرض کی، اگر آپ اجازت دیں تو باقی اذان نہ کہوں۔(۱)

جناب فاطمہؑ باپ کی وفات کے بعد چند مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہیں۔اور اسی تھوڑی مدت میں بھی اتنی روئیں کہ آپ زیادہ رونے والوں میں قرار پائیں۔آپ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا۔(۲)

جناب فاطمہؑ اتنی روتیں کہ آپ کے رونے سے ہمسائے تنگ پڑ جاتے

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۵۷

(۲) طبقات ابن سعد ج ۲ حصہ ۲ ص ۸۵

اور حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ جناب فاطمہؑ کو ہمارا سلام پہنچا دیں۔ اور ان سے کہیں کہ یا رات کو روئیں اور ہم دن کو آرام کریں۔ یا دن کو روئیں اور ہم رات کو آرام کریں۔ آپ کے رونے نے ہمارا آرام ختم کر دیا ہے۔

جناب فاطمہؑ نے ان کے جواب میں فرمایا:

میری عمر ختم ہونے کو ہے۔ میں زیادہ دنوں تک تم میں موجود نہ رہوں گی۔ آپ امام حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑتیں اور جناب رسول خداؐ کی قبر پر چلی جاتیں اور وہاں رویا کرتیں اور اپنے بیٹوں سے کہتیں میرے پیارو!

یہ تمہارے اس نانا کی قبر ہے جو تمہیں کندھوں پر اٹھایا کرتے تھے۔ اور تم سے محبت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ بقیع میں جاتیں اور صدر اسلام کے سپاہیوں پر گریہ کرتیں۔ حضرت علیؑ نے آپ کیلئے بقیع میں سائبان بنا دیا تھا جسے بعد میں بیت الحزن کے نام سے پکارا جانے لگا۔ (۱)

جناب زہراء بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بہت زیادہ نحیف ہو گئیں تھیں جب مختلف قسم کے غم، افکار اور پریشانیوں کے متعلق سوچتیں تو آہ بھر کے کہتیں۔

---

(۱) بحار ج ۴۳ ص ۱۷۷

آہ کس طرح لوگوں نے میرے باپ کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور میرے شوہر سے خلافت چھین لی۔اس کے آثار مجھ پر قیامت تک باقی رہیں گے۔مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق جیسا سرمایہ برباد کر دیا گیا۔ان میں اندرونی اختلاف پیدا کر دیئے گئے۔اسلام کی طاقت، پراگندگی اور اختلاف میں تبدیل کر دی گئی ہے۔اسلام کو کمزوری اور ذلت کے راستے پر ڈال دیا گیا۔

آہ کیا میں بیماری کے بستر پر پڑی ہوئی، رسول کی وہی عزیز فاطمہؑ ہوں اور اس امت کے ظلم سے درد و کرب میں مبتلاء ہوں اور موت کا مشاہدہ کر رہی ہوں؟

پس پیغمبر کی وہ تمام سفارشیں کہاں گئیں؟

خدایا! علیؑ جیسے بہادر اور شجاع کو کس طرح گرفتار کیا گیا!

اب علیؑ مجبور ہو گیا ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لیے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور اپنے صحیح حق کے چلے جانے پر سکوت کو اختیار کرے؟

آہ میری موت نزدیک آ گئی ہے۔اور میں جوانی کے عالم میں اس دنیا سے جا رہی ہوں۔اور دنیا کے غم سے نجات پا رہی ہوں۔

خدایا! میں اپنے یتیم بچوں کا کیا کروں؟ حسنؑ اور حسینؑ اور زینب اور ام کلثوم بے سرپرست اور یتیم ہو جائیں گے۔آہ میرے ان جگر گوشوں پر کتنے

مصائب ڈھائے جائیں گے۔ میں نے کئی دفعہ اپنے باپ سے فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے حسنؑ کو زہر دے دیں گے ۔اور حسینؑ کو تلوار سے قتل کریں گے۔ مجھے تو ابھی سے اس پیش گوئی کی علامتیں دیکھائی دینے لگی ہیں۔

آپ کبھی اپنے چھوٹے سے حسینؑ کو گود میں لیکر اس کی گردن کا بوسہ لیتیں اور اس کے مصائب پر آنسو بہاتیں اور کبھی اپنے حسنؑ کو چھاتی سے لگا لیتیں اور اس کے معصوم لبوں پر بوسہ دیتیں اور کبھی زینب اور ام کلثوم کی مصیبتیں یاد کر کے گریہ کرتیں۔ جی ہاں! اس قسم کے پریشان کن افکار جناب زہراءؑ کو تکلیف اور رنج دیتے تھے اور آپ روز بروز کمزور اور ضعیف ہوتی جا رہی تھیں۔(۱)

ایک روایت میں ہے کہ جناب فاطمہؑ وفات کے وقت رو رہی تھیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟

فرمایا آپ کے مستقبل کے واقعات اور مصائب پر رو رہی ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نہ روئیں، خدا کی قسم! یہ واقعات میرے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔(۲)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۲۱۸

(۲) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۹۸

جناب زہراءؑ کی بیماری تقریباً چالیس دن تک طول پکڑ گئی لیکن ہر روز آپ کی حالت سخت تر ہوتی جا رہی تھی اور آپ کی بیماری میں شدت آتی جا رہی تھی۔ آپ نے ایک دن حضرت علیؑ سے کہا اے میرے مہربان چچا زاد۔ میں موت کے آثار کا مشاہدہ کر رہی ہوں۔ اور عنقریب اپنے باپ سے ملاقات کرنے والی ہوں۔ میں آپ کو وصیت کرنا چاہتی ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام، جناب فاطمہؑ کے بستر کے قریب آ بیٹھے اور فرمایا۔ اے دختر پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو دل چاہتا ہے، وصیت کریں۔ اور یقین رکھیں کہ میں آپ کی وصیت پر عمل کروں گا۔

جناب زہراءؑ نے افسردہ چہرے حضرت علیؑ کے غمناک اور مہربان چہرے کو دیکھ کر فرمایا۔ اے چچا زاد! میں نے آج تک آپ کے گھر میں جھوٹ نہیں بولا۔ خیانت نہیں کی۔ اور نہ کبھی آپ کے احکامات کو پس پشت ڈالا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا! خدا کی قسم۔ آپ کی جدائی مجھ پر بہت سخت ہے۔ لیکن موت کے سامنے کسی کا چارہ نہیں۔ خدا کی قسم میرے مصائب تازہ ہو گئے ہیں۔ میرے لیے آپ کی بے وقت موت، ایک درنک حادثہ ہے۔ خدا جانے کہ یہ مصیبت کتنی ناگوار اور دردناک ہے؟ اس ہلاک کر دینے ولی مصیبت کو میں کبھی نہیں بھولونگا۔ کوئی اس مصیبت سے تسلی نہیں دے سکتا۔ انا للہ و انا الیہ

راجعون۔(۱)

جناب زہراءؑ نے مختصر جملوں میں اپنی زندگی، صداقت، پاکدامنی اور شوہر کی اطاعت کو بیان کیا۔اور حضرت علیؑ نے بھی آپ کے علمی مقام، پرہیز گاری، صداقت اور زحمات کا شکریہ ادا کیا۔اور کافی وقت تک دونوں روتے رہے۔جب گریہ ختم ہوا تو حضرت علیؑ نے جناب فاطمہؑ کا سر مبارک اپنے دامن میں رکھ کر فرمایا۔اے دختر پیغمبرؐ جو دل چاہتا ہے۔وصیت کیجئے۔

جناب فاطمہؑ نے یہ وصیتیں کیں۔

۱۔اے چچا زاد! مرد بغیر عورت کے زندگی نہیں کر سکتا۔میری خواہش ہے کہ آپ میرے بعد امامہ سے شادی کیجئے گا۔کیونکہ یہ میرے بچوں پر زیادہ مہربان ہے۔(۲)

۲۔میرے بعد بچے یتیم ہو جائیں گے۔ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔انکی دلجوئی کے لیے ایک رات ان کے ہاں سونا اور ایک رات اپنی بیوی کے پاس۔ (۳)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۹۱

(۲) مناقب ابن شہر ابن اشوب ج ۳ ص ۳۲۳

(۳) بحار ج ۴۳ ص ۱۷۸

۳۔ میرا ایسا تابوت بنانا، جس سے میرا جسم ظاہر نہ ہو۔(۱)

۴۔ میرا غسل، کفن اور دفن رات میں کرنا۔ اور انہیں میرے جنازے میں آنے کی اجازت نہ دینا، جنہوں نے میرا حق غصب کیا ہے۔ اور مجھے اذیت دی ہے۔ یہ لوگ میری تشیع جنازہ میں بھی شریک نہ ہوں۔(۲)

۵۔ رسول خدا کی بیویوں میں سے ہر ایک کو بارہ دقیہ دینا۔

۶۔ بنی ہاشم کی ہر عورت کو بھی بارہ دقیہ دینا۔

۷۔ جناب امامہ کو بھی کچھ دینا۔(۳)

۸۔ ذی الحسنی، ساقیہ، دلال، رغراف، ہشیم اور ام ابراہیم نامی سات باغات میرے بعد آپ کے اختیار میں ہونگے۔ اور آپ کے بعد امام حسنؑ اور امام حسنؑ کے بعد امام حسینؑ اور حسینؑ کے بعد ان کے بڑے بیٹے کے اختیار میں ہونگے۔ اس وصیت کے لکھنے والے علیؑ اور گواہ مقداد اور زبیر تھے۔(۴)

ابن عباس نے حضرت سیدہؑ کا تحریری وصیت نامہ بھی ذکر کیا ہے کہ

---

(۱) بحار ج ۴۳ ص ۱۹۲

(۲) بحار ج ۴۳ ص ۱۹۲

(۳) دلائل الامامہ ص ۴۲

(۴) دلائل الدمامہ ص ۴۲

یہ وصیت نامہ دختر پیغمبرؐ، فاطمہؑ کا ہے۔

میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ قیامت کے برپا ہونے میں شک نہیں ہے۔ خدا مردوں کو زندہ کرے گا۔

یا علیؑ خدا نے مجھے آپ کا ہمسر قرار دیا ہے۔ تا کہ دنیا اور آخرت میں اکھٹے رہیں۔ میرا اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یا علیؑ مجھے رات کو غسل دینا، کفن وحنوط کرنا اور دفن کر دینا۔ کسی کو خبر نہ کرنا۔ اب میں آپ سے وداع کرتی ہوں۔ قیامت تک پیدا ہونے والی میری تمام اولاد کو میرا اسلام پہنچا دینا۔ (۱)

جناب فاطمہؑ کی بیماری شدید ہو گئیں۔ آپ کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ حضرت علیؑ (ضروری کاموں کے علاوہ) آپ سے جدا نہ ہوتے تھے۔ جناب اسماء بنت عمیس آپ کی تیمارداری کیا کرتی تھیں۔ امام حسنؑ، حسینؑ، بی بی زینبؑ اور حضرت ام کلثومؑ ماں کی یہ حالت دیکھ کر آپ سے بہت کم جدا ہوا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؑ کبھی مرض کی شدت سے بیہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ کبھی آنکھیں کھولتیں اور اپنے عزیز فرزندوں پر حسرت کی نگاہ ڈالتیں۔

---

(۱) بحار ج ۴۳ ص ۲۱۴

دروازے پر ہجوم

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر ہجوم کرنا۔ اسکی حرمت کا خیال نہ رکھنا۔ دروازے پر لکڑیاں جمع کرنا اور گھر کو جلانے کی دھمکیاں دینا، سب کیا ہے؟

حالانکہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر انبیاء علیہم السلام کے گھروں سے افضل ہے۔ سیوطی در منثور میں سورہ نور کے ذیل میں اللہ تعالی کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

فِي بيوتٍ أذِنَ اللهُ أن تُرفع و يُذكر فيها اسمه(۱)

یہ ایسے گھروں میں سے ہے جس کے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے، اور ان گھروں میں اس کا نام لیا جائے۔

ابن مردویہ اور بریدہ نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص

---

(۱) النور:۳۶

نے آکر دریافت کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون سے گھر ہیں؟۔

آپؐ نے فرمایا۔وہ انبیاء علیہم السلام کے گھر ہیں۔

حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے۔اورانہوں نے پوچھا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ گھر جس میں حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام رہتے ہیں کیا یہ بھی انہیں گھروں میں سے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں!

بلکہ یہ تو انبیاء کے گھروں سے بھی افضل ہے(۱)

یہ وہ گھر تھا، جہاں روح الامین تشریف لاتے تھے، ملائکہ کی آمد ورفت ہوتی تھی۔اس گھر کو اللہ تعالی نے رجس سے اسطرح پاک رکھا، جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔اس گھر میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوتے تھے۔

اس گھر کی بے حرمتی کرتے ہوئے یہ بھی نہ دیکھا گیا کہ اس گھر میں کون ہیں؟ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی وجہ سے کتنے غمگین ہیں؟

---

(۱) سیوطی درمنثور میں مندرجہ بالا آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے۔

اس گھر کے ارگرد لکڑیاں اکھٹی کی گئیں ۔اس کو جلا دینے کی دھمکیاں دیں گئیں ۔اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ زیادتی کی گئی، حالانکہ آیت مودت ان کی محبت کے واجب ہونے کا اعلان کرتی نظر آتی ہے ۔آیت تطہیر، طہارت و پاکیزگی کا قصیدہ پڑھتی دیکھائی دیتی ہے ۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ خلافت پر قبضہ جمانے والوں نے چند مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا ۔آپ نے ان کا جواب دینے سے انکار کردیا ۔

یہ سن کر حضرت عمر کھڑے ہوئے ۔ان کے ساتھ ایک گروہ تھا ۔وہ لوگ جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آئے ۔انہوں نے دق الباب کیا ۔جب جناب سیدہ سلام اللہ علیھا نے ان کی بلند آوازوں کو سنا ۔

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیھا پکار پکار کر کہنے لگیں ۔

اے میرے بابا، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ذرا دیکھیں! آپ کے بعد ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ میرے دروازے پر کس طرح حملہ آور ہوئے ہیں؟

جب لوگوں نے جناب سیدہ کے رونے کی آواز سنی تو کچھ لوگ روتے ہوئے دروازے سے ہٹ گئے ۔قریب تھا کہ ان کا دل ان دردناک بینوں کو سن کر پھٹ جاتا ۔

لیکن حضرت عمر ایک گروہ کے ساتھ وہاں موجود رہے۔ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو گھر سے نکالا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس لے آئے۔ ان سے کہنے لگے کہ ابوبکر کی بیعت کرو۔

حضرت نے فرمایا اگر میں اس کی بیعت نہ کروں تو پھر؟

وہ کہنے لگے۔ اس خدا کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم آپؑ کی گردن اتار لیں گے۔

ایک اور روایت میں ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ان لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جنہوں نے بیعت کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور یہ لوگ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں تھے۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو بھیجا۔ حضرت عمر نے بیعت کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے گھر سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر نے لکڑیاں لانے کے لئے کہا اور کہنے لگے۔

والذي نفس عمر بيده لتخرُجن أو لأحرقنها علىٰ مَن فيها. فقيل له، يا أبا حفص، اِنّ فيها فاطمة. فقال وإن.

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ اگر یہ لوگ باہر نہ نکلے تو میں اس گھر کو گھر والوں سمیت جلا کر راکھ کر دوں گا۔

کسی نے کہا! اے ابو حفص!

جانتے ہو کہ اس گھر میں تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا موجود ہیں وہ کہنے لگا۔ اگر ہیں تو ہوتی رہیں۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔ تم میں سے جو بھی بری نیت لے کر میرے دروازے پر آیا ہے۔ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔(۱)

چشم دید گواہ

دروازے پر ہجوم کرنے کے پورے واقعہ کے کئی چشم دید گواہ ہیں۔ ہم اسلام کی سب سے پہلی تصنیف؛ کتاب سلیم بن قیس ھلالی؛ سے فقط، ایک صحابی رسول، جناب حضرت سلمان فارسی کی زبانی (بلا تبصرہ) اس واقعہ کو پیش کرتے ہیں۔(۲)

حضرت سلمان کہتے ہیں: حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ کیا چیز مانع ہے کہ آپ علیؑ کو بلا کر اپنی بیعت لیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں، کس کو حضرت علیؑ کی طرف روانہ کروں؟

---

(۱) ابن قتیبہ کی الامامۃ والسیاسۃ ج ۱ ص ۲۰۔

(۲) کتاب سلیم بن قیس ھلالی حدیث نمبر ۲ تا ۴

حضرت عمر نے کہا۔

قنفذ کو بھجو۔ کیونکہ وہ بنی عدی کا آزاد کردہ، بدگو اور سنگدل غلام ہے۔

حضرت ابوبکر نے ایک گروہ کے ساتھ قنفذ کو روانہ کیا۔

قنفذ، حضرت علیؑ کے پاس گیا۔ آپؑ نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔

قنفذ کے مددگار حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے پاس آ کر کہنے لگے کہ علیؑ نے ہمیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عمر نے کہا: واپس چلے جاؤ۔ اب اگر علیؑ اندر آنے کی اجازت دیں تو بہتر؛ ورنہ بلا اجازت اندر چلے جانا۔

انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی تو حضرت سیّدہؑ نے فرمایا:

اگر بغیر اجازت میرے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو میں مزاحمت کروں گی۔

قنفذ ملعون وہاں ٹھہرا رہا۔ اور اُس کے ساتھیوں نے جا کر کہا کہ حضرت فاطمہؑ نے بغیر اجازت اپنے گھر داخل ہونے پر مزاحمت کی ہے۔

یہ سن کر حضرت عمر غضبناک ہو کر کہنے لگے کہ عورت ہمارے معاملہ میں کیوں دخل دیتی ہے!؟

حضرت عمر نے ایک گروہ کو لکڑیاں لانے کے لئے کہا۔ جب وہ لکڑیاں لے آئے تو ان لکڑیوں کو حضرت علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے گھر کے پاس رکھوادیا۔ اور بلند آواز سے کہا:

اے علیؑ گھر سے باہر نکلو۔ اور خلیفہ رسول ابوبکر کی بیعت کرو۔ ورنہ میں تمہارے گھر کو مکینوں سمیت جلادوں گا۔

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: اے عمر ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟

حضرت عمر نے کہا: دروازہ کھولو ورنہ ہم تمہیں گھر سمیت جلادیں گے۔

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: اے عمر میرے گھر میں داخل ہوتے ہوئے تجھے خدا کا خوف نہیں آتا۔

حضرت عمر نے آگ منگوا کر لکڑیوں کو جلادیا۔ پھر دروازہ کو دھکا دیا۔ اور دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوگئے۔ جناب سیّدہؑ سامنے آگئیں۔ اور فریاد کرنے لگیں: اے بابا اے رسول خدا۔

حضرت عمر نے غلاف میں موجود تلوار کو بلند کیا۔ اور بی بی کے پہلو پر مارا۔

فاطمہؑ! گریہ وزاری کرنے لگیں اور رو کر کہنے لگیں: بابا جان!

اس نے کوڑا بلند کیا۔ اور پسلیوں پر مارنے لگا۔

بی بی نے رو کر فرمایا:

بابا آپؐ کے بعد ابوبکر وعمر نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔

حضرت امیر المؤمنین نے عمر کو مارتے ہوئے دیکھا۔

آپؑ اٹھے، عمر کے گریبان سے پکڑ کر زمین پر دے مارا۔ اسکی ناک کو زمین پر رگڑا۔ اسے قتل کر دینا چاہتے تھے۔ اچانک حضرت کی وصیت یاد آ گئی۔

فرمایا: اس خدا کی قسم! جس نے محمدؐ کو نبوت کیساتھ شرف بخشا۔ اے پسر صھاک اگر اللہ کی کتاب نہ ہوتی اور پیغمبرؐ کے عہد و پیمان کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تجھے سبق سکھاتا کہ کس طرح میرے گھر میں داخل ہوتے ہو۔

حضرت عمر باہر نکل کر استغاثہ بلند کر کے لوگوں کو جمع کرنے لگے۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو وہ دوبارہ آپؑ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ نے تلوار نیام سے باہر نکال لی۔

قنفذ ملعون حضرت ابوبکر کے پاس آ گیا۔ حضرت ابوبکر نے قنفذ سے کہا جاؤ۔ اگر علیؑ گھر سے نہ نکلیں تو ان کے گھر پر دھاوا بول دینا۔ اگر وہ پھر بھی روکاوٹ پیدا کریں تو گھر کو آگ لگا دینا۔ قنفذ ملعون گیا۔ اجازت لئے بغیر، گھر پر دھاوا بول دیا۔ حضرت نے تلوار بلند کرنا چاہی، لیکن لوگ اتنے زیادہ تھے کہ آپ کو چپک گئے۔ فوراً رسی آپ کی گردن میں ڈال دی۔ اور آپ کو گھر سے مسجد کی طرف گھسیٹ کر لے جانے لگے تو بی بی درمیان میں آ گئیں۔ قنفذ ملعون نے اتنی زور

سے بی بی کو تازیانے مارے کہ مرنے کے بعد بھی اسکے نشان بازو پر موجود تھے۔

جب حضرت فاطمہؑ نے خود کو اپنے شوہر کے درمیان حائل کر دیا تو قنفذ لعین بی بی کو کوڑے سے مارنے لگا۔ حضرت عمر نے اس کہا کہ جب تک فاطمہؑ تیرے اور علیؑ کے درمیان حائل رہے اسے کوڑے مارتے رہنا۔ قنفذ ملعون نے جناب سیدہؑ کو دیوار اور جلے ہوئے دروازے کے درمیان لا کر دروازے کو زور سے دھکے دیتا رہا۔ بی بی کی پہلو کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ محسنؑ شہید ہو گیا۔ اسکے بعد آپ مسلسل بستر بیماری پر رہیں۔ اور اسی بیماری میں شہید ہو گئیں۔

سلیم کہتے ہیں: میں نے سلمان سے پوچھا:

کیا یہ لوگ واقعی جناب سیدہؑ کے گھر بلا اجازت داخل ہو گئے تھے؟

سلمان نے جواب دیا: خدا کی قسم! جب وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ اس وقت جنابِ سیّدہؑ کے سر پر چادر بھی نہ تھی۔ اور سیّدہؑ فرما رہی تھی: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے بعد حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ آپ کی آنکھیں ابھی بند ہی ہوئیں تھیں، کہ ہمارے......

بی بی اتنی غمگین انداز میں روئیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اور اسکے ارد گرد سب رو رہے تھے۔ مگر عمر اور خالد بن ولید اور مغیرہ بن شعبہ۔ حضرت عمر کہنے لگے: ہمیں عورتوں کے رونے دھونے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

شہادتِ محسنؑ اور بزرگان کے اقوال

حضرت رسول خداؐ

قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لِعَلی عَلیُہ السَّلام (یَا عَلی، إِنَّ لَکَ کَنزاً فِیْ الْجَنَّۃِ) وَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ الْمَشَایخِ یَذْکرُ أَنَّ ہَذَا الْکَنزَ ہُوَ وَلَدُہُ الْمُحسنُ وَ ہُوَ السِّقْطُ الَّذِی الْقَتْہُ فَاطِمۃُ علیہما السلام لَمَّا ضَغطَتْ بَیْنَ الْبَابَیْنِ. (۱)

پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علیؑ!

آپ کیلئے بہشت میں ایک خزانہ ہے) میں نے بعض بزرگان سے سنا ہے کہ یہ خزانہ آپ کا فرزند حضرت محسن علیہ السلام ہے، اور یہ تمہارا وہ بیٹا ہے جو فاطمہ سے درودیوار کے درمیان سقط ہوا تھا۔

یَأْتِی مُحسِنٌ مُخَضَّباً مَحمُولاً، تَحمِلُہُ خَدِیجَۃُ بِنتُ

---

(۱) معانی الاخبار: صفحہ ۲۰۶۔

خُوَیْلَد وَ فاطمةُ بِنتُ أَسدٍ أُمُّ أَمیر المومنین . هُمَا جَدَّاتَاهُ . وَأُمُّ هَانِی وَ جَمّانَةُ . عَمَّاتَهُ إِبْنَتا أَبِیْ طالب علیه السلام وَ أَسماء بِنت عَمَیس .

الخثعمیة صَارِخَات ، أَیْدیهُنَّ عَلٰی خُدُوْدِهِنَّ وَ نَوَاصِیْهِنَّ مُنتشِرَةً وَالْمَلائِکَةُ تَسْتَرُهُنَّ بِأَجْنِحتِهِنَّ وَ فَاطِمَةُ أُمُّهُ تبْکِیْ وَ تَصْحِیحُ وَ تَقُولُ (هَذَا یومُکُمُ الَّذِی کُنتُمْ تُوعَدُون) وَ جِبْرَائِیلُ یَصِیحُ . یَعنِی مُحسناً .

وَ یَقُولُ : (إِنِّی مَظْلُومٌ فَانتصِر)فَیَأْخُذُ رَسُول اللہ صلی اللہ علیه و آله مُحسناً عَلٰی یَدَیهِ رَافِعاً لَه إِلٰی السَّمَاءِ وَ هُوَ یَقُولُ (إِلٰهِی وَ سَیِّدی صَبرنَا فِیْ الدُّنیا إِحْتِسَاباً ، وَ هَذَا الْیَومُ الَّذِی تَجِدُ کُلّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ، تودّ لَو أَنَّ بَینَهَا وَ بَینَه أَمداً بَعیداً).(۱)

قیامت کے دن محسن علیہ السلام آئے گا درحالانکہ اسے حضرت خدیجہؑ فاطمہ بنت اسد۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام کی بیٹیاں ھانی اور جمانہ ۔ جو کہ اس کی (محسنؑ) پھوپھیاں ہیں۔ اور اسماء بنت عمیس نے اٹھایا ہوگا۔ اور اس طرح فریاد کریں گی کہ اپنے ہاتھ چہرے پر ہوں گے۔ بال پریشان ہونگے۔ اور ملائکہ انہیں

---

(۱) نوائب الدھور: جلد ۳، صفحہ ۱۹۲۔

اپنے پروں سے چھپائیں گے۔

اس حال میں اس کی ماں زہراؑ گریہ وزاری کرے گی، فریاد کرے گی۔

اور کہے گی یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

جبرائیل علیہ السلام بھی حضرت محسن کی طرف سے فریاد کریں گے اور کہیں گے (میں مظلوم ہوں خدایا میری مدد کر) مرسل اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محسنؑ کو اپنے ہاتھوں پر لیں گے اور اسے آسمان کی طرف بلند کر کے کہیں گے۔ الٰہی وسیدی ہم نے تیرے لیے دنیا میں صبر وتحمل سے کام لیا ہے، آج وہ دن ہے کہ ہر ظالم انسان اپنے اور اپنی برائیوں کے درمیان دوری کی آرزو کرتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلی اللهُ عَلیه وَ آله وَسَلم: وَ تُضرِبُ وَ هِیَ حَامِلٌ ...... وَ تُطرحُ مَا فِی بَطْنِهَا مِنَ الضَّرْبِ وَ تَمُوتُ مِنْ ذَلکَ الضَّربِ. (۱)

آپؐ نے فرمایا:

حضرت زہراءؑ کو حاملگی کی حالت میں مارا جائے گا اس ضرب کی شدت سے اس کا بیٹا (محسن علیہ السلام) سقط ہو جائے گا اور خود بھی اس ضرب کے اثر سے اس دار فانی سے ملک بقا کی طرف روانہ ہونگی۔

---

(۱) بحار الانوار: جلد ۲۸ صفحہ ۶۲۔

فَأَوّلُ مَنْ يُحكَمُ فِيهِ مُحسِنُ بن عَلِى عليه السلام وَ فِى قَاتِلِهِ ، ثُمَّ فِىُ قُنفذ .

فَيُؤْتِيَانِ هُوَ وَ صَاحِبُه وَ يُضْرِبَانِ بِسَيَاطٍ مِنْ نَارٍ لَوْ وَقَعَ سَوطٌ مِنهَا عَلٰى الْبحَار لَغَلَتْ مِنْ مَشْرِقِهَا إِلٰى مَغرِبِهَا ، وَ لَوْ وَقَعَ عَلٰى جِبَال الدُّنيا لَذَابَتْ حَتّٰى يَصِيْرُ رَمَاداً، فَيُضْرَبَانِ بِهَا. (۱)

سب سے پہلے حضرت محسن بن علی علیہما السلام کا فیصلہ ہوگا۔ پھر ان کے قاتل اور قنفذ کو لایا جائے گا اور انہیں آگ کے ان کوڑوں سے مارا جائے گا کہ جن کی ایک ضرب اگر سمندر پر ماری جائے تو اس کا پانی شرق و غرب تک ابلنے لگے، اگر دنیا کے پہاڑوں پر ماری جائے تو وہ راکھ میں تبدیل ہو جائیں۔

قَال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: أَللّٰهُمَّ العَنْ مَنْ ضَرَبَ جَنْبَيْهَا حَتّٰى أَلْقَتْ وَلَدَهَا. (۲)

آپؐ نے فرمایا:

خدایا! فاطمہ کے پہلو پر مارنے والے پر لعنت کر کہ جس سے اس کا بچہ سقط ہوا۔

---

(۱) تاویل الآیات: صفحہ ۸۴۰۔

(۲) بحار الانوار: جلد ۲۸، صفحہ ۳۹۔

حضرت علی ابن ابی طالبؑ

قال امیر المومنین: أَللّٰهُمَّ العَنْ بِكُلِّ جنِينَ أَسْقَطُوهُ وَضَلْعَ دَقُّوهُ وَصَكَّ مَزَّقوهُ (۱)

امیر المومنین علیہ السلام نماز کے قنوت میں یوں دعا کیا کرتے تھے علیہ السلام خدایا! بچے کو سقط کرنے، پہلو کی ہڈی توڑنے اور سند کے ٹکڑے کرنے والوں پر لعنت کر۔

قَالَ أَمِيرُ المُؤْمِنِين: إِنَّ أَسْقَاطَكُمْ إِذَا لَقُوكُمْ يوم القِيَامَةِ و لم تسمُّوهُمْ، يَقُولُ السِّقْطُ لِأَبِيهِ: «أَلَاسَمَّيْتَنِي وَ قَدْ سَمّٰی رَسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آله مُحْسناً قَبلَ أَنْ يُولَدَ». (۲)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

قیامت کے دن جب تمہارے وہ سقط شدہ بچے تم سے ملاقات کریں گے جن کے نام تم نے تجویز نہیں کر رکھے تھے۔ تو وہ اپنے باپ سے کہیں گے آپ

---

(۱) مصباح کفعمی صفحہ ۵۵۳۔

(۲) بحار الانوار: جلد ۴۳، صفحہ ۱۹۵۔

نے میرا نام کیوں نہیں رکھا ((درحالانکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت محسن علیہ السلام کے دنیا میں آنے سے پہلے اس کا نام رکھا تھا))۔

لَـمَّا أُوْقِفَ عَلی إِبْن ابی طالب أَمِیرُ المومنین تَکَلَّمَ فَقَالَ: أَوَتُضْرِبُ الزهراأ نَهراً؟! فَلَیتَ إِبن أَبِی طَالب مَاتَ قَبْلَ یَوْمِهِ فَلا یَری الْکَفرَةَ الْفَجرَةَ قَدْ إِزْدحموا علی ظُلم الطاهرة البرةِ قَدْ عَزَّ عَلی بن ابی طالب أَنْ یَسودَ مَتْنَ فَاطِمَةَ ضَرباً فَلا یَثُورُ إِلٰی عَقِیْلَتِهِ وَ لَا یَصَرَّ دُونَ حَلِیلته. (۱)

جب ان لوگوں نے فاطمہ زہراءؑ کے بازو پر تازیانہ مارا ان کا ہاتھ امیر المومنین علیہ السلام کے دامن سے چھڑا دیا۔ شیر خدا کی گردن میں رسی ڈالی (علی علیہ السلام) کے سر پر تلواریں بلند کیں۔ اور آپؑ کو جبری بیعت کے لئے لے گئے تو اس وقت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

کیا فاطمہؑ کو اس بے دردی سے مارا جاتا ہے؟ کاش ابو طالب علیہ السلام کا فرزند یہ دن دیکھنے سے پہلے مر جاتا اور کفار و فجار کو فاطمہؑ پر ظلم کرتے نہ دیکھتا! فرزند ابو طالب علیہ السلام پر نہایت ہی گراں ہے کہ فاطمہ کی کمر ضربوں کی شدت سے سیاہ ہو......اور وہ اپنی باعظمت شریکہ حیاتؑ کی مدد نہ کر سکے۔!!

---

(۱) نوائب الدھور: جلد ۳، صفحہ ۱۵۸۔

إِنَّ علياً لَمَّا فرغ مِنْ تَغْسِيْلِ فَاطمة عليها السلام خَرَجَ بَاكياً فَقِيْلَ لَه : مَا يُبْكِيْكَ يَا أَبَا الْحَسن؟ مِنْ فِرَاقِ الزهراء عليها السلام؟فَقَال: (لَا، فَمَا يُبْكِيْنِيْ إِلَّا أَثر سَيَّاطِ بِجِسْمِهَا أسود كَأَنَّه النيلُ، فَهكَذَا تحشر يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تلقى الله). (۱)

جب امیر المومنین علیہ السلام جناب زہراءؑ کے غسل سے فارغ ہوئے تو گریہ کرتے ہوئے باہر آئے، لوگوں نے پوچھا، اے ابوالحسنؑ۔ کیوں رو رہے ہو؟ کیا یہ گریہ فراق زہراءؑ میں ہے؟

فرمایا نہیں۔

بلکہ تازیانوں کے ان اثرات نے مجھے رلایا ہے کہ جو ابھی تک سیدہؑ کے جسم نازنین پر باقی ہیں۔ قیامت کے دن اسی حال (جسم نیلا و سیاہ) میں محشور ہوں گی اور اپنے پروردگار سے ملاقات کریں گیں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُومنين :(أَللّٰهُم إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ دُنْيا هَا مَظْلُومَةً مَغْشُومَةً، قَدْ مُلِئَتْ داءً وَ حَسْرةً وَ كمداً وَ غُصَّةً، تَشْكُو إِلَيْكَ وَ إِلٰى أَبِيهَا مَا فعل بِهَا). (۲)

---

(۱) مصائب الائمۃ: صفحہ ۱۲۷۔

(۲) الطرائف: صفحہ ۲۵۲۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

خدایا، فاطمہ زہراءؑ دنیا سے رخصت ہوئیں درحالانکہ مظلوم اور اپنے حق سے محروم تھیں، ظالموں نے ان کے دل کو مرض، حسرت، مصیبت اور غموں سے بھر دیا تھا۔ تیری بارگاہ میں آئی ہے تاکہ تجھ سے اور اپنے والد گرامی سے ان مظالم کی شکایت کرے جو اس پر ڈھائے گئے تھے۔

قَالَ أَمیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لِفُلَانٍ : ثُمَّ یوتی بِالنَّارِ، وَ هِیَ النَّارُ الَّتِیْ أَضْرَ مْتَمُوهَا عَلٰی بَابِ دَارِیْ لِتَحْرِقُونِی وَ فَاطمةَ بِنْت رَسُولِ الله صلی الله علیه و آله وَ ابنیَّ الْحَسنَ وَ الْحُسینَ وَ ابنتیَّ زَیْنَبَ وَ أُمَّ کلثوم، حَتّٰی تَحْرَقَابِهَا. (۱)

امیر المومنین نے اس سے فرمایا:

حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت تم دونوں کو اس آگ میں جلایا جائے گا جو تم نے میرے گھر کے دروازے پر مجھے، پیغمبرؐ کی بیٹی فاطمہؑ، میرے دو بیٹوں حسنؑ و حسینؑ اور میری بیٹیاں زینبؑ و ام کلثومؑ کو جلانے کیلئے لگائی تھی۔

عَنْ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ .... ثُمَّ أَکرّ وَ أَرْجَعُ . أَنَا عَلی إِبن أَبِیطَالب وَ أَخُوا رَسُولِهِ . وَ أُحیِیُ أَعْدَائِی وَ قتلة وَلَدِیْ مُحسناً وَ

---

(۱) الهدایة الکبریٰ: صفحہ ۱۶۳۔

أَقْتُلُهُمْ قِصَاصاً.

امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

میں علی ابن ابیطالب خدا کا بندہ اور پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں (عالم رجعت میں) واپس آؤنگا، اپنے دشمنوں اور بیٹے کے قاتلوں کو زندہ کرونگا اور انہیں قصاص کے عنوان سے قتل کرونگا۔(۱)

ثُمَّ يُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْعِزَّةِ (نِعْمَ الْجَنِينِ جنينک وَ هُوَ مُحسنٌ). (۲)

قیامت کے دن پروردگار عالم کی طرف سے عرش سے منادی ندا دے گا آپ کا محسنؑ کتنا حسین ہے۔

حضرت فاطمہ الزہراءؑ

قَالَتْ فَاطِمَة عليها السلام : وَرَكَلَ البَابَ بِرِجْلِهِ ، فَرَدَّه عَلَيَّ وَ أَنَـا حَـامِلٌ فَسَـقَـطْتُ لِوَجْهِیْ وَ النَّارُ تَسْعِرُ وَ تَسْفَعُ وَجْهِی، فَيَضْـرِبـنـی بيـده حَتّٰی انتثر قرطی مِنْ أُذنی ، وَ جَاءَ نِی الْمَخَاضُ

---

(۱) الزام الناصب: جلد۲، باب وقائع الظہور۔

(۲) قصص الانبیاء: (جزائری) صفحہ ۹۷۔

فَأَسْقَطت مُحْسِناً بِغَيْرِ جُرْمٍ.(۱)

جناب زہراء علیہا السلام فرماتی ہیں:

اس نے دروازے کو ٹھوکریں ماریں اور اس کو میرے اوپر گرا دیا درحالانکہ میں حاملہ تھی۔ میں منہ کے بل زمین پر گر پڑی اس وقت آگ شعلہ ور تھی اور اس نے میرا چہرہ جھلسا دیا اور اس معلون نے میرے چہرے پر ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ کان سے گر پڑا اور وضع حمل کی حالت مجھ پر طاری ہوگئی اور میرا بے گناہ محسن علیہ السلام سقط ہوگیا۔

جناب زینب عالیہؑ

قَالَتْ زَينب علیها السلام رَأَيْتُ حِيْنَ إِغْتِسَالِ أُمِّي علیها السلام سَوَادَ جَنْبِهَا ، فَسَأَلْتُ أَبِيِ فقال : هَذا أثر السِّيَاطِ.....!!(۲)

حضرت زینب علیہا السلام فرماتی ہیں:

اپنی ماں کے غسل کے وقت، میں نے انکا سیاہ پہلو دیکھا تو اسکے بارے میں بابا جان سے سوال کیا؟ آپؑ نے فرمایا: یہ تازیانوں کے لگنے کی جگہ ہے۔

---

(۱) بحار الانوار: جلد ۸ (قدیم) ص ۲۳۱۔

(۲) تذکرۃ المصائب: ص ۱۳۵۔

حضرت امام جعفر صادقؑ

قَالَ الْمُفَضلُ: يَا مَولای، مَا تَقُولُ فِي قَولِه تعالیٰ (وَإِذَا الموؤدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ)(۱)قَالَ: يَا مفضلُ (الموؤدَةُ) وَاللهِ مُحْسنٌ، لِأَنَّه مِنَّا لَا غَيرَ (۲)

جناب مفضلؒ نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: میرے مولا اس آیت کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں

(و اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت)

یعنی (جس وقت زندہ درگور ہونے والوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ انہیں کس جرم میں قتل کیا گیا ہے) آپؑ نے فرمایا: علیہ السلام اے مفضل خدا کی قسم اس سے مراد محسن علیہ السلام ہیں اس لئے کہ اس آیت کا مصداق ہم اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

قَالَ الصَّادِق : هَذَا جَبلٌ يُقَالُ لَه (الكَمَد) وَ هُوَ عَلىٰ وَاد مِنْ أَوْدِيَةِ جهَنَّمَ وَ فِيه .... قَاتِلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَاتِلُ فَاطِمَةَ وَ

---

(۱) سورہ تکویر: آیت: ۸،۹۔

(۲) بحارالانوار جلد ۵۳، صفحہ ۱۹۔

مُحْسِنٌ وَ قَاتِلُ الْحَسنِ وَ الْحُسَين عليهما السلام.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس پہاڑ کا نام (کمد) ہے جو جہنم کی ایک وادی میں ہے کہ جہاں امیر المومنین علیہ السلام فاطمہؑ، محسنؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے قاتل ہیں۔(۱)

يَـأْتِـيُ الـمَهْـدِى عَلَيهِ السَّلام إِلىٰ رَوْضَةِ الرَّسولِ وَ يُخْرِجُ الـجِبْـتَ وَ الـطَّـاغُـوتَ . حَبْتَـر وَ زُفَـر . وَ يُحْيِيهِـمَـا بِـإِذْنِ اللهِ، وَ يُـحَـاكِـمُـهُـمَـا عَـلٰى غَصْبِهِمَا خِلَافَةَ اللهِ وَ إِدعائِهمَا مَا لَيْسَ لَهُمَا وَ إِفتـرا ئِهـمَـا عَـلٰى اللهِ وَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ وَ قَتلِهمَا مُحسناً وَ إِيْذائِهِمَا بضعةَ الرَّسولِ.(۲)

حضرت مہدی علیہ السلام حرم رسول خداؐ میں تشریف لائیں گے اور حکم خدا سے جبت وطاغوت کو زندہ کریں گے اور ان سے خلافت کے غصب ......حضرت محسنؑ کے قتل اور پیغمبرؐ خاتم کی لخت جگر پر ظلم کرنے کے متعلق مقدمہ چلائیں گے۔

ثُمَّ يُحْرِقُهُمَا بِالْحطبِ الَّذِىْ جَمعَاهُ لِيُحْرِقَابِهِ علياً وَ فَاطِمَةَ

(۱) نوار: جلد۲۵، صفحہ۳۷۲۔

(۲) الزام الناصب: جلد۲، باب وقائع الظہور۔

وَالْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلام وَ ذَلِكَ الْحَطَبُ عِنْدَنَا نَتَوَارِثُه.(۱)

امام العصرؑ (عج)، دونوں کو ان لکڑیوں سے جلائیں گے جو انہوں نے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو جلانے کے لئے جمع کیں تھیں۔ وہ لکڑیاں ہمارے پاس ہیں جو کہ ہمیں ایک دوسرے سے وراثت میں ملتی ہیں۔

تَجِيئُ فَاطِمَة عَلَيها السَّلام يَومَ الْقِيَامَةِ .... فَتَزِجُّ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَ تَقُولُ : (الٰهِي وَ سَيِّدِي ، إِحْكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِي ، أَللَّهُمَّ إِحْكُمْ بَيْنِي وَ بَينَ مَنْ قَتَلَ وَلَدِي).(۲)

قیامت کے دن حضرت زہراءؑ ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گی ......اور اپنے آپ کو زمین پر گرا دیں گی، کہیں گی: میرے اللہ، میرے مالک! میرے اور میرے اوپر ظلم کرنے والوں کے درمیان فیصلہ فرما۔ میرے اور میرے بیٹے کے قاتلوں کے درمیان حکم صادر فرما۔

قَالَ الصَّادِقُ : فَرَفَسَهَا بِرِجْلِهِ وَ كَانَتْ حَامِلَةٌ بِإِبن إِسْمه المحسن، فَأَسْقَطَتْ المُحسنَ مِنْ بَطْنِهَا. ثُمَّ لَطَمَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى

---

(۱) دلائل الامامہ: صفحہ ۲۴۲۔

(۱) عوالم: جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۱۔

قَرْطٍ فِیْ أُذنِهَا حِینَ نَقَفَتْ. (۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ثانی نے فاطمہؑ کو پاؤں سے ٹھوکریں ماریں در حالانکہ ان کا بیٹا (محسن علیہ السلام) ان کے شکم اطہر میں تھا۔ اس ضرب کی شدت سے آپؑ کا بیٹا سقط ہو گیا پھر اس نے آپؑ کے چہرہ اقدس پر ایسا طمانچہ مارا کہ گویا دیکھ رہا ہوں کہ اس کے کان سے گوشوارہ ٹوٹ گیا۔

فَدَخَلَ الثَّانِیْ عَلٰی الْأَول قَالَ له: ((قُمْ، فَقَدْ جَمَعْتُ لَکَ الْخَیْلَ وَ الرِّجَال)). فَخَرَجَا وَ خَرَجَ مَعَهُمَا الْمُغِیرَةُ بْنُ شَعبة، وَ جَمَعَ حَزمة مِنْ حَطبِ العَوسَج، وَ أَمَرَ بغیلان فَحَمَلَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ. ثُمَّ سَارُوا یُرِیْدُونَ مَنْزِلَ علیں. (۲)

اس نے بڑے میاں کے پاس آ کر کہا: اٹھو کہ میں تمہارے لئے لوگ اور گھوڑے جمع کر چکا ہوں۔ وہ دونوں مغیرہ کے ساتھ باہر آئے۔ اس نے کچھ عوسج کی لکڑیاں جمع کیں اور کہا کہ کانٹے وغیرہ بھی لائے جائیں اور ان کو اپنے کندھے پر لادا۔ پھر تمام لوگ علی علیہ السلام کے گھر جا پہنچے۔

---

(۱) الاختصاص: صفحہ ۱۸۵۔

(۲) الکوکب الدری: جلد ۱، ص ۱۹۴۔

قَالَ الصَّادِقُ علیه السلام:- ...... وَ أَخْذُ النَّارِ فِی خَشَبِ البَابِ، وَ إِدْخَالُ قُنفذ لَعْنَهُ الله یده یَرُومُ فتح البَابِ، وَ ضَرْبُ فلان لَهَا بِالسَّوْطِ عَلٰی عَضُدِهَا حَتّٰی صَارَ کالدملج الأَسْوَدِ، وَرَکْلُ البَابِ بِرِجْلِه حَتّٰی أَصَابَ بطنها و هِی حَامِلَةٌ بِالمُحْسنِ لِسِتَّةِ أَشْهرٍ وَ إِسْقَاطُهَا إِیَّاهُ، وَ هَجومُ فلان و قُنفذ وَ خَالِدُ بْن الوَلید، وَ صفقة خَدها حَتّٰی بَدا قِرطَاهَا تَحتَ خِمَارِهَا وَ هِیَ تَجْهَرُ بِالبُکَاءِ وَ تَقُولُ:

«وَا أبتاه! وَا رَسول الله! إِبْنَتُکَ فَاطمة تُکَذَّبُ وَ تُضرَبُ وَ یُقْتَلُ جِنِینٌ فِی بَطْنِهَا». وَ خُروج أَمِیرُ الْمُؤْمنین مِنْ دَاخلِ الدَّارِ مُحْمَرَ العَینِ حَاسراً حَتّٰی القٰی مَلاءَ تَهُ عَلیهَا وَ ضَمَّهَا إِلٰی صَدْرِهِ. وَ صَاحَ أَمِیرُ المومنین بِفِضَّةَ: «یَا فِضَّةُ! مَولَاتُکِ، فَاقْبِلِی مِنْهَا مَا تَقْبَلُهُ النِّسَاء، فَقَدْ جَاءَ هَا الْمَخَاضُ مِنَ الرَّفْسَةِ وَ رَدَّ البَابَ». فَاسقَطَتْ مُحسِناً. فَقَالَ أَمِیرُ المُومنین: إِنَّهُ لَاحِقٌ بِجَدِّهِ رَسولِ الله صلی الله علیه و آله فَیَشْکُو إِلَیْهِ. (۱)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: آگ دروازے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔ قنفذ ہاتھ سے زور لگا کر کھولنا چاہتا تھا۔ ثانی نے تازیانہ سے فاطمہؑ

---

(۱) بحار الانوار: جلد ۵۳، صفحہ ۱۹۔

کے بازو پر اتنا مارا کہ بازو پر سیاہ داغ پڑ گئے۔ لاتوں سے دروازے کو ایسا دھکا دیا کہ فاطمہ علیہا السلام کے شکم اطہر کو جا لگا۔ درحالانکہ چھ ماہ کا محسنؑ آپؑ کے شکم میں تھا۔ جس سے یہ بیٹا سقط ہو گیا۔

ثانی، قنفذ اور خالد گھر میں زبردستی گھس آئے۔ ثانی نے فاطمہؑ کے چہرے پر ایسا طمانچہ مارا کہ سر سے چادر ہٹ گئی اور گوشوارہ نمایاں ہو گیا درحالانکہ آپ بلند آواز سے گریہ وزاری کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں (بابا جان، اے رسولؐ خدا! ان لوگوں نے آپ کی بیٹی کو جھٹلایا، اسے مارا اور اس کے بچے کو شہید کیا)۔

فَلَكَزَ الثانی بِرِجْلِه عَلی البَابِ فَانْقَلعَ وَ أَصاب بِبَطنِهَا، فَسَقَطَ جنِينُهَا الْمُحسِنُ وَ مَرضَتْ مِنْ ذٰلكَ الضَّرْبِ إِلٰى أَنْ مَاتَتْ. فَأَخذَ سَيفَ خَالد بنِ الوَليد وَ ضَرَبَ بِالغلَافِ عَلٰى كتفِهَا ثَلاثاً حَتّٰى جرحه، وَ بَقِيَتْ تِلكَ الجرَاحَةُ عَلٰى كتفِهَا إِلٰى أَنْ مَاتَتْ. (۱)

اس نے لاتوں سے دروازے کو اس طرح ٹھوکریں ماریں کہ وہ اکھڑ کر فاطمہ زہراءؑ کے جا لگا جس سے آپؑ کا محسنؑ سقط ہو گیا اور یہی ضرب حضرت زہراءؑ کے لئے مرض الموت ثابت ہوئی۔ اس کے بعد ثانی نے خالد بن ولید کی تلوار لی اور اس کے نیام سے تین مرتبہ جناب زہراءؑ کو اس طرح مارا کہ زخمی کر

---

(۱) جنات الخلود: صفحہ ۱۹۔

دیا۔ یہ زخم بھی دنیا سے جاتے وقت تک ٹھیک نہیں ہوسکا۔

فَألجأها قُنفذ إلیٰ عَضادَةِ بَابِ بَیْتِهَا وَ دفعها فکسر ضِلعاً مِنْ جَنْبِهَا، فألقَتْ جنینها منْ بَطْنِهَا. فَلَمْ تَزِلْ صَاحبة فِرَاشٍ حَتّیٰ مَاتَتْ صلی الله علیها مِنْ ذٰلکَ شهیدة.(۱)

قنفذ نے حضرت زہراءؑ کو دروازے کے پیچھے کھڑا کر کے دروازے کو دبایا جس سے آپؑ کی ایک پسلی ٹوٹ گئی اور بچہ بھی سقط ہوگیا۔ اسی وجہ سے بستر بیماری سے شہادت تک نہ اٹھ سکیں۔

قَالَ الصَّادِقُ: إنَّ یومَ السَقِیفَةِ وَ إحْرَاقِ النَّار عَلیٰ بَابِ أمیرِ المُؤْمنین وَ الْحسن وَ الحُسیْنِ وَ فَاطِمَةَ وَ زَینَبَ وَ أُمِّ کَلْثُومٍ وَ فِضَّةَ علیهم السلام وَ قَتْلِ مُحسن علیه السلام بِالرفسَةِ، أعْظَمُ وَ أدْهیٰ وَ أمرُّ لِأنَّهُ أصلُ یومِ العَذَابِ.(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

روز سقیفہ حضرت امیر المومنینؑ، حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ، زینبؑ، ام کلثومؑ اور فضہؓ کے گھر کے دروازے کو جلانے اور حضرت محسن علیہ السلام کو پاؤں کی

---

(۱) بحار الانوار: جلد ۲۸، صفحہ ۲۶۹۔

(۲) نوائب الدھور جلد ۳، صفحہ ۱۵۷۔

ٹھوکروں سے شہید کرنے کا دن سب سے بڑی مصیبت کا دن ہے کیونکہ تمام مصائب کی بنیاد ہے۔

حضرت امام رضاؑ

قال الامام الرضاؑ: كَانَتْ لَنَا أُمٌّ صَالِحَةٌ، مَاتَتْ وَ هِيَ عَلَيهِمَا سَاخِطَةٌ، وَ لَمْ يَأْتِنَا بَعدَ مَوتِهَا خَبرٌ أَنها رَضِيَتْ عَنهُمَا. (۱)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

ہماری ماں زہراؑ نہایت ہی نیک سیرت تھیں دنیا سے رخصت ہوتے وقت ان دونوں سے ناراض تھیں۔ ان کی وفات کے بعد کسی نے نہیں کہا کہ وہ ان دونوں سے راضی تھیں۔

جناب اسماء

قَالَتْ أَسمَاء: فَما دَخَلْنَا الْبَيْتَ إِلَّا وَ قَد أَسقَطَتْ جِنِيناً سَمَّاهُ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه و آله محسناً. (۲)

جناب اسماء کا کہنا ہے:

---

(۱) الطرائف: صفحہ ۲۵۲۔

(۲) الکوکب الدری: جلد ۱، صفحہ ۱۹۴۔

ہم حضرت زہراؑ کے گھر اس وقت گئے جب آپ کا بچہ شہید ہو چکا تھا کہ جس کا نام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے محسنؑ رکھا تھا۔

جناب ابی بن کعب

قَالَ أُبی بن کعب: فَسَمِعْنَا صهيلَ الْخَيْلِ وَ قَعْقَعَةَ اللجمِ وَ إصْطِفَاقَ الاَسِنَّةِ، فَخَرَجْنَا مِنْ مَنَازِلَنَا مُشتَمِلِيْنَ بِأَرْدِيَّتِنَا مَعَ الْقَومِ، حَتّٰى وَأَفَوا مَنْزِلَ عَلیں فَوافوا الْبَابَ مُغلِقاً .فَتَقَدَّمَ الثَّانِیْ وَ رَفَسَ الْبَابَ بِرِجْلِهٖ وَ نَادٰى: ((يا عَلِي أُخْرُجْ! وَ لَقَدْ إِحتجبتَ فِیْ مَنْزِلِکَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِیْ بَکْر. أُخْرُجْ وَ الا أَحْرَقْنَا البيتَ بِالنَّارِ)).فَقَالَ أُبی بِنْ كَعْب: فَسَمِعْتُ رَنّة مِنْ وَرَاءِ الْبيتِ، فَالتفتُّ وَ إِذًا انا بِالطَّاهِرَةِ المَصُوْنة فاطمة الزهراء عليها السلام فَبَكَتْ .(۱)

اُبی ابن کعب کا کہنا ہے کہ ہم نے گھوڑوں کے ہنہنانے، ان کی لگاموں اور نیزوں کی آواز سنی۔ ہم اپنے لباس پہنے ہوئے گھر سے باہر آئے اور حملہ کرنے والوں کے ساتھ علی علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے۔ گھر کا دروازہ بند تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کو لات ماری اور کہا:

---

(۱) الکوکب الدری: جلد ا، ص ۱۹۴۔

اے علیؑ، باہر نکل!

ابوبکر کی بیعت سے بچنے کیلئے کیوں گھر میں چھپے بیٹھے ہو؟! باہر نکل ورنہ گھر کو آگ لگا دیں گے!

اُبی بن کعب کا کہنا ہے کہ میں نے دروازے کے پیچھے گریہ وزاری کی آواز سنی اور سمجھ گیا کہ یہ خاتون جنت کے گریہ کی صدا ہے۔

ثُمَّ جَعَلَ الثَّانِیُ یُعَالِجُ البَاب لِیحرقه، فَلَمَّا رَأَتْ علیها السلام إِصْرَارَ الْقَومِ عَلٰی ذٰلِکَ ...... فَتَحتُ لَهُم البَابَ وَ لا ذَتْ خلفه، فَعَصَرَ هَا الثانِی مَا بَیْنَ الحَائطِ وَ الْبَابِ حَتّٰی کَادَتْ رُوحهَا أَنْ تَخرجَ مِنْ شِدَّة العَصرَةِ، وَ نبع الدم مِنْ صَدْرِهَا وَ مِنْ جَنْبَیْهَا. فَدَخلَتْ إِلٰی دَارِهَا وَ نَادَتْ (یَا أَسماء وَ یَا فِضَّةُ وَ یَا فَلَانَةُ، تعالَیْنَ وَ تَعَاهَدْنَ مِنِّیْ مَا تَتَعَاهَدُ النِسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ أَسماء: فَمَا دَخلْنَا الْبَیْتَ إِلَّا وَقَدْ أَسْقَطَتْ جنِیناً سَمَّاهُ رَسُول الله صلی الله علی و آله محسناً. فَقَالَ الثَّانِیُ بِعَبْدِه قنفذ: (وَیْلَکَ إِضْرِبُهَا)!! وَ کَانَ بِیَدِهٖ سَوطٌ، فَجَعَلَ یَضرِبُهَا عَلٰی رَأْسِهَا وَالسَّوطُ یَلْتوِیُ بَیْنَ کَتفَیْهَا کَالدِملجِ وَ هِیَ تنادی: (أَلْمستعان وَأَلْمستغَات بِاللهِ وَ بِرَسولِه) ثُمَّ لَطَمَهَا الثَّانِیُ عَلی خدها لَطْمَةً حَتّٰی أَثَّرت فِیْ خَدِّهَا مِنْ وَرَاءِ

اُلخِمَارِ وَ سَقط القرط مِنْ أُذْنِهَا. (۱)

پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا کہ دروازے کو آگ لگائے۔ جناب زہراءؑ نے لوگوں کے اصرار پر دروازہ کھول دیا اور خود پناہ لینے کی غرض سے دروازے کے پیچھے ہو گئیں۔ اس نے آپؑ کو در و دیوار کے درمیان یوں زور سے دبایا کہ قریب تھا کہ آپ کی روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کر جائے اور آپ کے سینے اور پہلو سے خون جاری ہونے لگا۔ (اس ظلم کے بعد) حضرت فاطمہؑ گھر کے اندر تشریف لے گئیں اور آواز دی (اے اسماء، فضہ آیئے......اور جس چیز کیلئے عورت کو عورت کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلے میں میری مدد کرو)

جناب اسماء فرماتی ہیں: جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو حضرت زہراءؑ کا وہ بچہ سقط ہو چکا تھا کہ جس کا نام حضرت رسول گرامیؐ نے محسنؑ رکھا تھا۔ اس نے اپنے غلام (قنفذ) سے کہا: تجھ پر وائے ہو، فاطمہؑ کو مار! قنفذ کے ہاتھ میں جو تازیانہ تھا اسے اس نے حضرت کے سر مقدس پر دے مارا جو کہ آپؑ کے کندھوں کے درمیان جا لگا اور اس پر ورم ہو گیا۔

جبکہ اس وقت آپ کے لبوں پر صدا یہ تھی۔ خدا اور اس کے رسول کی پناہ چاہتی ہوں اور انہی سے مدد کی طالب ہوں۔ پھر ثانی نے حضرت زہراءؑ کے

---

(۱) الکوکب الدری: جلد ۱، صفحہ ۱۹۴۔

چہرے پر ایسا طمانچہ مارا کہ ہاتھ کا نشان چہرے پر نقش ہو گیا اور کان سے گوشوارہ بھی گر گیا۔

فَقَامَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام خَلْفَ الْبَابِ فَضَغَطَهَا خالد بن الوَلِيدِ فَصَاحَتْ، فَضَرَبَهَا قُنفذ عَلٰى ذراعها و هجموا البيت. (۱)

فاطمہ زہراءؑ دروازے کے پیچھے تشریف فرما تھیں۔ خالد بن ولید نے دروازے کو ایسا دبایا کہ آپ کی چیخ نکل گئی۔ قنفذ نے آپؑ کے بازو پر تازیانہ مارا اور تمام لوگوں نے گھر پر دھاوا بول دیا۔

حضرت مقداد

قَالَ الْمِقْدَادُ لِفُلَانٍ : خَرَجَتْ بِنْتُ رَسُولِ الله صلى الله عليه و آله مِنَ الدُّنيا وَ ظَهرُ هَا وَ جَنْبُهَا يَنْزِفَانِ بِالدَّم لِمَا ضَرَبْتُمُوهَا بِالْأَمْسِ وَ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنيَا وَ ظَهرهَا مُضَرَّجٌ بِدَمٍّ وَ هِيَ غير رَاضِيَةٍ عَنكُمَا. (۲)

جناب مقدادؒ نے اس سے کہا: دختر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ ان کی کمر اور پہلو سے خون جاری تھا، یہ خون

---

(۱) الکشکول فیما جری علیٰ آل الرسول: صفحہ ۸۳۔ (۱) کامل بہائی: جلد ۱، صفحہ ۳۱۲

ان ضربوں کی وجہ سے تھا جو چند دن پہلے تو نے انہیں لگائیں تھیں۔ دنیا سے جاتے وقت ان کی کمر خون آلودہ تھی اور تم دونوں سے ناراض تھیں۔

اعتراف جرم

قَالَ الطَّاغُوتُ ...... فَذَكَرْتُ أَحْقَادَ عَلِيٍّ وَ ولوعه فِيْ دِمَاءِ صَنَادِيْدِ الْعَرَبِ وَ كَيْدَ مُحَمَّدٍ وَ سِحْرَه ، فَرَكَلْتُ الْبَابَ وَ قَدْ أَلصقت أحشائها بِالْبَابِ تترسه. وَ سَمِعْتُهَا وَ قَدْ صَرَخَتْ صَرْخَةً حَسِبْتُهَا قَد جَعَلَتْ أَعْلَى الْمَدِيْنَة أَسْفَلَهَا ، وَ قَالَتْ (يَا أَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰكَذَا كَانَ يُفْعَلُ بِحَبِيْبَتِكَ وَ إِبْنَتِكَ ؟ آه يَا فِضَّةُ ! إِلَيكِ فَخُذِيْنِي فَقَدْ وَاللهِ قُتِلَ مَا فِيْ أَحْشَائِيْ مِن حَمْلٍ)!!! وَ سَمِعْتُهَا تَمْخَض وَ هِيَ مُسْتَنِدَةٌ إِلَى الْجِدَارِ ، فَدَفَعْتُ الْبَابَ وَ دَخَلْتُ(۱)

طاغوت کہتا ہے (جب میں فاطمہؑ کے گھر آیا) تو میں علیؑ کے متعلق دل میں کینہ رکھے ہوئے تھا اس کا بزرگان عرب کو تہہ و تیغ کرنا اور محمدؐ کا مکر وفریب اور سحر و جادو یاد کیا۔ اس لئے میں نے دروازے کو ٹھوکر ماری درحالانکہ فاطمہؑ بالکل ساتھ کھڑی بچہ کی حفاظت کر رہی تھی۔ فاطمہ نے ایسی فریاد بلند کی کہ میں سمجھا مدینہ

---

(۱) بحارالانوار: جلد ۸ (قدیم) صفحہ ۲۲۲۔

تہہ وبالا ہوگیا ہے اور آپؑ نے کہا: بابا جان! یا رسول اللہ آیا پہلے کبھی آپ کی حبیبہ اور بیٹی کے ساتھ ایسا سلوک ہوا ہے؟ آہ اے فضہ میری مدد کرو میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے۔ میں نے فاطمہؑ کے گریہ و نالہ اور آہ و بکا کی آواز سنی درحالانکہ آپؑ در و دیوار کا سہارا لئے ہوئے تھیں اس کے باوجود میں نے دروازے کو دھکا دیا اور اندر داخل ہو گیا!

قَالَ الْأَوَّلُ: إِنِّیْ لا آسی عَلی شَيْءٍ ... إِلَّا عَلٰی ثَلاثٍ فَعَلْتُهُنَّ وَ وَدَدْتُ أَنِّیْ تَرَكْتُهُنَّ ... فَوَدَدْتُ أَنِّی لَمْ أَكْشِفْ بَیْتَ فَاطمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَ إِنْ كَانُوا قَدْ غَلَقُوهُ عَلٰی الْحَرْبِ.(۱)

اس نے کہا: مجھے تین کام کے انجام دینے پر پچھتاوا ہے اور اے کاش میں ان کا مرتکب نہ ہوتا، ان میں سے ایک نے یہ کہا اے کہ کاش بغیر اجازت سیدہؑ کے گھر نہ گھستا اگرچہ جنگ کی نوبت ہی کیوں نہ آجاتی۔

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه و آله لَو كَانَ حَيًّا لَأَبَاحَ دَمَ مَنْ رَوَّعَ فَاطِمَةَ حَتّٰى أَلقَتْ ذَابَطْنِهَا.(۲)

اگر پیغمبر اکرمؐ زندہ ہوتے تو فاطمہؑ پر ایسا ظلم کرنے والوں کا خون مباح قرار دیتے کہ جس سے آپؑ کا محسن علیہ السلام شہید ہو گیا۔

---

(۱) تاریخ طبری ج ۳ ص ۴۳۰ (۱) شرح نہج البلاغہ ج ۱۴ ص ۱۹۳

آخری لمحات

حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

احتضار کے وقت حضرت فاطمہؑ نے اطراف پر ایک تند نگاہ ڈالی اور فرمایا:

السلام علیک یارسول اللہ؛

اے میرے اللہ مجھے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ محشور فرما۔

خدایا! مجھے اپنی بہشت اور اپنے جوار میں سکونت عنایت فرما۔

پھر حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔

میرے والد، اللہ کے فرشتے اور جبرائیل موجود ہیں۔ اور میرے والد مجھے فرما رہے ہیں کہ میرے پاس جلدی آ ؤ تا کہ یہاں تجھے کچھ سکون ملے۔(۱)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ وفات کی رات مجھ سے اس طرح گویا ہوئیں۔

اے چچازاد۔

ابھی جبرائیل سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ کہہ رہے ہیں کہ

---

(۱) دلائل الامہ ص ۴۴

خدا نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ تم بہت جلد بہشت میں اپنے باپ سے ملاقات کرنے والی ہو۔

پھر فرمایا: اے چچازاد

ابھی میکائیل نازل ہوئے ہیں اور اللہ کی طرف سے پیغام لائے ہیں۔

پھر آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا: چچازاد

خدا کی قسم! عزرائیل میری روح کے قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔

جناب سیدہؑ نے حضرت عزرائیل سے فرمایا۔

میری روح قبض کرلو۔ لیکن نرمی برتنا۔

آپ نے زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا۔

خدایا! تیری طرف آؤں، نہ کہ آگ کی طرف۔ انہی کلمات کے ساتھ آپ نے اپنی نازنین آنکھیں بند کرلیں اور اپنے ہاتھ پاؤں دراز کر لئے۔ اور خالق کو جان سپرد کردی۔

اسماء بنت عمیس نے جناب زہراؑ کی وفات کا واقعہ یوں بیان کیا ہے:

جب جناب فاطمہؑ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا!

میرے والد محترم کی وفات کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ

کافور لائے تھے۔آپؑ نے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ایک حصہ اپنے لیے رکھا تھا۔ایک حصہ حضرت علیؑ کے لیے اور ایک حصہ مجھے دیا تھا۔اور میں نے اسے فلاں جگہ رکھا ہے۔اب مجھے اس کی ضرورت ہے، اسے لے آؤ۔ جناب اسماء وہ کافور لے آئیں۔آپ نے وضو کیا۔اور جناب اسماء سے فرمایا۔

میرا نماز کا لباس لے آؤ۔اور خوشبو بھی لے آؤ۔ جناب اسماء لباس لے آئیں۔آپ نے وہ لباس پہنا۔اور خوشبو لگائی اور قبلہ رُخ ہو کر اپنے بستر پر لیٹ گئیں۔اور جناب اسماء سے فرمایا۔

میں کچھ دیر آرام کرتی ہوں۔تھوڑی دیر بعد مجھے آواز دینا۔اگر میں نے جواب نہ دیا تو سمجھ لینا کہ میں دنیا سے رخصت ہو گئی ہوں۔اور اس کی حضرت علیؑ کو بہت جلد اطلاع دے دینا۔

اسماء کہتی ہیں کہ میں نے تھوڑا سا صبر کیا اور پھر میں نے دروازے پر آ کر آواز دی، لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

میں آپ پر گر گئی۔آپ کو بوسے دیکر روتی رہی۔حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ نے آکر اپنی والدہ کی حالت پوچھی۔ میں نے عرض کی۔ اے میرے عزیزو۔تمہاری ماں دنیا سے چلی گئی ہے۔امام حسنؑ اور امام حسینؑ ماں کی میت پر گر گئے۔اور بوسہ دیتے اور رو رہے تھے۔

حضرت امام حسنؑ کہتے تھے۔اماں جان مجھ سے بات کیجئے۔

حضرت امام حسینؑ کہتے تھے اماں جان!

میں تیرا حسینؑ ہوں۔قبل اس کے میری روح پرواز کر جائے مجھ سے بات کیجئے۔

جناب زہراءؑ کے یتیم مسجد کی طرف دوڑے۔باپ کو ماں کی موت کی خبر دی۔جب آپؐ کو جناب زہراءؑ کی موت کی خبر ملی تو آپؐ نے غم واندوہ کی شدت سے بیتاب ہوکر فرمایا۔

اے دختر پیغمبرؐ، آپؑ میرے لیے تسلی کی جگہ تھیں۔اب آپؑ کے بعد کون مجھے تسلیاں دے گا۔(۱)

جناب زہراءؑ کے گھر سے رونے کی آواز بلند ہوئی۔اہل مدینہ کو پتہ چل گیا کہ حضرتؐ کی وفات کے بعد اہل بیتؑ کا پہلا جنازہ اٹھنے والا ہے۔پورے شہر سے رونے اور گریہ کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔لوگوں نے حضرت علیؑ کے گھر کا رخ کیا۔حضرت علیؑ بیٹھے رو رہے تھے۔

حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ آپ کے پاس بیٹھے گریہ کر رہے تھے۔جناب ام کلثومؑ رو کر بین کرتیں۔یا رسولؐ اللہ آپ کے جانے کے بعد

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۸۶

ماں بھی ہم سے روٹھ گئیں ہیں۔لوگوں نے گھر کے باہر اجتماع کیا ہوا تھا۔اور جنازہ باہر آنے کے منتظر تھے۔

جناب ابوذر گھر سے باہر نکلے۔اور کہا۔

لوگو! چلے جاؤ۔

جنازے کی تشیع میں دیر کردی گئی ہے۔(۱)

لیکن حضرت علیؑ نے اسماء کے ساتھ مل کر اسی رات جناب زہراءؑ کو غسل وکفن دیا۔ جناب زہراءؑ کے چھوٹے بچے جنازے کے اردگرد گریہ کررہے تھے۔

جب آپ غسل وکفن سے فارغ ہوگئے،تو آواز دی اے حسنؑ ،اے حسینؑ اے زینبؑ ،ام کلثوم آؤ ماں سے وادع کرلو۔ پھر ماں کو نہ دیکھ سکو گے۔ جناب زہراءؑ کے یتیم ،ماں کے جنازے پر گرے اور بوسے دیکر روتے رہے۔(۲)

نمازِ جنازہ پڑھی۔ جناب عباسؓ،جناب فضلؓ ،جناب مقدادؓ ،جناب سلمانؓ ،جناب ابوذرؓ ،جناب عمارؓ،حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ ،

---

(۱) بحارالانور ج ۴۳ ص ۱۹۲

(۲) بحارالانور ج ۴۳ ص ۱۷۹

جناب عقیلؓ ،جناب بریدہؓ ،جناب حزیفہؓ اور جناب ابن مسعودؓ تشیع جنازہ میں شریک ہوئے۔(۱)

جب آنکھیں سو رہی تھیں۔اندھیرے میں جنازہ اٹھا اور خاموشی سے دفن ہو گیا۔اور بہت جلد قبر پر مٹی ڈال دی گئی۔(۲)

---

(۱) بحارالانور ج ۴۳ ص ۱۸۳

(۲) بحارالانور ج ۴۳ ص ۱۹۲۔اور اس قسم کے مطالب اور مضامین کو ان کتابوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۳ ص ۳۵۹ مناقب ابن شہر اشوب ج۔۳ ذخائر العقبی تذکرۃ الخواص۔دلائل الامامتہ۔مناقب خوارزمی ص ۲۴۷ ۔ بحارالانوار ج ۴۳ ص ۹۲ ص ۱۴۵۔مناقب شہر ابن اشوب ج۔۳ ص ۳۴۹ بحارالانوار ج ۴۳ ص ۶٬۵ وافی کتاب النکاح ص ۱۷

مظلومیت زہراؑ اور معصومینؑ

حضرت رسول خداؐ

قال رسول الله و أما ابنتی فاطمه فانها سیدة نساء العالمین ، من الاولین والآخرین وهی بضعة منّی ، وهی نور عینی ، وهی ثمرة فؤادی ، وهی روحی الّتی بین جنبی ، وهی الحوراء الانسیه ، حتی قامت فی محرابها بین یدی ربها جلّ جلاله زهر نور ها لملائکة الاسماء کما یزهرنور الکواکب لأهل الارض . .

ویقول الله عزوجل لملائکته یا ملائکتی انظروا الی امتی فاطمه سیدة امائی قائمة بین یدی اشهدکم انی قد آمنت شیعتها من النار .

وانی لمّا رأیتها ذکرت ما بصنع بها بعدی کانی وقد دخل الذّل بیتها ، و انتهکت حرمتها ، وغصبت حقّها و منعت ارثها . وکسر جنبها ، واسقطت جیننها ، وهی تنادی ، یا محمداه ، فلاتجاب ، و تستغیث فلا تغاث ، فلا تزال بعدی محزونة ،

مکروبة ، باکیة،تتذکّر انقطاع الوحی عن بیتها مرّة ، وتتذکّر فراقی اُخری ،

ثم تری نفسها ذلیلة بعد أن کان فی ایّام ابیها عزیزةً تم یبتدئ الوجع فتمرض فبعث الله عزوجل الیها مریم بنت عمران تمرّضها وتؤسنها فی علّتها ، فتقول عند ذلک ، یاربِّ انّی قد سئمت الحیاة وتبرمت بُهل الدنیا، فألحقنی بأبی.

فتکون اوّل من یلحقتنی مناهل بیتی ، فتقدم علیّ محذونة، مکروبة، مغمومة، مغبوضة، مقتولة فأقول عند ذلک الّلهمّ العن من ظلمها ، وعاقب من غصبها ، وذل من اذلّها، وخلّد فی نارک من ضرب جنینها حتی ألقت ولدها ، فتقول الملائکة عند ذلک : آمین.

حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک میری لختِ جگر فاطمہ سلام اللہ علیہا کا تعلق ہے، یہ اولین و آخرین دونوں جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے میرے جگر کا ٹکڑا ہے، میری آنکھوں کا نور ہے، میرا میوۂ دل ہے میرے اندر موجود میری روح ہے، یہ انسانی شکل میں حور ہے۔ جب یہ خدا کے حضور محرابِ عبادت میں مناجات کرتی ہے تو آسمانی ملائکہ پر اس کا نور اس طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے

لئے ستارے چمکتے ہیں اس وقت بارگاہ خداوندی سے آواز آتی ہے۔اے میرے فرشتو! میری امت میں ، میری کنیزوں کی سردار فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھو، کس طرح میرے حضور عبادت میں مصروف ہے میں تمھیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اس کے شیعوں کو جہنم سے محفوظ رکھوں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

جب میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے بعد اس پر ہونے والے ظلم یاد آنے لگتے ہیں کہ میرے بعد اسکے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح اس کے گھر میں ذلّت وخواری کو داخل کیا گیا، اس کی بے حرمتی کی گئی، حق غصب کیا گیا، وراثت سے محروم کی گئی، پہلو ٹوٹ گیا، محسن شہید ہوگیا، یہ فریاد کر رہی ہوگی۔ یا محمداً، اے باباً...... لیکن کوئی جواب نہیں دیتا۔ یہ استغاثہ بلند کرتی ہے لیکن اسکا کوئی مددگار نہیں ہے۔

میرے بعد جتنا عرصہ بھی زندہ رہی ، محزون ، غمگین اور گریہ کرتی رہی۔ کبھی تو گھر سے وحی کے منقطع ہونے کو یاد کر کے روتی اور کبھی میرے فراق میں آنسو بہاتی اور کبھی یہ سوچ کر اشک بہاتی کہ میں اپنے بابا کی زندگی میں صاحب عزّت تھی لیکن آج مجھے ذلیل وخوار کیا جارہا ہے۔ کیوں!!؟۔

پھر میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ یہ درد سے تڑپ رہی ہے اور بستر بیماری

پر پڑی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مریم بنت عمران کو اس کی عیادت کیلئے بھیجتا ہے اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا اس حالت میں اس کی مونس بنی ہوئی ہیں اور یہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے خدایا زہراء سلام اللہ علیہا اس زندگی سے تھک گی ہے اہل دنیا سے تنگ آ چکی ہے، اب اسے باپ کے پاس بلا لے۔

حضرتؐ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ اہلبیت میں سب سے پہلے زہراء سلام اللہ علیہا مجھ سے ملحق ہوگی (اب وہ پہلے والی زہراء سلام اللہ علیہا نہ ہوگی بلکہ) میرے پاس محزون، غمگین، مغموم، مغصوب اور مقتول بن کر آئے گی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اب حضرت رسول خداؐ بارگاہ خداوندی میں دنوں ہاتھ بلند کر کے کہنے لگے۔

خدایا! اس پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کر اسکا حق غصب کرنے والوں کو دردناک عذاب دے اسکی بے حرمتی کرنے والوں کو ذلیل وخوار فرما جس نے اس کے پہلو پر اتنے تازیانے مارے کہ اسکا فرزند شہید ہو گیا، اسے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلا۔ آپ کی دعا کو سنکر ملائکہ نے بیک زبان کہا۔ آمین (یاربّ العالمین)(۱)

(۲) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

انک اول من یلحقنی من اهل بیتی و أنت سیدة نساء اهل الجنة وسترین بعدی ظلما وعیظاً حتی تضربی و سکیر ضلع

---

(۱) فرائد السمطین ج۲ ص۳۴، ۳۵

من أضلاعک لعن اللہ قاتللک ولعن اللہ الامر و الراضی والمعین والمظاھر علیک و ظالم بعلک وابنیک .(۱)

اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے، آپ مجھے آملیں گی۔آپؑ جنتی خواتین کی سردار ہیں۔میرے بعد بہت جلد آپؑ پر ظلم اور غیظ وغضب ہوگا۔آپؑ کو پیٹا جائے گا۔آپؑ کی پسلیاں توڑ دی جائیں گئیں۔اللہ آپؑ کے قاتل پر لعنت کرے۔اللہ (آپؑ پر ظلم کرنے کا) حکم دینے والے، اس پر راضی ہونے والے، اس کی مدد کرنے والے، اس پر خوش ہونے والے اور آپؑ کے شوہر اور بچوں پر ظلم کرنے والے پر لعنت کرے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

(۱) حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے دفن کے وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

اسلام علیک یارسول اللہ عنی وعن ابنتک النازلة فی جوارک و السریعة اللحاق بک قَلَّ یا رسول اللہ عن صفیتک

---

(۱) کتاب سلیم ۲/۹۰۷۔

صبری ورق عنها تجلدی الا ان لی فی انتأسی بعظم فرقتک فادح مصیبتک موضع تعز فلقد سدتک فی ملحودة قبرک فاضت بین نحری و صدر نفسک انا لللہ و انا الیہ راجعون. فلقد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة اما حزنی فسرمد واما لیلی فمسهد الی ان یختار اللہ لی دارک التی انت بها مقیم .ستتنبئک ابنتک بتضافر امتک علی هنمها فاحفها اسؤال واستخبرها الحال هذا ولم یطل العهد ولم یخل منک الذکر .(۱)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو آپ کے جوار میں اترنے والی اور آپ سے جلد ملحق ہو جانے والی بیٹی اور میری طرف سے سلام پہنچے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی برگزیدہ (بیٹی کی رحلت) سے میرا صبر و شکیبائی جاتا رہا۔ میری ہمت وتوانائی نے ساتھ چھوڑ دیا لیکن جب میں نے آپ کی فراق کے عظیم حادثے اور آپ کی رحلت کے جانکاہ صدمے پر صبر کر لیا تھا تو اب مجھے اس مصیبت پر بھی صبر وشکیبائی ہی سے کام لینا پڑے گا جبکہ میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تھا اور جب آپ کی روح نے پرواز کی تھی تو آپ کا سر میری گردن اور سینے کے درمیان تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۰ بحار الانوار ۴۳/ ۲۱۱ اصول کافی جلد اص ۵۲۱۔

اب یہ امانت بھی (آپ کو) پلٹائی جارہی ہے گروی رکھی ہوئی چیز چھڑالی گئی ہے۔ لیکن میرا غم بے پایاں اور راتیں بے خواب ہی رہیں گی یہاں تک کہ خدا میرے لئے بھی اس گھر کو منتخب فرمائے جس میں آپ رونق افروز ہیں۔ آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ کس طرح آپ کی امت نے ان پر ظلم ڈھائے آپ پورے طور پر ان سے پوچھیں اور تمام حال و احوال دریافت کریں کتنی مصیبتیں اس پر بیت گئیں حالانکہ آپ کو گزرے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا اور نہ ہی آپ کے تزکروں سے زبانیں بند ہوئی تھیں۔

(۲) آبان کہتے ہیں کہ میں مسجد النبی میں گیا وہاں حضرت سلمانؓ، ابوذرؓ، محمد بن ابی بکرؓ، عمر ابن ابی سلمہؓ، قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہؓ اور تمام بنی ہاشم تشریف فرما تھے جناب عباسؓ نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا آپ کا کیا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ نے قنفذ کو مالیات کیوں معاف کردیئے ہیں جبکہ باقی لوگوں سے وصول کئے گئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے اطراف میں نگاہ ڈالی، آپکی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور سرد آہ لے کر فرمایا۔ یہ اسے حضرت زہراء کو تازیانے مارنے کا انعام ملا ہے اس ظالم نے ایسے تازیانے مارے تھے کہ جب بی بیؑ کی وفات ہوئی تو اس وقت بھی ان کے بازو پر تازیانے کے نشان موجود تھے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار جلد ۳۰ ص ۳۰۲، ۳۰۳، کتاب سلیم جلد ۲ ص ۶۷۴، علوالم العلوم جلد ۱۱ ص ۴۱۳۔

(۳) حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت عمر کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یہ وہ آگ ہے جس سے تم میرا گھر جلانے آئے ہو، تا کہ میں، دختر پیغمبر فاطمہ، میرے بچے، حسنؑ، حسینؑ، زینبؑ اور ام کلثومؑ کو جلا ڈالے۔(۱)

حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا۔

دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے خود پر گزرنے والے واقعات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ قنفذ کو عمر ابن خطاب اور خالد بن ولید نے ہمارے گھر بھیجا کہ میرے چچازاد علی علیہ السلام کو بیعت کے لئے سقیفہ بنی ساعدہ بلالائے حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں، قرآن کی جمع آوری اور اسی ہزار درہم کی ادائیگی جیسی وصیتوں کے حوالے سے گھر سے نہیں نکل سکتے تھے۔ انہوں نے میرے گھر کے باہر لکڑیوں کا انبار جمع کر لیا اور آگ اٹھالائے۔ تا کہ میرا گھر جلا ڈالیں۔ میں دروازے کے پیچھے آ کر انہیں اپنے باپؐ اور خدا کی قسمیں دیتی رہی کہ ہماری جان چھوڑ دیں۔ اور ہماری مدد کریں۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کے غلام قنفذ کے ہاتھ سے تازیانہ لے کر میرے بازو پر مارنے لگا۔ اور وہ

---

(۱) ہدایۃ الکبری ص ۱۶۳، فرع ہای زہراء ص ۳۸۱۔

تازیانہ میرے بازو کیساتھ لپٹ گیا۔ عمر نے جلتے دروازے کو پاؤں مارا۔ اور میری طرف دروازے کو دبا دیا۔ میں اسوقت حاملہ تھی اور منہ کے بل زمین پر گر پڑی۔

آگ کے شعلوں کی تپش میرے چہرے کو محسوس ہونے لگی عمر نے میرے چہرے پر اتنا زوردار تماچہ مارا کہ میرا گوشوارہ زمین پر جا گرا اور مجھے دردِ زہ شروع ہوگیا یہاں تک کہ محسن بے گناہ قتل ہوگیا۔

اوراب یہ امت میری نماز جنازہ پڑھنے کی خواہش مند بھی ہے!!؟ نہیں ہرگز نہیں۔ خدا اور سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان سے بیزار ہیں اور میں بھی ان سے برأت کرتی ہوں۔(۱)

(۲) جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے بابا کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتی ہیں۔

صبت علیّ مصائب لو انها .

صبّت علی الایّام صرن لیالیاً .

والیوم اخشع للذلیل واتقی .

ضیمی وادفع ظالمی بردائیاً .

جو مصائب مجھ پر ڈھائے گئے اگر دنوں پر ڈھائے جاتے تو وہ تاریک

---

(۱) بحارالانوار جلد ۳۰ ص ۳۴۸ و ۳۴۹ نقل از ارشاد القلوب دیلمی۔

راتوں میں بدل جاتے آج میں (یا تو) میں ذلیل لوگوں کے سامنے تسلیم ہو جاؤں (یا) اپنی ردا سے ظالموں کے ظلم و ستم کا دفاع کروں۔(۱)

حضرت امام حسن علیہ السلام

حضرت امام حسن علیہ السلام مغیر بن شعبۃ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

أنت ضربت فاطمة بنت رسول الله حتى ادميتها و ألقت ما في بطنها استذلا لأمنک لرسول الله و مخالفته منک لأمره وانتها کالحرمته وقد قال رسول الله ، انت سيدة نساء اهل الجنة والله مصيّرک الى النار .

تم لوگوں نے ہی حضرت رسولؐ خدا کی لخت جگر کو مارا پیٹا تھا وہ لہولہان ہو گئیں تھیں اوران کا بچہ سقط ہو گیا تھا ایسا کر کے تم نے ہی رسولؐ خدا کی تحقیر کی ہے ،ان کے احکام کی مخالفت کی ہے اوران کی ہتک حرمت کی ہے۔حالانکہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا تھا۔اے فاطمہ تو بہشتی عورتوں کی سردار ہے۔بہر حال اللہ تجھے واصل جہنم کرے گا۔

---

(۱) مناقب آل ابی طالب ج ۱ص ۲۹۹ بحوالہ رن ہای زہراء ص ۳۸۵۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

جب حضرت رسول خدا کی رحلت ہوئی تو حضرت ابو بکر کی بیعت کی جانے لگی اور حضرت علی علیہ السلام نے بیعت سے انکار کر دیا تو حضرت عمر نے کہا آپ اس شخص کے پاس کسی کو کیوں نہیں بھیجتے تا کہ وہ بھی آپ کی بیعت کرے۔ ابوحمزہ ثمالی حضرت العابدین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا۔

اذن أكون عبدالله واخو رسوله وقالو بايع ، فالتفت على إلى قبر النبى فقال يابن امّ ان القوم استصعفونى وكادوا يقتلوننى فرجع يومئذ ولم يبايع .

بہر حال خدا کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی کو لایا گیا اور ان سے کہا گیا بیعت کرو تو حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے ہیں اے ماں جائے! قوم نے مجھے کمزور کرنے کی سعی کی اور قریب تھا کہ مجھے قتل ڈالتے بہر حال آپ بیعت کئے بغیر ہی وہاں سے پلٹ آئے۔(۱)

---

(۱) مثالب النواصب ص ۱۳۹۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

(۱) حضرت رسول خدا کی وفات کے بعد لوگوں نے زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر داخل ہو کر نجانے کیا کچھ نہیں کیا آپ کے چچا زاد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو باہر لے گئے اس شخص نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر اس قدر ظلم کیا کہ آپ کا بچہ سقط ہو گیا حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی بیماری اور رحلت کی اصل وجہ بھی یہی تھی۔(۱)

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

یقوم قائمنا......تم سحر قهمابالحطب الذی جمعاة لیحرقا به علیاً وفاطمة والحسن والحسین وذلک الحطب عندنانتوارثة

جب حضرت قائم آل محمد ﴿عج﴾ تشریف لائیں گے تو انہی لکڑیوں کے ساتھ انہیں جلا کر راکھ کر دیں، جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو جلانے کیلئے لکڑیاں جمع کیں تھیں۔ یہ لکڑیاں ہمارے پاس ہیں۔ اور ہم انہیں بطور ارث پاتے ہیں۔(۲)

---

(۱) دلائل امامۃ ص ۲۶، ۲۷، عوالم العالم جلد ۱۱ ص ۵۰۴۔

(۲) دلائل امامۃ ص ۲۴۲ حدیث نمبر ۴۵۵۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب حضرت رسولؐ خدا معراج پر تشریف لے گئے تو انہیں کہا گیا کہ خداوند متعال آپ کا تین چیزوں سے امتحان لے گا...... ۔ جہاں تک تیری لخت جگر کا تعلق ہے اس پر ظلم ہوگا، جو حق تو نے اسے دیا تھا وہ غصب کرلیا جائے گا حمل کی حالت میں اسے پیٹا جائے گا۔ اجازت کے بغیر اسکے گھر میں داخل ہوکر اس کی ہتک حرمت کریں گے۔ اسے ذلیل خوار کرنے کی کوشش کی جائے گی اور انہیں کوئی روکنے والا بھی نہ ہوگا دشمن کی ضربت سے اسکا بچہ سقط ہوجائیگا۔ اور وہ اسی ضربت کی وجہ سے ہی دار اجل کی طرف لبیک کہہ جائیں گئیں قیامت والے دن سب سے پہلے جس کے لئے عدالت الٰہی حکم سنائے گی وہ حضرت محسن بن علی علیہ السلام ہونگے سب سے پہلے ان کے قاتل، پھر قنفذ اور پھر اس کے ساتھیوں کو لایا جائے گا۔ (۱)

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

---

(۱) کامل الزیارات ص ۳۳۲ تا ۳۳۵، عوالم العالم جلد ۱۱ ص ۳۹۸، جلاء العیون جلد ۱ ص ۱۸۶ تا ص ۱۸۶ بحوالہ رنج ہائی زہراء

وكـان سبب وفـاتهـا : ان قـنـفذ مولى عمر لكز ها بنعل السيف بـأمره ، فأسقطت محسناًمعرضت من ذلك قرضاً شديداً ولـم تـدع أحـداًمـن آذاهـا يـدخـل عليهـا.وكـان الرجلان من اصحاب النبى سئالا امير المؤمنين أن يشفع لهما إليهما فلما دخل عـليهـا مالا لها كيف انت يا بنت رسول الله ؟ قالت بخير الحمد لله ثـم قـالـت لهـما ما سمعتما النبى يقول فاطمة بضعته منى ، ممن آزاهـا فـقد آذاني ومن آذاني فقد آذبى الله !؟ قالا بلى قالت فو الله لقد آذيتماني ، قال فخر جامن عندها وهى ساخطته عليهما .

آپ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ حضرت عمر کے غلام نے اپنے آقاؤں کے حکم سے بی بی علیہا السلام کو تلوار کی نیام سے مارا تھا جس کی وجہ سے محسن علیہ السلام اسقط ہو گئے اور آپؑ شدید مریض ہو گئیں اور آپؑ نے اذیت دینے والوں میں سے کسی کو بھی اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔

اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے دو حضرات نے آ کر حضرت امیر علیہ السلام سے گزارش کی کہ ہمیں ان کے پاس لے چلیں جب یہ ان کے پاس گئے تو پوچھا اے لخت جگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی حالت کیسی ہے؟ فرمایا الحمد للہ بہتر ہوں۔ پھر انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا تم نے حضرت رسول خدا کا یہ فرمان نہیں سنا ہے کہ فاطمہؑ

میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی کہنے لگے سنا ہے۔ بی بی نے فرمایا:

خدا کی قسم تم دونوں نے مجھے اذیت دی ہے جب یہ دونوں وہاں سے اٹھ کر باہر نکلے تو بی بی سلام اللہ علیہا ان پر شدید ناراض تھیں۔ (۱)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

(۱) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے احتضار کی حالت مین اپنے یار و انصار کو بلا کر ارشاد فرمایا۔ اے میرے یار و انصار! وقت جدائی نزدیک آن پہنچا ہے ...... جان لو فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دروازہ میرا دروازہ ہے، اسکا گھر، میرا گھر ہے جو بھی اس گھر کی بے حرمتی کرے گا یقیناً اس نے خدا کی بے حرمتی کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بہت دیر تک روتے رہے اور گفتگو کا تسلسل ٹوٹ گیا اور پھر کچھ دیر کے بعد ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم خدا کی بے حرمتی کی گئی، خدا کی قسم خدا کی ہتک عزت ہوئی ہے۔ خدا کی قسم خدا کی حرمت کا خیال نہ کیا گیا۔ (۲)

---

(۱) بحار الانوار جلد ۴۳ ص ۱۷۰، ۱۷۱، دلائل امامۃ ص ۴۵ عوالم العالم جلد ۱۱ ص ۴۰۵ تا ۴۱۱۔

(۲) بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۴۷۶، ۴۷۷۔

(۲) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ان جدتی فاطمة، صديقة و شهيدة.

میری دادی، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا صدیقہ وشہیدہ ہیں۔(۱)

حضرت امام رضا علیہ السلام

(۱) راوی کہتے ہیں کہ ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ سجدہ شکر میں تھے آپ نے ایک طویل سجدہ دیا جب سجدے سے سر اٹھایا تو ہم نے پوچھا آقا بہت طویل سجدہ تھا!؟

فرمایا جو سجدے میں اس دعا کو پڑھے گا، اسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں جنگ بدر میں تیر اندازی کرنے والے کا ثواب ملے گا انہوں نے کہا ہم اسے لکھنا چاہتے ہیں فرمایا لکھو جب بھی سجدہ شکر بجالانا چاہو تو یہ دعا پڑھو ......(اس دعا کا ایک جملہ یہ تھا) ان دونوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا اور فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا۔

---

(۱) کافی جلد۱ ص ۴۱۸، عوالم العالم جلد۱ ص ۲۶۰۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

راوی کہتا ہے کہ ہم لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں موجود تھے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے اس وقت انکی عمر چار سال سے بھی کم تھی وہ اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر طولانی فکر میں مشغول ہو جاتے حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان سے فرمایا آپ اتنی طویل فکر میں کیوں ڈوبے ہوئے ہیں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا۔

فیما صنع بأمی فاطمہ . اما واللہ لاخرجنھما ، تم لأحرقنھما .

میں اس ظلم کے متعلق فکر کر رہا ہوں جو میری ماں زہراء سلام اللہ علیہا کے ساتھ روا رکھا گیا خدا کی قسم میں ان دونوں کو نکال کر جلا ڈالوں گا......۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

(۱) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اللھم صل علی الصدیقة فاطمة الزکیة ، حبیبته حبیبک و نبیئک وام احبائک و اصفیائک ، التی انتجبتنھا و فضلیتھا و

اختر تھا علی نساء العالمین اللھم کن الطالب لحمھامن اظلمھا و استخف بحقھا و کن الثائر اللھم بدم اولادھا ، اللھم و کما جعلتھا ام ائمۃ الھدیٰ وجلیلۃ صاحب اللوّاء و الکریمۃ عند الملاء الأعلی فصل علیھا و وعلی امھا خدیجۃ الکبریٰ.

پروردگارا تو اپنی صدیقہ و زکیہ فاطمہؑ پر درود بھیج ۔ وہ تیرے نبیؐ اور حبیب کی حبیبہ ہیں ۔ تیرے محبوبؑ اور منتخب آئمہ کی ماں ہیں ۔ جنھیں تو نے کائنات کی عورتوں سے چنا، انتخاب کیا اور فضائل سے نوازا خدایا اس پر ظلم کرنے والوں کی شکایت تجھ سے کرتے ہیں اس کا حق کھانے والوں سے بدلہ لینے کی تجھ سے خواہش کرتے ہیں ۔

پروردگارا! اس کی اولاد کے خون کا تو ہی بدلہ لے پروردگارا جس طرح تو نے ائمہ ہدیٰ کی والدہؑ ، صاحب لواء الحمد کی جلیلہؑ اور ملاء اعلی کی کریمہؑ پر درودو سلام بھیجا ہے اس طرح ان کی والدہ معظّمہ حضرت خدیجۃ الکبری پر بھی درودوسلام بھیج ۔ (۱)

(۲) ابن ابی العلاء ہمدانی اور یحیٰ بن محمد بن حوتج کے درمیان ابن خطاب کے متعلق جھگڑا ہو گیا فیصلے کیلئے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اصحابی احمد

(۱) مصباح المتھجد ص ۶۰۱ ، بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۴۷ (تھوڑے سے اختلاف کیساتھ)

بن اسحاق قمی کے پاس آئے۔

انہوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک طویل حدیث سنائی جسے حضرت نے اپنے آباواجداد سے سنا تھا کہ حذیفہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا تھا کہ

میری وفات کے بعد فاطمہؑ کیساتھ کیا کیا ظلم نہیں ہوگا!!؟

سب کچھ تفصیل کیساتھ بیان کیا (اس میں ایک جملہ یہ تھا کہ) وحی اترنے والے گھر میں آگ لگادی گئی۔ زکیہ کے منہ پر تماچے مارے گئے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار جلد ۹۵ ص ۳۵۱ تا ۳۵۴، رنج ہای زہراء ص ۴۰۴۔

بزرگان اہل سنت اور مظلومیت زہراء

(۱) موسیٰ بن عقبہ (متوفی ۱۴۱)

فد خلا بيت فاطمة بنت محمد رسول ومعهما اسلاح فجاء هما عمر بن خطاب. (۱)

وہ حضرت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر گھس گے، ان کے پاس اسلحہ تھا، اور عمر ابن خطاب بھی ان کے ساتھ ہی آیا تھا۔

(۲) ابوالحسن علی علی بن محمد بن سلیمان نوفلی (متوفی ۲۰۴ یا ۲۰۶)

جمع لهم الحطب لإحراقهم. (۲)

انہیں جلانے کے لیئے لکڑیاں جمع کر لی گئیں۔

(۳) محمد بن عمر الواقدی (متوفی ۲۰۷)

فصاح عمر : أخرجوا، او لتحر قنّها عليكم. (۳)

عمر نے چیخ کر کہا، جلدی باہر نکلو وگرنہ جلا کر رکھ دیں گے۔

---

(۱) المغازی (۲) کتاب الاخبار۔ (۳) کتاب سقیفہ۔

(۴) نصر بن مزاحم المنقری (متوفی ۲۱۲)

تقاد الی کل منهم کما یقاد الفحل المخشوش .(۱)

انہیں اس طرح ہانک کر لایا گیا جیسے بیل کو نکیل ڈال کر ہانکا جاتا ہے۔

(۵) حافظ ابو عبید القاسم بن سلام بن عبداللہ (متوفی ۲۲۶)

(۶) حافظ سعید بن منصور (متوفی ۲۲۷)

قال ابو بکر حال احتضاره : انی لا آسی علی شیء من الدنیا . الا علی ثلاث فعلتها .. فوددت انی لم اکشف بیت فاطمة.

حالت احتضار میں ابو بکر کہنے لگے تین کاموں کے علاوہ میں دنیا میں کسی کام سے مایوس اور پریشان نہیں ہوں...... کاش جناب زہراء کے گھر کی تفتیش نہ کی ہوتی۔

(۷) ابو بکر عبداللہ بن أبی شیبۃ (متوفی ۲۳۵)

(۸) عثمان بن أبی شیبۃ (متوفی ۲۳۹)

عمر بن خطاب دخل علی بیت فاطمه فقال ...... و أیم اللہ

---

(۱) واقعہ صفین: ص ۸۷

ما ذا بما نعی إن اجتمع هؤلاء النفر عندک أن آمر بهم ان یحرق علهیم البیت . (۱)

حضرت عمر غصّے کی حالت میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر داخل ہو گئے اور قسمیں کھا کر کہنے لگے۔ میں اس گھر میں جمع ہونے والے تمام لوگوں کو جلا کر راکھ کر دینے کا حکم نامہ جاری کرتا ہوں۔ کوئی ہے جو مجھے روکے!!؟

(۹) حمید بن زنجویہ (متوفی ۲۵۱)

قال ابو بکر : فوددت انی کم اکتف بیت فاطمه عن شئی ان کانوا أغلقوه علی الحرب .

مرتے وقت حضرت ابو بکر نے کہا۔ کاش میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر ہنگامہ کھڑا نہ کرتا خواہ وہ مجھ سے لڑنے کیلئے اعلان جنگ ہی کیوں نہ کرتیں۔

(۱۰) ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری (متوفی ۲۷۶)

دعا بالحطب وقال: والذی نفس عمر بیده لتخرجن أو لأحرقنّها عل یمن فیها ، فقیل له یا أبا حفص! إن فیها فاطمه قال وإن

حضرت عمر نے لکڑیاں منگوا کر کہا مجھے اسکی قسم جسکے قبضے میں عمر کی جان

(۱) المصنف ۱۴/ ۲۶۷۔

ہے، باہر نکلو! وگرنہ میں گھر والوں سمیت گھر جلا ڈالوں گا۔ اسے کہا گیا، عمر! اس گھر میں تو فاطمہ سلام اللہ علیہا رہتی ہیں، عمر نے کہا، رہتی ہیں تو رہتی رہیں!!؟

قام عمر ، فمشى معه جماعة ، حتى اتوا باب فاطمة ، فتما سمعت اصواتهم نأدت بأعلى صوتها يا أبتِ ، يا رسول الله ماذا لقينا بعدک من ابن الخطاب و ابن أبى قحافة !!؟

حضرت عمر ایک گروہ کو لے کر اٹھ کھڑے ہوئے، اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے دروازے تک آپہنچے۔ جب بی بی سلام اللہ علیہا نے ان کی آوازیں سنیں تو بلند آواز سے پکار کر کہا۔ اے بابا، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تیرے جانے کے بعد ابن خطاب اور ابن ابی قحافہ نے ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا!!؟۔ (۱)

(۱۱) احمد بن یحییٰ بلاذری۔ (متوفی ۲۸۹)

جاء عمر فت لقته فاطمه على الباب ، فقالت الفاطمة . یابن خطاب أتراک محرّقاً عَلیّ بابى ؟! قال نعم

جناب عمر۔ سیدہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر آئے تو سیدہ سلام اللہ علیہا نے پوچھا اے ابن خطاب کیا تو میرا گھر جلانے آیا ہے؟ کہا، جی ہاں۔

(۱) الامامۃ والسیاسیۃ ص ۱۷ تا ۲۰۔

(۱۲) یعقوبی (متوفی ۲۹۲)

فأتوا فی جماعة حتی هجموا الدار و خرج علی و داخلوا الدار ، فخرجت فاطمه فقالت و الله لتخرجن أو لأكشفن شعری و لأعجنّ الی الله. (۱)

وہ ایک گروہ کیساتھ آئے اور گھر کے اردگرد ہجوم کرلیا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام کو گھر سے باہر نکالا اور خود گھر میں گھس گئے جناب زہراء سلام اللہ علیہا باہر آکر التجا کرنے لگیں خدا کی قسم اگر تم میرے گھر سے باہر نہ نکلے تو میں بال کھول لوں گی اور بارگاہ خداوندی میں بدعا کروں گیئں۔

(۱۳) محمد بن جریر طبری (متوفی ۳۱۰)

قال عمر و الله لأحرقن عليكم أو لتخرجن إلى البيعة. (۲)

عمر نے کہا: بیعت کیلیئے باہر نکلو۔ وگرنہ جلاڈالوں گا۔

(۱۴) احمد بن اعثم کوفی (متوفی ۳۱۴)

فقالوا بعلی بایع ، فقال ، إن أنالم افعل فهه ؟ قالوا إذا و الله

---

(۱) یعقوبی، ۱۲۶/۲۔

(۲) تاریخ طبری ۲۰۲/۳۔

الذی لا الہ الا ھو نضرب عنقک إذا تقتلون عبدﷲ و أخا رسولہٗ

انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا بیعت کرو تو حضرت نے فرمایا۔ یہ کام مجھ سے ہونے کا نہیں!؟ انہوں نے کہا اس خدا کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم تمھادی گردن اڑا دیں گے فرمایا۔ (تعجب ہے) اب تم اللہ کے بندے اور رسولؐ خدا کے بھائی کو قتل کردو گے!!؟۔ پھر آپ حضرت رسولؐ خدا کی قبر کے پاس آئے اور قبر سے لپٹ کر، گریہ کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ یابن ام إن القوم الستضعفونی و کادوا ویقتلوننی. ماں جائے۔ یہ قوم مجھے کمزور کرنا چاہتی ہے، قریب تھا کہ مجھے قتل کرڈالتے۔

(۱۵) ابوبکر احمد بن عبدالعزیز جوہری (متوفی ۳۲۳)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔

یا أبابکر ! ما أسرع ما أعزتم علی اھل بیت رسول ﷲ وﷲ لا اکلم عمر حتی ألقی ﷲ.

اے ابوبکر! تجھے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ زیادتی کرنے کی کیا جلدی تھی!؟ خدا کی قسم میں مرنے تک عمر سے بات نہ کروں گی۔

---

(۱) شرح نہج البلاغہ ۴۹/۶۔

(۱۶) ابن عبدربہ الاندلسی (متوفی ۳۲۸)

الذین تخلّفوا عن بیعة ابی بکر: علی والعباس والزبیر فقعدوا فی بیت فاطمه حتی لعث الیهْ ابو بکر عمر ابن الخطاب لیخرجهم من بیت فاطمه وقال له إن أبوا فقاتلهم فأقبل بقبس من نار علی ان یضرم علیهم الدار فلقیته فاطمة فقالت یابن الخطاب !؟ جئت لتحرق دارنا؟ قال نعم .(۱)

حضرت ابوبکر کی بیعت کا انکار کرنے والے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زبیر تھے۔ یہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر نے عمر ابن خطاب کو بھیجا کہ انہیں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے باہر نکالے اور اسے کہا کہ اگر یہ انکار کریں تو قتل کر دینا۔ عمر صاحب گھر جلانے کیلئے سلگتی ہوئی آگ اٹھالائے جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے سامنا ہوا تو بی بی سلام اللہ علیہا نے کہا اے ابن خطاب کیا تو ہمارا گھر جلانے آیا ہے!؟ کہنے لگا جی ہاں۔

(۱۷) حثیمہ بن سلیمان الاطرابلسی (متوفی ۳۴۳)

ان کی بیان کردہ روایات کو شمار ۵، ۶، اور ۹ پر ذکر کیا جا چکا ہے۔

---

(۱) عقد القرید ۴/۲۴۲۔

(۱۸)علی بن حسین مسعودی (متوفی ۳۴۶)

انکی بیان کردہ روایات نمبر شمارہ ۲،۵،۶،اور ۹ پر بیان ہوچکی ہیں۔

(۱۹)مطہّر بن طاہر المقدسی (متوفی ۳۵۵)

جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخت سفر باندھ چکے تو اس قوم کا نظام درہم برہم ہوگیا، اتفاق افتراق میں تبدیل ہوگیا، محبت کی رسی ٹوٹ گئی، انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں بھاگم بھاگ پہنچے اور چیخنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے بنے گا اور دوسرا تم میں سے۔ حضرت علی علیہ السلام، طلحہ اور زبیر انہیں چھوڑ کر جناب سیدہ ؑ کے گھر آ گئے جب ابوبکر صاحب ان لوگوں کے پاس آئے تو وہ لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل وکفن سے فارغ ہو چکے تھے۔(۱)

دوسری جگہ جناب مقدسی حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کا تزکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔وولدت محسنا وھو الذی تزعم الشیعة أنھا اسقطئه من ضربة عمر.(۲)

آپ کے ہاں محسن علیہ السلام کی ولادت بھی ہوئی، یہ وہی محسن ہے جنکے متعلق شیعہ کہتے ہیں کہ عمر کی ضربت سے سقط ہوا تھا۔

---

(۱)البدء والتاریخ ۱۵۱/۵۔ (۲)البداء التاریخ ۲۰/۵

(۲۰) حافظ طبرانی (متوفی ۳۶۰)

آپ کی بیان کردہ احادیث نمبر شمار ۵، ۶، ۹ پر مزکور ہیں۔

(۲۱) ابن جزابہ (متوفی ۳۹۱)

قال زيد بن اسلم : كنت ممن حمل الحطب مع عمر الى باب فاطمه فقال عمر لفاطمه: اخرجى من فى البيت وإلا احرقتة ومن منه .قال فى البيت على و الحسن والحسين و جماعة من اصحاب ؟ فقالت فاطمه أفتحرق على وولدى؟ فقال اى والله. (۱)

زید بن اسلم (ملعون) کہتا ہے کہ میں بھی حضرت عمر کیساتھ جناب فاطمہؑ کی دروازے پر لکڑیاں اٹھا کر جانے والوں میں شامل تھا۔ عمر نے حضرت فاطمہؑ سے کہا جو بھی گھر میں ہے اسے باہر نکال دو وگرنہ سب کو جلا ڈالوں گا کہنے والے نے کہا اس گھر میں حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ اور اصحاب نبیؐ خدا سے چند افراد موجود ہیں حضرت فاطمۃ الزہراءؑ نے فرمایا کیا تو حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو بھی جلا ڈالے گا تو عمر کہنے لگا خدا کی قسم میں انہیں بھی جلا ڈالوں گا۔

---

(۱) کتاب الغرر، احقاق الحق ۲/ ۳۷۷

(۲۲) قاضی ابوالحسن عبدالجبار اسد آبادی (متوفی ۴۱۵)

کسی نے قاضی ابوالحسن سے کہا۔ اصحاب کی بیعت اور پیروی ثابت شدہ امور سے ہے کیونکہ (اگر بعض لوگ خاموش رہے ہیں تو) خاموش رہنے والوں کی خاموشی انکی رضا ورغبت پر دلالت کرتی ہے لہذا یہ اجماع ہی کی ایک قسم ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا

نحن لانسلم ذلک فمعلوم ان علیا لما امتنع عن البیعة هجموا علی دار فاطمة ، وکذلک فإن عمارا ضرب ، وإن زبیر کسر سفید و سلمان استسخف به کلیف یدعی الاجماع مع هذا کلّه و کیف یجعل سکوت من سکت دلیلاً علی الرضی ؟

ہم اسے نہیں مانتے۔ ظاہر ہے جب حضرت علی علیہ السلام نے بیعت کرنے سے انکار کیا تو ان لوگوں نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر ہجوم کرلیا جناب عمار کو مارا پیٹا گیا، جناب زبیر کی تلوار توڑ دی گئی جناب سلمان کی توہین کی گئی ...... ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے اجماع کا دعویٰ کیسا !!!؟ اور خاموش رہنے والوں کی خاموشی کو کس طرح رضا ورغبت کی دلیل بنایا جاسکتا ہے !!!؟ (۱)

---

(۱) شرح اصول خمسہ ص ۷۵۶۔

(۲۳)ابن عبدالبر (متوفی ۴۳۶)

آپ کی بیان کردہ روایات نمبر شمار ۷، ۸ پر گزر چکی ہیں۔

(۲۶) مقاتل بن عطیہ (متوفی ۵۰۵)

مقاتل بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ ملک شاہ سلجوقی نے علوی سے کہا کہ تم نے اپنی گفتگو کے آغاز میں ذکر کیا تھا کہ حضرت ابوبکر، حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کے سلسلے میں افسوس کرتے رہے ذرا بتاؤ تو سہی، وہ افسوس کس بات کا تھا؟۔علوی نے کہا جب ابوبکر سختی، تلوار، دھمکی اور طاقت کے زور پر لوگوں سے بیعت لے چکے تو انہوں نے عمر، قنفذ، خالد بن ولید، ابوعبیدہ جراح، اور منافقین کے ایک گروہ کو حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے گھر بھیجا لہذا۔

جمع عمر الحطب باب بيت فاطمة و أحرق الباب بالنار و لما جاءت فاطمة خلق الباب لتردّ عمر و جزبه ، عصر عمر فاطمة بين الحائط و الباب عصرة شديدة قاسية حتى أسقطت و بنت مسمار الباب فى صدرها. و صاحت فاطمة يا أبتاه ، يارسول الله انظر ماذا لفتينا بعدک من ابن الخطاب و ابى قحافه ! التفت عمر إلى من حوله و قال اضربوا فاطمة فانهالت السياط على جية رسول الله و بضعته حتى ادموا جسمها. وبقيت آثار العصر

القايسة و الصدمة المريره تسخر فی جسم فاطمه . فأ صبحت مريضة عليلة حزينة حتى فادقت الحياة لعدأ بيها بأيام ، ففاطمة شهيدة بيت النبوة ، فاطمة قتلت بسبب عمر بن الخطاب. قال الملک للوزير (لنظام الملک) هل ما يزكره العلوی صحيح؟ قال الوزير نعم إنی رايت فی التواريخ ما يزكره العلوی (۱)

حضرت عمر نے جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر کے دروازے کے باہر لکڑیاں جمع کرلیں تو دروازے کو آگ لگادی۔ جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا دروازے کے پاس آئیں تا کہ حضرت عمر اور اسکے لشکر کو آگ لگانے سے منع کریں تو فاطمہ سلام اللہ علیہا دروازے اور دیوار کے درمیان اس طرح کچلی گئیں، جس طرح کسی پھل کو نچوڑ کر اسکا جوس نکالا جاتا ہے۔ آپ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں ۔ بچہ سقط ہو گیا۔ اور جلتے دروازے کی میخ سینے میں پیوست ہوگی۔ فاطمہؑ کی چیخ نکل گئی۔ اور کہا:

اے باباؐ۔ اے رسولؐ خدا! دیکھوتمھارے بعد ابن خطاب اور ابی قحافہ نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟

حضرت عمر اپنے سپاہوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو مارو۔ انہوں نے جگر گوشہ رسولؐ اور محبوب رسولؐ کی پسلیاں توڑ دیں۔ بی بی سلام اللہ علیہا کا

---

(۱) الخلافة والامامة ص ١٦٠، ١٦١

جسم لہولہان ہو گیا۔ اس صدمہ اور پسلیاں ٹوٹنے نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جسم کو نحیف بنا دیا۔ بی بیؑ مریض ومحزون رہنے لگیں۔ باپ کی وفات کے چند دن بعد ہی دنیا کو خیر آباد کہہ گئیں۔ فاطمہؑ بیت نبوتؐ کی شہیدہ ہیں۔ بادشاہ وزیر سے پوچھتا ہے کہ جو کچھ علوی نے بیان کیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ خواجہ نظام الملک (وزیر) نے کہا۔ جو کچھ علوی نے ذکر کیا ہے اس کو میں تاریخ کی مختلف کتابوں میں پڑھ چکا ہوں۔

(۲۷) شہرستانی (متوفی ۵۴۸)

قال نظام :ان عمر ضرب بطن فاطمة يوم البيعة حتى ألقت جنينها من بطنها و كان يصيح أحرقوا دار ها بمن فيها و كان في الدار غير علي و فاطمة والحسن والحسين (۱)

شہرستانی نظام روایت کرتے ہیں کہ بیعت والے دن حضرت عمر نے جناب سیدہؑ کے بطن مقدس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ بچہ سقط ہو گیا۔ اور حضرت عمر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا، گھر میں جو بھی ہے، آگ لگا دو۔ اور گھر میں حضرت علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

(۲۸) خطیب خوارزمی (متوفی ۵۶۸)

---

(۱) ملل والنحل ۱/۵۷۔

انکی بیان کردہ ایک روایت نمبر شمار ۴ پر گزر چکی ہے۔

(۲۹) حافظ ابن عساکر (متوفی ۵۷۱)

ان کی بیان کردہ حدیث نمبر شمار ۵ اور ۶ پر گزر چکی ہے۔

(۳۰) ابو حامد عزّ الدین عبد الحمید المدائنی۔

اذا كان رسول الله اباح دم هبار بن الاسور لانّه ورّع زينب، فألقت ذا بطنها فظاهر الحال أنه لو كان حياً لأباح دم من ورّع فاطمه، حتى ألقت ذا بطنها . (۱)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہبار بن اسود کا خون اسلئے مباح قرار دیا تھا کہ اس نے زینب کو مارا تھا جس سے اس کا بچہ سقط ہو گیا تھا واضح ہے کہ اگر آج حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے تو اس کا خون بھی مباح قرار دیتے جسکے مارنے سے حضرت فاطمہؑ کا بچہ سقط ہوا تھا۔

(۳۱) احمد بن عبد اللہ محب الطبری (متوفی ۶۹۴)

انکی بیان کردہ ایک حدیث نمبر شمار (۱) پر گزر چکی ہے۔

(۳۲) ابراہیم بن محمد جوینی الشافعی (متوفی ۷۲۲)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

(۱) شرح نہج البلاغہ ۱۴/۱۹۳

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ کی خدمت میں حضرت امام حسن علیہ السلام تشریف لائے آپ نے انہیں دیکھتے ہی گریہ فرمانا شروع کیا پھر فرمایا اے میرے فرزند میرے نزدیک آؤ...... پھر حضرت امام حسین علیہ السلام...... ان کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تشریف لائیں...... آخر میں حضرت امیر المؤمنین تشریف لائے اصحاب نے رونے کی وجہ دریافت کی۔

قال رسول الله :و أما ابنتی فاطمه فانها سيدة نساء العالمين ، من الاولين والآخرين وهی بضعة منّی ، وهی نور عينی ، وهی ثمرة فؤادی ، وهی روحی الّتی بين جنبی ، وهی الحوراء الانسيه ، حتی قامت فی محرابها بين يدی ربها جلّ جلاله زهر نورها لملائكة الاسماء كما يزهرنور الكواكب لأهل الارض. ويقول الله عزوجل لملائكته يا ملائكتی انظروا الی امتی فاطمه سيدة امائی قائمة بين يدی اشهدكم انی قد آمنت شيعتها من النار.

وانی لمّا رأيتها ذكرت ما يصنع بها بعدی كانی وقد دخل الذّل بيتها ، و انتهكت حرمتها ، وغصبت حقّها و منعت ارثها . وكسر جنبها ، واسقطت جينها ، وهی تنادی ، يا محمداه ،

فلاتجاب ، و تستغیث فلا تغاث، فلا تزال بعدی محزونة ، مکروبة ، باکیة،تتذکّر انقطاع الوحی عن بیتها مرّة ، وتتذکر فراقی اُخری ،ثم تری نفسها ذلیلة بعد أن کان فی ایّام ابیها عزیزةً تم یبتدئ الوجع فتمرض فبعث اللہ عزوجل الیها مریم بنت عمران تمرّضها وتؤسنها فی علّتها ، فتقول عند ذلک ، یاربِّ انّی قد سئمت الحیاة وتبرمت بأهل الدنیا، فألحقنی بأبی.

فتکون اوّل من یلحقتنی مناهل بیتی ، فتقدم علیّ محذونة، مکروبة، مغمومة، مغبوضة، مقتولة فأقول عند ذلک الّلهمّ العن من ظلمها ، وعاقب من غصبها ، وذل من اذلّها، وخلّد فی نارک من ضرب جنینها حتی ألقت ولدها ، فتقول الملائکة عند ذلک : آمین.

حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک میری لخت جگر فاطمہ سلام اللہ علیہا کا تعلق ہے، یہ اولین و آخرین دونوں جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، میری آنکھوں کا نور ہے، میرا میوۂ دل ہے۔ میرے اندر موجود میری روح ہے، یہ انسانی شکل میں حور ہے۔ جب یہ خدا کے حضور محراب عبادت میں مناجات کرتی ہے تو آسمانی ملائکہ پر اس کا نور اس طرح چمکتا ہے جیسے زمین

والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔اس وقت بارگاہ خداوندی سے آواز آتی ہے۔ اے میرے فرشتو! میری امت میں، میری کنیزوں کی سردار فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھو، کس طرح میرے حضور عبادت میں مصروف ہے۔ میں تمھیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اس کے شیعوں کو جہنم سے محفوظ رکھوں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

جب میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے بعد اس پر ہونے والے ظلم یاد آنے لگتے ہیں کہ میرے بعد اسکے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح اس کے گھر میں ذلّت وخواری کو داخل کیا گیا، اس کی بے حرمتی کی گئی، حق غصب کیا گیا، وراثت سے محروم کی گئی، پہلو ٹوٹ گیا، محسن شہید ہوگیا، یہ فریاد کر رہی ہوگی۔ یا محمدا، اے بابا...... لیکن کوئی جواب نہیں دیتا۔ یہ استغاثہ بلند کرتی ہے لیکن اسکا کوئی مددگار نہیں ہے۔ میرے بعد جتنا عرصہ بھی زندہ رہی، محزون، غمگین اور گریہ کرتی رہی۔ کبھی تو گھر سے وحی کے منقطع ہونے کو یاد کر کے روتی اور کبھی میرے فراق میں آنسو بہاتی اور کبھی یہ سوچ کر اشک بہاتی کہ میں اپنے بابا کی زندگی میں صاحب عزّت تھی لیکن آج مجھے ذلیل وخوار کیا جارہا ہے۔ کیوں !!؟۔ پھر میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ یہ درد سے تڑپ رہی ہے اور بستر بیماری پر پڑی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مریم بنت عمران کو اس کی عیادت کیلئے بھیجتا

ہے اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا اس حالت میں اس کی مونس بنی ہوئی ہیں اور یہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے خدایا زہراء سلام اللہ علیہا اس زندگی سے تھک گئی ہے اہل دنیا سے تنگ آچکی ہے، اب اسے باپ کے پاس بلا لے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ اہلبیت میں سب سے پہلے زہراء سلام اللہ علیہا مجھ سے ملحق ہوگی (اب وہ پہلے والی زہراء سلام اللہ علیہا نہ ہوگی بلکہ) میرے پاس محزون، غمگین، مغموم، مغصوب اور مقتول بن کر آئے گی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اب حضرت رسول خداؐ بارگاہ خداوندی میں دنوں ہاتھ بلند کر کے کہنے لگے۔

خدایا! اس پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کر اسکا حق غصب کرنے والوں کو دردناک عذاب دے اسکی بے حرمتی کرنے والوں کو ذلیل وخوار فرما جس نے اس کے پہلو پر اتنے تازیانے مارے کہ اسکا فرزند شہید ہو گیا، اسے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلا۔ آپ کی دعا کو سنکر ملائکہ نے بیک زبان کہا۔ آمین (یاربّ العالمین) (۱)

(۳۳) ابوالفداء (متوفی ۷۳۲)

نمبر شمار ۱۶ پر اسکی بیان کردہ روایت گزر چکی ہے۔

---

(۱) فرائد السمطین ج ۲، ص ۳۴، ۳۵۔

(۳۴) حافظ ذہبی۔ (متوفی ۷۴۸)

ان عمر انس فاطمة حتى اسقطت تمحسن .(۱)

عمر نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اتنا مارا کہ محسن علیہ السلام اسقط ہو گیا۔

(۳۵) ابن کثیر (متوفی ۷۷۴)

نمبر شمار ۵ اور ۶ پر انکی بیان کردہ احادیث ذکر ہو چکی ہیں۔

(۳۶) ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲)

نمبر شمار ۳۴ پر اسکی بیان کردہ روایت گزر چکی ہے۔

(۳۷) سیوطی (متوفی ۹۱۱)

اسکی بیان کردہ روایات نمبر شمار ۵، اور ۶ پر گزر چکی ہیں۔

(۳۸) متقی ہندی (متوفی ۹۷۵)

اسکی بیان کردہ روایات نمبر شمار ۵، اور ۶ پر گزر چکی ہیں۔

---

(۱) میزان الاعتدال ۱۳۹/۱

کتّب اور مظلومیت زہراءؑ

دروازے کو آگ لگانے کا تزکرہ

۱۔سلیم بن قیس، صص ۵۸۵،۸۶۳۔۸۶۸۔

۲۔بحارالانوار، ج ۲۲، صص ۴۸۴۔۴۸۵، ج ۲۸، ص ۲۶۹، ۲۷۹۔۲۹۹، ۳۰۶۔۳۰۹، ۳۹۰، ۴۱۱، ج ۳۰، صص ۳۴۸۔۳۵۰ ج ۳۱ ص ۱۲۶، ج ۴۳، ص ۱۹۷، ج ۹۵، صص ۳۵۱۔۳۵۴، ج ۵۳، صص ۱۴۔۲۳۔

۳۔عوالم العلوم، ج ۱۱، صص ۴۰۰۔۴۰۴، ۴۴۱۔۴۴۳۔

۴۔مؤتمر علماء بغداد، صص ۱۳۵۔۱۳۷۔

۵۔اثبات الوصیہ، ص ۱۴۳۔

۶۔الصراط المستقیم، ج ۳ ص ۱۳، شعر برقی (متوفای ۲۴۵ق)۔

۷۔المنتخب طریحی، ص ۱۶۱، شعر خلیعی (متوفای ۲۴۵ق)۔

۸۔الغدیر، ج ۶، ص ۳۹۱، شعر علاء الدین حلّی (متوفای قرن ہشتم)۔

۹۔الانوار القدسیہ، صص ۴۲۔۴۴۔

۱۰۔ ارشاد القلوب، بہ نقل از بحار الانوار۔

۱۱۔ الغارات۔

۱۲۔ الشافی فی الامامہ، ج ۳ ے ص ۲۴۱۔

۱۳۔ تلخیص الشافی، ج ۳، ص ۷۶۔

۱۴۔ الھدایۃ الکبری، صص ۱۶۳، ۱۷۹، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۱۷۔

۱۵۔ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۵۲۔

۱۶۔ نوائب الدھور، ص ۱۹۲۔

۱۷۔ فاطمۃ الزھرا بہجت قلب المصطفی، ج ۲، ص ۵۳۲۔

۱۸۔ خصائص الائمہ، صص ۴۷، ۷۲۔

۱۹۔ مصباح الانوار۔

۲۰۔ الطرف، صص ۲۹۔۳۴۔

۲۱۔ المحتضر، صص ۴۴۔۵۵۔

۲۲۔ الانوار النعمانیہ۔

۲۳۔ تجرید الاعتقاد، ص ۴۰۲۔

۲۴۔ نہج الحق، صص ۲۷۱، ۲۷۲۔

۲۵۔ کشف المراد، صص ۴۰۲، ۴۰۳۔

۲۶۔ اللوامع الالھیۃ فی المباحث الکلامیۃ، ص ۳۰۲۔

۲۷۔ مفتاح الباب، ابن خدوم، ص ۱۹۹۔

۲۸۔ الامامہ، ابن سعد جزایری (خطی)، ص ۸۱۔

۲۹۔ الرسائل الاعتقادیہ، ص ۴۴۴۔

۳۰۔ کشف الغطاء، ص ۱۸۔

۳۱۔ تشید المطاعن۔

۳۲۔ الصوارم اماضیہ، ص ۵۶۔

۳۳۔ مقتل الحسین مقرم، ص ۳۹۸، بہ نقل از کاشف الغطاء۔

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو مارنے کا تذکرہ

۱۔ امالی صدوق، صص ۹۹، ۱۰۱، ۱۱۸۔

۲۔ اثبات اھداۃ، ج ۱، صص ۲۸۰، ۲۸۱۔

۳۔ ارشاد القلوب، ص ۲۹۵۔

۴۔ بشارۃ المصطفی، صص ۱۹۷۔۲۰۰۔

۵۔ الفضائل ابن شاذان، صص، ۸۔۱۱۔

۶۔ غایۃ المرام، ص ۴۸۔

۷۔ المحتضر، صص ۴۴، ۵۵، ۱۰۹۔

۸۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۲۰۹۔

۹۔ وفاۃ الصدیقۃ الزهراء، ص۶۰، ۷۸۔

۱۰۔ تفسیر عیاشی، ج۲ صص ۳۰۷، ۳۰۸۔

۱۱۔ البرہان فی تفسیر القرآن، ج۲، ص۴۳۴۔

۱۲۔ کامل الزیارات، صص ۳۳۲۔۳۳۵۔

۱۳۔ الهدایۃ الکبری، صص ۱۷۹، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۱۷۔

۱۴۔ حلیۃ الابرابر، ج۲، ص۶۵۲۔

۱۵۔ نوائب الدهور، ص۱۹۴۔

۱۶۔ فاطمۃ الزہراء بھجۃ قلب المصطفی، ج۲، ص۵۳۲۔

۱۷۔ الاختصاص، ص۱۸۴، ۱۸۵۔

۱۸۔ المغنی، ج۲۰، ق۱، ص۳۳۵۔

۱۹۔ الشافی فی الامامہ، ج۴، صص ۱۱۰۔۱۲۰۔

۲۰۔ الانوار النعمانیۃ۔

۲۱۔ مصباح النوار، (قرن ششم)۔

۲۲۔ نوادر الاخبار، ص۱۸۳۔

۲۴۔ المنتخب طریحی، صص ۱۳۶، ۱۳۷، ۲۹۳،

۲۵۔ مؤتمر علماء بغداد، صص ۱۳۵۔۱۳۷۔

۲۶۔ سیرۃ ائمۃ الاثنی عشر، ج۱، ص۱۳۲۔

۲۷۔ الملل والنحل، ج ۱، ص ۵۷۔

۲۸۔ بہج الصباغہ، ج ۵، ص ۱۵۔

۲۹۔ بیت الاحزان، ص ۱۲۴۔

۳۰۔ الفرق بین الفرق، ص ۱۴۸۔

۳۱۔ الخطط والآثار، ج ۲، ص ۳۴۶۔

۳۲۔ الوافی بالوفیات، ج ۶، ص ۱۷۔

۳۳۔ شرح نہج البلاغہ، ج ۲، ص ۶۰، ج ۱۶، صص ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۷۱۔

۳۴۔ اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۲۴۔

۳۵۔ الصراط المستقیم، ج ۳، ص ۱۳۔

۳۶۔ الارجوزۃ المختارہ، صص ۸۸۔۹۲:۔

۳۷۔ دیوان مھیار، ج ۲، صص ۳۶۷۔۳۶۸۔

۳۸۔ الرجوزۃ فی التاریخ النبی والائمہ، صص ۱۳، ۱۴۔

۳۹۔ تراجم اعلام النساء، ج ۲، صص ۳۱۶۔۳۱۷۔

۴۰۔ فرائد السمطین، ج ۲، صص ۳۴۔۳۵۔

۴۲۔ سلیم بن قیس، ج ۲، صص ۵۸۵، ۔۵۸۶، ۵۸۷، ۶۷۴، ۶۷۵، ۹۰۷۔

۴۳۔ بحار الانوار، ج ۲۸، صص ۳۷۔۳۹، ۵۱، ۶۲، ۶۴، ۲۶۱، ۲۶۸۔۲۷۰، پاورقی ص ۲۷۱ یا ۲۸۱، ۲۹۷۔۲۹۹، ج ۴۳، صص ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۹۷۔۲۰۰، ج ۹۵،

ص ۳۵۱-۳۵۴، ج ۳۰، ص ۱۴-۲۳، ۲۹-۱۹۲۔

۴۴۔ عوالم العلوم، ج ۱۱، ص ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۷، ۴۰۰-۴۰۴، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۴۱، ۴۴۳۔

۴۵۔ الاحتجاج، ج ۱، ص ۲۱۰-۲۱۶، ۲۱۴۔

۴۶۔ مرآۃ العقول، ج ۵، ص ۳۱۸-۳۲۱۔

۴۷۔ ضیاء العالمین، ج ۲، ق ۳، ص ۶۰-۶۴۔

۴۸۔ جلاء العیون، ج ۱، ص ۱۸۴-۱۸۹، ۱۹۳، ۱۹۴۔

۴۹۔ کامل بھائی، ج ۱، ص ۳۰۶، ۳۱۲، ۳۱۳۔

۵۰۔ حدیقۃ الشیعۃ، ص ۲۶۵، ۲۶۶۔

۵۱۔ روضۃ المتقین، ج ۵، ص ۳۴۲۔

۵۲۔ تراجم اعلام النساء، ج ۲ ص ۳۲۱۔

۵۳۔ الصوارم الحاسمہ۔

۵۴۔ نوائب الدھور، ج ۱، ص ۱۵۷۔

۵۵۔ القاب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعترتہ، ص ۳۹، ۴۳۔

۵۶۔ تلخیص الشافی، ج ۳، ص ۱۵۶۔

۵۷۔ النقض، ص ۲۹۸، ۳۰۲۔

۵۸۔ اللوامع الالھیہ، ص ۳۰۲۔

۵۹۔مناظرۃ الغروی والھروی، صص ۴۷،۴۸۔

۶۰۔الامامہ ابن سعد جزایری (خطی)، ص ۸۱۔

۶۱۔الرسائل الاعتقادیہ، صص ۴۴۴،۴۴۶۔

۶۲۔الحدائق الناظرہ، ج۱، ص ۳۵۸۔

۶۳۔روضات الجنات، ج۱، ص ۳۵۸۔

۶۴۔التتمۃ فی تواریخ الائمہ، صص ۲۸،۳۵،۳۹۔

شکستن پہلو

۱۔فرائد السمطین، ج۲، صص ۳۴۔۳۵۔

۲۔امالی صدوق، صص ۹۹۔۱۰۱۔

۳۔ارشاد القلوب، ص ۲۹۵۔

۴۔اثبات الھداۃ، ج۱ صص ۲۸۰۔۲۸۱،۔

۵۔بشارۃ المصطفی، صص ۱۹۷۔۲۰۰،۔

۶۔فضائل ابن شاذان، صص ۸۔۱۱۔

۷۔مصباح کفعمی، صص ۵۵۳۔

۸۔البلد الامین، صص ۵۵۱۔۵۵۲۔

۹۔علم الیقین، ص ۷۰۱۔

۱۰۔ رشح البلاء، صص ۵۵۳، ۵۵۵۔

۱۱۔ الرسائل الاعتقادیہ، ص ۳۰۱۔

۱۲۔ طریق الارشاء، ص ۴۶۵۔

۱۳۔ الصوارم الماضیہ، ص ۶۵۔

۱۴۔ اقبال الاعمال، ص ۶۲۵۔

۱۵۔ بحار الانوار، ج ۲۸، صص ۳۷۔۳۹، ۲۶۱، ۲۶۸، ۲۷۰، ج ۴۳، ص ۱۷۲۔ ۱۷۳، ج ۸۲، ص ۲۶۱، ج ۹۷، صص ۱۹۹۔۲۰۰، ج ۹۸، ص ۴۴۔

۱۶۔ کتاب سلیم بن قیس، صص ۵۸۶۔۵۹۴، ۹۰۷۔

۱۷۔ عوالم العلوم، ج ۱۱، صص ۳۹۱۔۳۹۲، ۴۰۰۔۴۰۴،۔

۱۸۔ ضیاء العالمین، ج ۲ ق ۳، صص ۶۳۔۶۴۔

۱۹۔ الاحتجاج، ج ۱، صص ۲۱۰۔۲۱۶۔

۲۰۔ جلاء العیون، ج ۱، صص ۱۸۶۔۱۸۸۔

۲۱۔ مرآۃ العقول، ج ۵، صص ۳۱۸۔۳۲۰،۔

۲۲۔ ادب الطف، ج ۴، ص ۳۲، شعر علی بن مقرب (متوفای ۶۲۹ ق)، ج ۵ ص ۳۲۹، شعر صالح فتونی (متوفای ۱۱۹۰ ق)۔

۲۳۔ الانوار القدسیہ، صص ۴۲۔۴۴۔

۲۴۔ شیخ محمد علی جبعی بہ نقل از خط شہید بہ نقل از مصباح شیخ ابو منصور۔

چشم زہرا سلام اللہ علیہا کا مجروح ہونا

۱۔ سیرۃ الائمۃ الاثنی عشر ج ۱۳۲۱۔

۲۔ الانوار القدسیہ، صص ۴۲۔۴۴، ومنابع دیگر۔

شہادت فاطمہ سلام اللہ علیہا

۱۔ مزار مفید، ص ۱۵۶۔

۲۔ مقنعہ مفید، ص ۴۵۹۔

۳۔ البلد الامین، ص ۱۹۸ یا ۲۷۸۔

۴۔ بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۳۷۳، ج ۲۸، صص ۶۲، ۶۴، ۳۷، ۲۶۲، ۲۶۸، ۲۷۰، ج ۲۹، ص ۱۲۹، ج ۴۳، صص ۱۷۰، ۱۹۷، ۲۰۰، ج ۵۳، ص ۲۳، ج ۹۷، صص ۱۶۵۔ ۲۰۰، ج ۹۹، ص ۲۲۰۔

۵۔ مصباح الزائر، صص ۲۵، ۲۶۔

۶۔ مصباح المتہجد، ص ۶۵۴۔

۷۔ اقبال الاعمال، ص ۶۲۴۔ ۶۲۵۔

۸۔ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲ ص ۵۷۴۔

۹۔ تھذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۔

۱۰۔ ملاذ الاخیار، ج ۹، ص ۲۵۔

۱۱۔ الوافی، ج ۱۴، صص ۱۳۷۰۔۱۳۷۱۔

۱۲۔ روضۃ المتقین، ج ۵، صص ۳۴۲، ۳۴۵۔

۱۳۔ جامع احادیث الشیعہ، ج ۱۲، صص ۲۶۱، ۲۶۴۔

۱۴۔ مصباح کفعمی، ص ۵۲۲۔

۱۵۔ کتاب سلیم بن قیس، ج ۲، صص ۵۸۶، ۵۹۰، ۸۷۳، ۹۰۷، ۹۱۵۔

۱۶۔ کامل بھائی، ج ۱، ص ۳۱۴۔

۱۷۔ عوالم العلوم، ج ۱۱، صص ۲۶۰، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۴، ۴۱۱، ۵۰۴۔

۱۸۔ مرآۃ العقول، ج ۵، صص ۳۱۵، ۳۲۰۔

۱۹۔ ضیاء العالمین، ج ۲، ق ۳، صص ۶۳۔۶۴۔

۲۰۔ جلاء العیون، ج ۱، صص ۱۸۴۔۱۸۶۔۱۹۳۔۱۹۴۔

۲۱۔ حدیقۃ الشیعہ، صص ۲۶۵۔۲۶۶۔

۲۲۔ القاب الرسول وعترتہ، صص ۳۹، ۴۳۔

۲۴۔ الارجوزۃ المختار، صص ۸۸۔۹۲۔

۲۵۔ فضائل ابن شاذان، ص ۱۴۱۔

۲۶۔ دلائل الامامہ، صص ۲۶۔۲۷، ۴۵۔

۲۷۔ کامل الزیارات، صص ۳۲۶۔۳۲۷، ۳۳۲۔۳۳۵۔

۲۸۔ کنز الفوائد، ج ۱، صص ۱۴۹۔۱۵۰۔

۲۹۔روضات الجنات، ج۶،ص۱۸۲۔

۳۰۔الاختصاص، صص۱۸۴۔۱۸۵، ۳۴۳۔

۳۱۔وفاۃ الصدیقۃ الزہراء، ص۷۸۔

۳۲۔کافی، ج۱،ص۴۵۸۔

۳۳۔الرسائل الاعتقادیہ، صص ۲۸، ۳۵۔

بچپن میں ہی حضرت محسن کی وفات

۱۔مسند احمد، ج۱،صص ۹۸، ۱۱۸۔

۲۔البدء والتاریخ، ج۵،ص۷۵۔

۳۔تاریخ دمشق، (ترجمۃ الامام الحسین علیہ السلام)، ص۱۸۔

۴۔السنن الکبری، ج۶،ص۶۶، ج۱۱،ص۶۳۔

۵۔الروضۃ الفیحاء، ص۲۵۲۔

۶۔تذھیب تاریخ دمشق، ج۴،ص۲۰۴۔

۷۔الادب المفرد، ص۱۲۱۔

۸۔اسد الغابہ، ج۲،ص۱۸، ج۴،ص۳۰۸۔

۹۔الاصابہ، ج۳،ص۴۷۱۔

۱۰۔الذریۃ الطاہرہ، صص۹۰، ۹۷، ۱۵۵۔

۱۱۔ الاستیعاب، ج ۱، ص ۳۶۹۔

۱۲۔ نهایة الارب، ج ۱۸، ص ۲۱۳، ج ۲۰، صص ۲۲۱، ۲۲۳۔

۱۳۔ الریاض المستطابہ، ص ۲۹۳۔

۱۴۔ تاریخ الخمیس، ج ۱، صص ۲۷۹۔

۱۵۔ منتخب کنز العمال، ج ۵، ص ۱۰۸۔

۱۶۔ مختصر تاریخ دمشق، ج ۷، صص ۷، ۱۷۷۔

۱۷۔ المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، صص ۱۶۵۔۱۶۶۔

۱۸۔ مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۲۵۔۵۲۔، ج ۴، ص ۵۹۔

۱۹۔ تلخیص المستدرک۔

۲۰۔ دخائر العقبی، صص ۵۵، ۱۱۶۔۱۱۹۔

۲۱۔ انساب الاشراف، ج ۳، ص ۱۴۴۔

۲۲۔ التبیین فی انساب القرشین، صص ۹۱۔۹۲، ۱۳۳۔۱۹۲۔

۲۳۔ کفایة الطالب، ص ۲۰۸۔

۲۴۔ تذکرة الخواص، صص ۱۹۳۔۳۲۲۔

۲۵۔ شرح المواھب، ج ۴، ص ۳۳۹۔

۲۶۔ البدایة والنهایة، ج ۷، ص ۳۳۲۔

۲۷۔ تاج العروس، ج ۳، ص ۳۸۹۔

۲۸۔ کنز العمال، ج ٦، ص ۲۲۱۔

۲۹۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۱، ص ۱٦۔

۳۰۔ الکامل فی التاریخ، ج ۳، ص ۳۹۷۔

۳۱۔ تاریخ الامم والملوک، ج ۵، ص ۱۵۳۔

۳۲۔ دلائل النبوہ، ج ۳، ص ۱٦۱۔

۳۳۔ البدایۃ والنھایۃ، ج ۳، ص ۳۴٦، ج ۷، ص ۳۳۲۔

۳۴۔ الحدائق الوردیۃ، ج ۱، ص ۵۲۔

۳۵۔ المواھب اللدنیہ، ج ۱، ص ۱۹۸۔

۳٦۔ جمھرۃ نساب العرب، ص ۱٦۔

۳۷۔ نزل الابرار، ص ۳۴۔

۳۸۔ الریاض النضرہ، مج ۲، ص ۲۳۹۔

۳۹۔ ارشاد الساری، ج ٦، ص ۱۴۱۔

۴۰۔ البحر الزخار، ج ۱، صص ۲۰۸۔

۴۱۔ اتحاف السائل، ص ۳۳۔

۴۲۔ لباب النساب، ج ۱، ص ۳۳۷۔

۴۳۔ الجوھرۃ فی نسب الامام علی، ص ۱۹۔

۴۴۔ تاریخ الھجرۃ النبویہ، ص ۵۸۔

۴۵۔صفۃ الصفہ، ج ۲، ص ۵یا ۹۔

۴۶۔التحفۃ اللطیفہ ،ج ۱، ص ۱۹۔

۴۷۔الریاض المستطابہ، صص ۲۹۲۔۲۹۳۔

۴۸۔نورالابصار، ص ۱۴۷۔

۴۹۔المختصر فی اخبار البشر، ج ۱، ص ۱۸۱۔

۵۰۔المعارف، صص ۱۴۳، ۲۱۰۔۲۱۱۔

۵۱۔ینابیع المودۃ، ص ۲۰۱۔

۵۲۔عوالم العلوم، ج ۱۱، ص ۵۳۹۔

۵۳۔عیون الاثر، ج ۲، ص ۲۹۰۔

۵۴۔حبیب السیر، ج ۱، ص ۴۶۳۔

۵۵۔تاریخ یعقوبی، ج ۲، ص ۲۱۳۔

۵۶۔کشف الاستار، ج ۲، ص ۴۱۶۔

۵۷۔موارد الظمان، ص ۵۵۱۔

۵۸۔ترجمۃ الامام الحسن، ص ۳۴۔

۵۹۔السیرۃ الحلبیہ، ج ۳، ص ۲۹۲۔

۶۰۔المعجم الکبیر، ج ۳، صص ۲۹، ۹۶۔۹۷۔

۶۱۔الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ج ۱۵، ص ۴۱۰۔

ذکر محسنؑ

مندرجہ ذیل کتابوں میں حضرت محسنؑ کا تزکرہ شہادت ہونے یا نہ ہونے کے ذکر کے بغیر ہی ہوا ہے

۱۔ قاموس المحیط، ج ۲، ص ۵۵۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳، صص ۱۶۔۱۷، ۲۱۳، ۲۳۸۔

۳۔ تاج العروس، ج ۳، ص ۳۸۹۔

۴۔ لسان العرب، ص ۴، ص ۳۹۳۔

۵۔ دلائل النبوہ، ج ۳، ص ۱۶۲۔

۶۔ عوالم العلوم، ج ۱۱، صص ۶۹، ۲۷۲، ۴۸۰، ۵۳۹۔

۷۔ جامع الاصول، ج ۱۲، صص ۹۔۱۰۔

۸۔ ضیاء العالمین، ج ۲، ق ۳، صص ۲، ۱۱۔

۹۔ ذخائر العقبی، ص ۵۵۔

۱۰۔ ارشاد الساری، ج ۶، ص ۱۴۱۔

۱۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۱۱۹۔

۱۲۔ الاصابہ، ج ۳، ص ۴۷۱۔

۱۳۔ الائمۃ الاثنی عشر، ص ۵۸۔

۱۴۔تذہیب الاسماء، ج۱،ص۳۴۹۔

۱۵۔مقتل للحسین، ج۱،ص۸۳۔

۱۶۔تاریخ الخمیس، ج۱،صص ۲۷۸۔۲۷۹۔

۱۷۔البدایۃ والنہایۃ، ج۵،ص۲۹۳۔

۱۸۔الثقات، ج۲،ص۲۰۴۔

۱۹۔شرح بھجۃ المحافل، ج۲،ص۱۳۸۔

۲۰۔مآثر الانافہ، ج۱،ص۱۰۰۔

۲۱۔نور الابصار، ص۱۰۳۔

۲۲۔روضۃ المناظر، ج۷،ص۱۹۵۔

۲۳۔فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص۹۳۔

۲۴۔مناقب آل ابی طالب، ج۳،ص۱۳۲۔

۲۵۔الھدایۃ الکبری، ص۱۷۶۔

۲۶۔ازھار بستان الناظرین، ج۱،ص۲۶۳۔

ذکر سقط محسنؑ بدون سبب

۱۔کافی، ج۶،ص۱۸۔

۲۔عوالم العلوم، ج۱۱،ص۴۱۱۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۷، ص ۳۲۸۔۳۲۹، ج ۱۰، ص ۱۱۲، ج ۱۲، ص ۶۔۷، ج ۲۳، صص ۱۳۰، ۱۳۱، ج ۴۲، ص ۹۰، ج ۴۳، ص ۱۴۵، ۱۹۵، ج ۱۰۱، صص ۱۱۲۔۱۱۸

۴۔ خصال، ج ۲، صص ۴۳۴ یا ۶۳۴۔

۵۔ علل الشرایع، ج ۲ ص ۴۶۴۔

۶۔ جلاء العیون، ج ۱، ص ۲۲۲۔

۷۔ تاریخ اہل البیت، ص ۹۳۔

۸۔ کشف الغمہ، ج ۲، ص ۶۷۔

۹۔ اسعاف الراغبین، ص ۸۶۔

۱۰۔ تاریخ الائمہ، ص ۱۶۔

۱۱۔ تاج الموالید، صص ۱۸، ۲۳، ۲۴۔

۱۲۔ تنقیح المقال، ج ۳، ص ۸۲۔

۱۳۔ الفصول المھمہ، صص ۱۲۶ یا ۱۳۵۔

۱۴۔ نزھۃ المجالس، ج ۲، صص ۱۸۴ یا ۱۹۴۔

۱۵۔ ارشاد المفید، ج ۱، ص ۳۵۵۔

۱۶۔ اعلام الوری، ص ۲۰۳۔

۱۷۔ المستجاد، ص ۱۴۰۔

۱۸۔ العمدہ، ص ۳۰۔

۱۹۔ تفسیر قمی، ج ۱، ص ۱۲۸۔

۲۰۔ نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۴۸۔

۲۱۔ البرہان، ج ۱، صص ۳۲۸، ۳۲۹۔

۲۲۔ اربعین ھروی، ص ۶۸۔

۲۳۔ مطالب السؤل، ص ۴۵۔

۲۴۔ الشجرہ ص ۶۔

۲۵۔ اولاد الامام علی، ص ۴۶۔

۲۶۔ مشارق الانوار، ص ۱۳۲۔

ذکر سقط محسنؑ باسبب

۱۔ اثبات والوصیہ، ص ۱۴۳۔

۲۔ الملل والنحل، ج ۱، ص ۵۷۔

۳۔ بھج الصباغہ، ج ۵، ص ۱۵۔

۴۔ بیت الاحزان، ص ۱۲۴۔

۵۔ الوافی بالوفیات، ج ۶، ص ۱۷۔

۶۔ شرح نہج البلاغہ، ج ۲، ص ۶۰، ج ۱۴، ص ۱۹۳۔

۷۔ الارجوزۃ المختارہ، صص ۸۸۔۹۲۔

۸۔المنتخب طریحی، ص ۱۳۶، ۲۹۳۔

۹۔ارجوزۃ العاملی، ص ۱۳۔۱۴۔

۱۰۔تراجم اعلام النساء، ج ۲، ص ۳۱۶۔۳۱۷۔

۱۱۔الانوار القدسیہ، ص ۴۲۔۴۴۔

۱۲۔فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۴، ۳۵۔

۱۳۔امالی صدوق، ص ۹۹، ۱۰۱۔

۱۴۔ارشاد القلوب، ص ۲۹۵۔

۱۵۔جلاء العیون، ج ۱، ص ۱۸۴۔۱۸۸، ۱۹۳۔

۱۶۔بشارۃ المصطفی، ص ۱۷۹۔۲۰۰۔

۱۷۔فضائل ابن شاذان، ص ۸۔۱۲۔

۱۸۔غایۃ المرام، ص ۴۸۔

۱۹۔المحتضر، ص ۱۰۹۔

۲۰۔اقبال الاعمال، ص ۶۲۵۔

۲۱۔دلائل الامامہ ص ۲۶۔۲۷۔۴۵۔

۲۲۔مہج الدعوات، ص ۲۵۷۔۲۵۸۔

۲۳۔مصباح کفعمی، ص ۵۲۲۔۵۵۳۔۵۵۴۔

۲۴۔مسند الامام الرضا، ج ۲، ص ۶۵۔

۲۵۔الامامۃ ابن سعد جزایری (خطی)،ص۸۱۔

۲۶۔ضیاء العالمین، ج ۲، ق۲، صص۶۲۔۶۴۔

۲۷۔الرسائل الاعتقادیہ،ص۳۰۱،طریق الارشاد،صص۴۴۴،۴۴۶،۴۶۵۔

۲۸۔ الحدائق الناضرہ، ج۵، ۱۸۰۔

۲۹۔تشیید المطاعن، ج۱،صفحات زیاد۔

۳۰۔الصوارم الماضیہ،ص۵۶۔

۳۱۔روضات الجنات، ج۱،ص۳۵۸۔

۳۲۔تلخیص الشافی، ج۳،صص ۱۵۶۔۱۵۷۔

۳۳۔النقض، ص۲۹۸۔

۳۴۔اللوامع الالھیہ،ص۳۰۲۔

۳۵۔مناظرۃ الغروی والھروی، صص ۴۷۔۴۸۔

۳۶۔نفحات الاھوت،ص۱۳۰۔

۳۷۔احقاق الحق، ج۲،ص۳۷۴۔

۳۸۔سیرۃ الائمۃ الاثنی عشر، ج۳،ص۱۳۲۔

۳۹۔الصراط المستقیم، ج۳،ص۱۲۔

۴۰۔کامل بھایی،ص۳۰۹۔

۴۱۔التتمۃ فی تواریخ الائمہ،ص۲۸۔

۴۲۔اثبات الھداۃ، ج ۲، صص ۳۳۷۔۳۳۸، ۳۶۰، ۳۷۰، ۳۸۰، ۳۸۱۔

۴۳۔مناقب آل ابی طالب، ج ۳، ص ۴۰۷۔

۴۴۔بحار الانوار، ج ۳، ص ۳۹۳، ج ۲۵، ص ۳۷۳، ج ۲۷، صص ۳۷۔۳۹، ۲۰۹۔۲۱۰، ۲۶۴، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱ یا ۲۸۱، ۳۰۸، ۳۲۳، ج ۲۹، ص ۱۹۲، ج ۳۰، ص ۲۹۴۔۲۹۵۔۳۴۸۔۳۵۰، ج ۳۹، صص ۴۱۔۴۲، ج ۴۲ ص ۹۱، ج ۴۳، ص ۱۷۰۔۱۷۳، ۱۹۷۔۲۰۰، ۲۳۳، ۲۳۷، ۲۲، ۶۴، ج ۸۲، ص ۲۶۱، ج ۸۳، ص ۲۲۳ ج ۹۷، صص ۱۹۹۔۲۰۰۔

۴۵۔عوالم العلوم، ج ۱۱، صص ۳۹۔۳۹۲، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱، ۴۴۳، ۵۰۴، ۵۳۹۔

۴۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۲۔

۴۷۔فاطمۃ الزھراء بھجۃ قلب المصطفی، ج ۲، ص ۵۳۲۔

۴۸۔نوائب الدھور، صص ۱۹۲، ۱۹۴۔

۴۹۔اختصاص، صص ۱۸۴۔۱۸۵، ۳۴۳، ۳۴۴۔

۵۰۔کامل الزیارت، صص ۳۲۶۔۳۲۷، ۳۳۲۔۳۳۵۔

۵۱۔وفاۃ الصدیقۃ الزہراء، ص ۷۸۔

۵۲۔کتاب سلیم بن قیس، صص ۵۸۵۔۵۹۰۔

۵۳۔الاحتجاج، صص ۲۱۰۔۲۱۶، ۲۱۴۔

۵۴۔ مرأة العقول، ج۵، صص ۳۱۸۔۳۲۱۔

۵۵۔ کفایۃ الطالب، ص۴۱۳۔

۵۶۔ حدیقۃ الشیعہ، صص ۲۶۵۔۲۶۶۔

۵۷۔ معانی الاخبار، ص۲۰۵۔۲۰۷۔

۵۸۔ الھدایۃ الکبریٰ، صص ۱۷۹۔۱۸۰، ۴۰۸، ۴۱۷۔

۵۹۔ حلیۃ الابرار، ج۲، ص۶۵۲۔

۶۰۔ البلد الامین، صص ۵۵۱۔۵۵۲۔

۶۱۔ علم الیقین، صص ۶۸۶، ۶۸۸، ۷۰۱۔

۶۲۔ روضۃ المتقین، ج۵، ص۳۴۲۔

۶۳۔ تراجم اعلام النساء، ص۳۲۱۔

۶۴۔ نوادر الاخبار، ص۱۸۳۔

۶۵۔ مؤتمر علماء بغداد، صص ۱۳۵۔۱۳۷۔

۶۶۔ البدء والتاریخ، ج۵، ص۲۰۔

۶۷۔ فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص۹۴۔

۶۸۔ التنبیہ والرد علی اھل الاھواء، صص ۲۵۔۲۶۔

۶۹۔ منتھی الآمال، ج۱، صص ۲۰۱، ۲۶۳۔

۷۰۔ التتمۃ فی تواریخ الائمہ، ص۳۵۔

۷۱۔ مقتل الحسین مقرم، ص ۳۸۹۔

۷۲۔ میزان الاعتدال، ج ۱، ص ۱۳۹۔

۷۳۔ لسان المیزان، ج ۱، ص ۲۶۸۔

۷۴۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۵، ص ۵۷۸۔

غصبِ فدک

خطبہ فدک

یہ خطبہ(۱) حضرت سیدہ نساء عالمین بضعت الرسولؐ سید الاوصیاء ام الائمہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے دہن سے نکلے ہوئے ہدایت کے موتی ہیں اور اس خطبہ کے کلمات کے مشکلمات کی ادائیگی عام انسان کے بس میں نہیں۔ بڑے بڑے علماء و ادباء اس کے سامنے سر تعظیم جھکاتے ہیں اور عصمت و طہارت کی عظمت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدائی عصمت کا جلوہ اور مشکوٰۃ نبوت کا نور اس خطبہ کے متن سے ساطع ہے اور اس نور الٰہی کے سامنے ملائکہ مقرب اور عقول انسانی سجدہ ریز ہیں۔

خطبہ کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ اللہ کی کتاب کی تفسیر بیان کی جاری

---

(۱) اس خطبہ میں تمام محاسن کلام اور اصناف فصاحت و بلاغت موجزن ہیں۔ ایک ایک لفظ میں نور نبوت چمک رہا ہے، رسالت کی شان نمایاں ہے۔ معدن فصاحت و بلاغت سے نکلے

ہوئے موتی ہیں موافقین اور مخالفین نے اپنی کتابوں کو اس خطبہ سے آراستہ کیا ہے۔ہم اختصار کے ساتھ صرف ساتویں صدی تک بعض بزرگوں کا تزکرہ کیئے دیتے ہیں جنھوں نے یا تو مکمل طور پر اس خطبے کو بیان کیا ہے یا پھر اس کے بعض حصوں پر روشنی ڈالی ہے۔

(۱) علامہ احمد بن ابی طاہر، ابن طیفور متوفی ۲۸۰ھ

علامہ ((بلاغات النساء)) صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ زید بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ نے روایت کی ہے کہ، حضرت فاطمہؑ نے حضرت ابو بکر کے دربار میں اس وقت اپنا خطبہ ارشاد فرمایا جب جناب ابو بکر نے ان کے قبضہ سے باغ فدک اور دوسرے سات باغات چھین لئے تھے اور آپ کے کارندوں کو باغات سے نکال دیا تھا۔

ابن طیفور کہتے ہیں کہ ابو العیناء نے بھی اس خطبہ کو نقل کیا ہے کہ میرے بزرگوں نے بتایا ہے کہ آل ابی طالب اپنے آباء واجداد کی اسناد کے ساتھ اس خطبہ کو بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے فرزندوں کو اس خطبہ سے آشنا کراتے ہیں۔انھیں تعلیم دیتے اور ہر چیز سکھاتے ہیں۔علماء شیعہ نے اس خطبہ کو ابو الغیناء کی ولادت سے بہت پہلے اپنے اماموں کی زبانی بیان کیا ہے۔

علامہ احمد بن ابی طاہر نے ایک دوسری سند سے بھی اس خطبے کو بیان کیا ہے۔

(۲) یعقوبی متوفی ۲۹۲ھ نے تاریخ یعقوبی میں

(۳) عبد العزیز جوہری متوفی ۳۲۲ھ نے کتاب سقیفہ اور فدک میں

(۴) علی ابن حسین مسعودی متوفی ۳۴۲ھ نے مروج الزھب، اخبار الزمان اور کتاب الاوسط میں۔

(۵) ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی متوفی ۳۵۶ھ نے مقاتل الطالبین میں

(۶) محمد بن جریر طبری متوفی نے دلائل الامامۃ میں

(۷) شیخ صدوق متوفی ۳۸۱ھ نے علل الشرائع اور معانی الاخبار میں

(۸) سید مرتضیٰ علم الھدیٰ متوفی ۴۳۲ ھنے الشافی میں

(۹) شیخ طوسی متوفی ۴۶۰ھ نے تلخیص الشافی میں

(۱۰) علامہ طبرسی متوفی نے الاحتجاج میں

(۱۱) ابن شہر آشوب متوفی ۵۱۸ھ نے مناقب آل ابی طالب میں

(۱۲) ابن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ نے النھایہ میں

(۱۳) سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ نے تزکرۃ الخواص میں

(۱۴) ابن حدید متوفی ۶۵۶ھ نے شرح نہج البلاغہ میں

(۱۵) ابن طاؤس متوفی ۶۶۴ھ نے طرائف فی معرفۃ المذاہب والطوائف میں

(۱۶) ابن میثم متوفی ۶۷۹ھ نے شرح نہج البلاغہ میں

(۱۷) علی بن عیسیٰ اربلی متوفی ۶۹۳ھ نے کشف الغمہ

بہر حال بزرگوں کی اسناد کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں

شیخ صدوق نے بیان کیا ہے کہ اس خطبے کے بہت سے جملے (علل الشرایع) میں ابن المتوکل نے سعد آبادی سے نقل کئے ہیں۔ اور انھوں نے برقی سے، اور انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اور انھوں نے احمد بن محمد بن جابر سے، اور انھوں نے حضرت زینبؑ بنت علیؑ سے بیان کیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن حاتم نے محمد بن مسلم کی زبانی بیان کیا۔ ان سے عبدالجلیل الباقطانی نے بیان کیا۔ ان سے حسن بن موسی الخشاب نے بیان کیا۔ ان سے عبداللہ بن محمد علوی نے بیان کیا۔ ان سے اہل بیت کے افراد نے بیان کیا۔ ان سے زینبؑ بنت علیؑ نے ان سے حضرت فاطمہ زہراؑ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن حاتم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی عمیر نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمارہ نے، ان سے محمد بن ابراہیم المصری نے، ان سے ہارون بن یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن موسی لعبسی نے، ان سے حفص احمر نے، ان سے زید بن علیؑ نے، انھوں نے اپنی پھوپھی اماں حضرت زینبؑ بنت علیؑ سے، انہوں نے حضرت فاطمہ زہراؑ نے بیان فرمایا۔

سید بن طاوس بیان کرتے ہیں کہ شیخ اسعد بن شفروڈ نے کتاب ((الفائق)) میں احمد بن موسیٰ بن مردود یہ اصفہانی سے اس خطبہ کو بیان کیا ہے۔ سید شرف الدین لکھتے ہیں کہ اس خطبہ کو اولاد علیؑ و فاطمہؑ اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے رہے ہیں۔ اور وہی سلسلہ آج تک جاری ہے۔ مجھ سے میرے والد نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ اور اس طرح یہ سلسلہ اسناد حضرت علیؑ و فاطمہ زہراؑ تک پہنچتا ہے۔ ہم فاطمی نسل کے افراد اس خطبہ کو اپنی اولاد سے، اور وہ اپنی اولاد سے بیان کرتے ہیں۔

یہ خطبہ احتجاج طبرسی اور بحار الانوار میں بیان کیا گیا ہے۔ اور علماء اہل سنت میں اکثر علماء نے اس خطبہ کو اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ ابوبکر احمد بن عبدالعزیز جوہری نے اپنی کتاب ((سقیفہ)) اور ((فدک)) میں اس خطبہ کو بیان کیا ہے۔ اور اپنی اسناد کو حضرت فاطمہؑ کی ذات اقدس تک بیان کیا ہے۔ حضرت امام محمد باقرؑ کے وسیلہ سے بھی خطبہ کو بیان کیا

ہی ہے۔(۱)

بیشک یہ خطبہ فصاحت و بلاغت کی معراج ہے۔ الفاظ کم اور معانی فراوان ہیں۔ اگر پہاڑوں کے سامنے یہ خطبہ پڑھا جاتا تو وہ خوف الٰہی سے خطیب کے قدموں میں ریزہ ریزہ ہوکر سجدہ میں گر پڑتے۔اور پھر پتھر سے بھی سخت دلوں پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا، یہ وہ کلام ہے کہ خالق کے کلام کا سایہ یا ترجمان ہے اور مخلوق الٰہی کے لیے نوید خدا اور سرچشمہ ہدایت ہے۔اس خطبہ کے تمام کلمات اور الفاظ آسمانی ستاروں کی طرح درخشاں اور تابناک ہیں اور وہ زمین پر رہنے والوں کو روشنی عطا کررہے ہیں اس خطبہ سے نور نبوت اور رسالت کا فیضان ہورہا ہے یہ خطبہ بضعت الرسول کے دہن اقدس سے صادر ہوا ہے۔ اور وہ ام

گیا ہے۔نیز شرح نہج الحمید کی چوتھی جلد میں بیان کیا گیا ہے کہ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی عروہ بن زبیر سے بیان کرتے ہیں، اور انھوں نے حضرت عائشہ کی زبانی بیان کیا ہے۔اور عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: اسی طرح شرح النہج کی چوتھی جلد صفحہ ۹۳ پر بیان کیا گیا ہے اور اسی جلد کی صفحہ ۹۴ پر خطبہ کی اسناد ابوالحسین زید بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ تک پہنچتی ہیں انھوں نے اپنے والد ماجد کی زبانی انھوں نے اپنے جد بزرگوار اور وہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی زبانی اقدس سے بیان کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ آل ابی طالبؑ اپنی اولاد کو یہ خطبہ سکھاتے اور تعلیم دیتے ہیں۔

(۱) الدرۃ البیضاء ص ا

الائمہ اورام ابیھا ہیں۔فاطمہ ہیں، زہرا ہیں، بتول ہیں، پنجتن پاک کی فرد ہیں، صاحب تطہیر ہیں (۱) یہ خطبہ حضرت فاطمہ زہرا کے دہن اسے نکلے ہوئے الفاظ کی صورت میں نور رسالت او رتنویر نبوت کا کمال ہے اور معصومہؑ عالم کا اعجاز ہے بڑے بڑے علماء ودانشمندان اس کے سامنے سر تعظیم خم کرتے ہیں عقول حیران ہیں کہ یہ مخلوق کے لہجہ خالق کے کلام کی ترجمانی کون کررہا ہے؟ (۲)۔

یہ وہ خطبہ ہے کہ جو معدن فصاحت اور بلاغت کی لسان اطہر سے صادر ہوا ہے۔تمام عالم فصحاء اور لغاء اس کے سامنے عجز وانکسار سے سر تعظیم خم کرتے ہیں اس خطبہ کا ایک ایک لفظ نور نبوت کو آشکار کررہا ہے اور اس کی شعاعیں تمام علماء کے اذہان کو روشن کررہی ہیں (۳)۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے احقاق حق میں قرآنی حجتیں پیش کی ہیں اور اسکا انکار کرنے والا منکر خدا، منکر رسول اور منکر قرآن ہے۔حضرت فاطمہ زہراؑ کا یہ خطبہ سراسر نور ہے، ہدایت ہے، اس سے چشم پوشی کرنے والا اندھیرا پرست ہے۔اہل بیت اپنی اولاد کو یہ خطبہ سکھایا کرتے اور انھیں تعلیم دیا کرتے تھے۔اور قرآن کی طرح اس خطبہ کو بھی حفظ کیا کرتے۔(۴)۔

---

(۱) اللمعہ البیھاء ص۲
(۲) بحار ج ۸ طبع کمپانی ص ۱۱۴
(۳) کشف الغمہ ج ا ص ۴۷۳ و ۴۷۹
(۴) المراجعات ص ۱۰۳

خطبہ فدک

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ للهِ عَلىٰ ما اَنْعَم

وَلَهُ الشُّكْرُ عَلىٰ ما اَلْهَم

وَالثَّناءُ بِما قَدَّمَ

مِنْ عُمومِ نِعَمِ ابْتَدَأها

وَ سُبُوغ آلاءٍ أسْداها

وَتَمامِ مِنَنٍ والاها

جَمَّ عَنِ الْإحْصاءِ عَدَدُها

وَنأىٰ عَنِ الْجَزاءِ اَمَدُها

وَتَفاوَتَ عَنِ الْإدْراکِ أبَدُها

وَنَدَبَهُمْ لاِسْتِزادَتِها بِالشُّكْرِ لاِتِّصالِها

وَ اسْتَحْمَدَ إلَى الْخَلایِقِ بِإجْزالِها

وَثَنّىٰ بِالنَّدْبِ إلىٰ أمْثالِها.

وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إلٰهَ إلَّا اللهُ

وَحْدَهُ لاشَرِیکَ لَهُ

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا!

حمد وسپاس اس ذات الٰہی کے لیے مخصوص ہے کہ جس نے نعمتوں سے نوازا۔ اسکی طرف سے وحی اور الہام پر شکر گزار ہیں۔

بس اللہ ہی کی ستائش اور ثناء ہے۔ اس نے بغیر طلب کے نعمتوں کی بارش کی۔ اور بغیر استحقاق کے حقدار بنایا۔ ہر قسم کی نعمتوں کی فروانی کی۔

اہل اور مستحق لوگوں پر اپنی نعمتوں کو مکمل فرمایا!

اور ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت برستی رہی۔

کثرت نعمت کا اب کوئی حساب وشمار ممکن نہیں ہے۔

اسکا احسان وکرم اتنا پھیلا ہوا ہے کہ اس کا شکر ممکن نہیں۔

انسانی تخیل اسکے ادراک سے بہت دور ہے۔

بندے اگر چاہتے ہیں کہ اسکی نعمتوں میں مزید اضافہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر کریں۔ اور شکر کے وسیلہ سے نعمتوں کو جاری رکھیں۔

اگر مخلوقات اپنے خالق کی حمد وثنا کرتی ہے تو اللہ تعالی انہیں جزاء عطا فرمائے گا۔ اور دنیا اور آخرت نعمتوں کو ان پر تمام کر دے گا۔

میں اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں وہ یگانہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں

كَلِمَلةٌ جَعَلَ الْإخْلاَص تأويلَها

وَضَمَّنَ مَوْصُولَهاٰ

وَأناٰرَ فِي الْفِكرِ مَعْقُولَها

اَلْمُمْتَنِعُ مِنَ الْأَبْصاٰرِرُؤْيَته

وَمِنَ الْأَلْسُنِ صِفَتُه

وَمِنَ الْأَوْهاٰمِ كَيْفِيَتُهُ

اِبْتَدَعَ الْأَشْياٰءَ لاٰمِنْ شَيْءٍ كاٰنَ قَبْلَها

وَأَنْشَأَها بِلاٰ احْتِذاءِ أَمْثِلَةٍ امْتَثَلَها

كَوَّنَها بِقُدْدَتِهِ، وَ ذَرَأَها بِمَشِيَّتِهِ

مِنْ غَيْرِ حاٰجَةٍ مِنْهُ إلىٰ تَكْوِينِهاٰ

وَلاٰ فائِدَةٍ لَهُ في تَصْويرِها

إلاّ تَثْبيتاً لِحِكْمَتِهِ، وِتَنْبيهاً عَلىٰ طاٰعَتِهِ

وَ إظْهاراً لِقُدْرَتِهِ، وَتَعَبُّداً لِبَرِيَّتِه

وَإعْزازاً لِدَعْوَتِهِ.

ثُمَّ جَعَلَ الثَّوابَ عَلىٰ طاٰعَتِهِ وَوَضَعَ الْعِقاٰبَ عَلىٰ مَعْصِيَتِه

یہ ایسا کلمہ ہے جس کی تاویل وتفسیر اخلاص ہے۔
فطری طور پر تو افراد بشر کے دل اسی کلمہ ٔ اخلاص کو پڑھتے ہیں۔
اور عقل انسانی اسی کلمہ ٔ اخلاص سے روشن ہوتی ہے۔
آنکھوں سے اس کا دیدار محال ہے۔
اور زبان اسکے اوصاف بیان کرنے سے قاصر اور ناتواں ہے۔
وہم وگماں کی اس کی طرف پرواز ممکن نہیں ہے۔
اس نے عالم عدم سے موجودات کو لباس ہستی عطاء کیا۔
اس نے کسی سابقہ نمونہ کے بغیر ہر چیز کو خلق کیا۔
اور ہر چیز میں اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا۔ اور ہر چیز کو چاہت کے مطابق بنایا۔ وہ موجودات کی خلقت میں ہر چیز سے بے نیاز ہے۔
اس نے اپنا فائدہ درپیش نہیں رکھا۔
ہر چیز کی خلقت میں اسکی حکمت ہے۔ اور مخلوقات اسکی اطاعت میں کوشاں ہیں۔
اور ہر چیز میں اس کی قدرت نمایاں ہے۔
اور اپنے خالق کی عبادت کرتی ہے۔
اور کائنات کی ہر چیز انسان کو خالق کی معرفت کی دعوت دیتی ہے۔ اس نے اپنی اطاعت کو باعث ثواب قرار دیا ہے۔ اور معصیت کو باعث عذاب وعقاب۔

زِيادَةً لِعِبادِهِ عَنْ نِقْمَتِه

وَحِياشَةً مِنْهُ إلىٰ جَنَّتِهِ

وَأَشْهَدُ أنّ أبي مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُه، اخْتارَهُ وَانْتَجَبَهُ قَبْلَ أَنْ أَرْسَلَهُ

وَسَمَاهُ قَبْلَ أنِ اجْتَبَلَهُ

وَاصْطَفاهُ قَبْلَ أنِ ابْتَعَثَهُ

إذِ الْخَلائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُونَةٌ

وَبِسِتْرِ الْأَهاوِيلِ مَصُونَةٌ

وَبِنِهايَةِ الْعَدَم مَقْرُونَةٌ

عِلْماً مِنَ اللهِ تَعالىٰ بِمآيِلِ الْأُمُورِ

وَ إحاطَةً بِحَوادِثِ الدُّهُورِ

وَمَعْرِفَةً بِمَواقِعِ الْمَقْدُورِ

اِبْتَعَثَهُ اللهُ تَعالىٰ إتْماماً لِأَمْرِه

وَ عَزِيمَةً عَلىٰ إمْضاءِ حُكْمِهِ

وِ إنْفاذاً لِمَقادِيرِ حَتْمِهِ

اس نے اپنے اطاعت گزار بندوں کو عذاب سے بچایا۔
اور جنت میں رہنے کا اہل قرار دیا۔
میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے بابا اللہ کے بندے اور اسکے پیغمبرؐ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رسالت اور پیغمبری سے پہلے عالم لم یزل میں منتخب فرمایا تھا۔ اور انکی خلقت سے قبل ان کا نام رکھا گیا۔
اور انکی بعثت سے قبل انکا انتخاب کیا گیا۔ اس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنہاں تھیں
اور وہ خوف و وحشت کے پردوں میں خائف ہو رہی تھی۔
اور دوسرے موجودات عدم کی آخری حدوں پر تھے۔
اللہ ہر امر کا آشنا ہے۔
اور حوادث زمانہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔
موجودات کی مقداریں اسکے سامنے معین ہوتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے امر کی تکمیل کیلئے انھیں مبعوث کیا۔
تا کہ حکمت الٰہی جاری ہو۔
اور حتمی امور پر ختمی مرتبت کی تصدیق اور تائید ہو۔

فَرَأَی الْاُمَمَ فِرَقاً في أدْيانِها
عُكَّفاً عَلىٰ نيرانِها
عابِدَةً لِأوْثانِها
مُنْكِرَةً للهِ مَعَ عِرْفانِها
فِأنارَ اللهُ بِمُحَمَّدٍ ظُلَمها
وَ كَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَها
وَ جَلّىٰ عَنِ الْأَبْصارِ غُمَمَها
وَ قامَ فِي النّاسِ بِالْهِدايَةِ
وَأنْقَذَهُمْ مِنَ الْغَوايَةِ،وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمايَةِ
وَ هَدَاهُمْ إلَى الدّينِ الْقَويم
وَ دَعاهُمْ إلَى الطَّريقِ الْمُسْتَقِيمِ
ثُمَّ قَبَضَهُ اللهُ إلَيْهِ قَبضَهُ اللهُ رَأْفَةٍ
وَ اخْتِيارٍ وَرَغْبَةٍ وَإيثارٍ
بِمُحَمَّدٍ عَنْ تَعَبِ هذِهِ الدّار في راحَةٍ
قَدْحُفَّ بِا لْمَلائِكَةِ الْأبْرارِ

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے دیکھا کہ قومیں مختلف ادیان میں منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے جلائی ہوئی آگ کی پوجا کرتے ہیں۔

اپنے ہاتھ سے گھڑے بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے باوجود اسکا انکار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کے نور کے وسیلہ سے تاریکی کے پردوں کو ہٹا دیا اور دلوں پر چھائے ہوئے (دکھوں اور رنج و آلام کے) بادل چھٹ گئے۔

اور آنکھوں کے سامنے مبہم امور واضح اور آشکار ہو گئے۔

اور حضرت نے لوگوں کے سامنے ہدایت کے منارے روشن کئے۔

اور گمراہی سے انھیں نجات دی۔ اور انکی اندھی آنکھوں کو نور عطا کیا۔

اور انہیں استوار دین کے راستہ کی طرف ہدایت فرمائی۔

اور انہیں صراط مستقیم پر چلنے کے لیے بلایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انتہائی راحت و رحمت، محبت کے ساتھ انھیں اپنی بارگاہ میں آنے کی دعوت دی اور اس کا اختیار حضور کو دیا۔ کہ ہماری طرف رغبت کرو۔ اور دنیا کے رنج و آلام سے نکل کر رحمت اور راحت کے عالم میں آجاؤ۔

وہاں مقرب ملائکہ نے آنحضرتؐ کا استقبال کیا۔

وَ رِضْوانِ الرَّبِّ الْغَفّارِ

وَ مُجاوَرَةِ الْمَلِکِ الْجبارِ

صَلَّى اللهُ عَلیٰ اَبي نَبِیِّهِ وَ اِمِینِهِ عَلَى الْوَحْی

وَصَفِیِّهِ وَ خِیَرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ رَضِیِّهِ

وَ السَّلامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکاتُهُ.

ان پر چاروں طرف سے رضوان اور غفران کی بارش ہو رہی ہے۔ اور وہ قادر مطلق کے سایہ رحمت میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود وسلام ہو میرے امین وحی بابا جانؑ پر۔

وہ مخلوقات میں اللہ کے برگزیدہ اور صفی ہیں۔

سلام ہو ان پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں برستی رہیں۔

ثُمَّ التفتت إلى أهل المجلس وقالت:

أَنْتُمْ عِبادَ اللهِ نُصْبُ أمْرِهِ وَنَهْيِهِ

وَ حَمَلَةُ دينِهِ وَ وَحْيِهِ

اُمَناءُ اللهِ عَلىٰ أَنْفُسِكُمْ

وَ بُلَغاؤُهُ إلَى الْاُمَمِ

وَزَعَمْتُمْ حَقٌّ لَكُمْ للهِ فِيكُم

عَهْدٌ قَدّمَهُ إلَيْكُمْ

وَبَقِيَّةٌ اسْتَخْلَفَها عَلَيْكُمْ

كِتابُ اللهِ النّاطِقُ،وَ الْقُرْآنُ الصّادِقُ

وَ النُّورُ السَاطِع

وُ الضَّياءُ اللاّمِع

بُيِّنَةٌ بَصائِرُهُ ،مُنْكَشِفَةٌ سَرائِرُهُ

مُتَجَلِّيَةٌ ظَواهِرُهُ

مُغْتَبِطَةٌ بِهِ أشْياعُهُ

قائِدٌ إلَى الرِّضْوانِ اتَّباعُهُ

پھر اہل مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا!

اے بندگان الٰہی تمہیں ہی اوامر اور نواہی کا پابند بنایا گیا ہے۔

اور تمہارے ہی واسطے اللہ کا دین ہے۔اور وحی خدا تمہارے پاس ہے۔

تم اپنے نفسوں پر اللہ کی وحی کے جاری کرنے کے ذمہ دار ہو۔

اور دوسری قوموں تک اس پیغام الٰہی کو پہنچانے والے ہو۔

اور تم سمجھتے بھی ہو کہ اللہ کا پیغام تمہارے واسطے ہے اور اس پر عمل کرنے کے تم حقدار ہو۔

ہاں تم سے اللہ کا عہد و پیان لیا جا چکا ہے۔

اور رسولؐ کا جانشین موجود ہے۔اور ہمارے لئے قرآن اس بات پر گواہ ہے۔قرآن ناطق ہے۔اور قرآن صادق ہے۔

نور الٰہی کی روشنی ہے۔اور اسکی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔

اہل بصیرت کے لیے ہر چیز آشکار ہے دلیلیں استوار ہیں۔

قرآن مجید کے ظواہر واضح ہیں۔

اور اہل قرآن انکی پیروی پر رشک کرتے ہیں۔

اور یہ پیروی رضوان الٰہی تک پہنچاتی ہے۔

مُؤَدٍّ إلَي النَّجاهِ إسْماعُهُ

بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللهِ الْمُنَوَّرَةُ

وَعَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَة

وَ مَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ

وَبَيّناتُهُ الْجالِيَة

وَ بَراهِينُهُ الْكافِيَةُ

وَ فَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ

وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ

وَ شَرايِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

فَجَعَلَ اللهُ الْإيمانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشَّرْكِ

وَ الصَّلاةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ

وَ الزَّكاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نَماءً فِي الرِّزْق

وَالصِّيامَ تَثْبِيتاً لِلْإِخْلاصِ

وَ الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّين

وَ الْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلوبِ

اور قرآن سننے سے نجات ملتی ہے۔

اور قرآن لوگوں کو اللہ کی روشن حجتوں تک ہدایت کرتا ہے۔

اسکی شریعت آسان ہے۔

اس میں حرام اور نامناسب چیزوں سے بچنے کی تفصیل موجود ہے۔

اس کے استدلال واضح ہیں۔

اس کے براہین محکم ہیں۔

اس کے فضائل بیان کرنے میں ثواب ہے۔

اس نے جن چیزوں کو مباح قرار دیا ہے وہ اللہ کی عنایت اور عطیہ ہے۔

اور اس کے احکام اور فرائض واجب الاطاعت ہیں۔

دلوں کی شرک سے طہارت کے لیے ایمان ضروری ہے۔

اور نماز تمہیں تکبر و نخوت سے پاک کرتی ہے۔

اور زکوٰۃ سے نفوس پاک ہوتے ہیں۔ اور رزق و روزی میں فروانی ہوتی ہے۔ روزے اسلئے واجب کئے تا کہ تم خلوص و اخلاص میں استوار ہو جاؤ۔ اور حج دین میں استحکام کی خاطر واجب ہے۔

عدل سے دلوں کی پیاس بجھتی ہے۔

وَطاعَتنا نِظاماً لِلْمِلَّةِ

وَإمامَتنا أماناً مِنَ الْفُرْقَةِ

وَالْجِهادَ عِزّاً بِلْإسْلام

وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِيجابِ الْأَجْر

وَ الْأمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعامَّةِ

وَبِرَّ الْوالِدَيْنِ وِقايَةً مِنَ السَّخَطِ

وَصِلَةَ الْأَرْحامِ مَنْماةً لِلْعَدَد

وَ الْقِصاصَ حِصْناً لِلدِّماءِ

وَ الْوَفاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ

وَتَوْفِيَةَ الْمَكايِيلِ وَالْمَوازِينَ تَغْيِيراً لِلْبَخْس

وَالنَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْس

وَ اجْتِنابَ الْقَذْفِ حِجاباًعَنِ اللَّعْنَةِ

وَتَرْكَ السَّرْقَةِ إيجاباً لِلْعِفَّةِ

وَ حَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ إخْلاصاًلَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ

فَاتَّقُوا اللهَ

اہل دین کے لیے ہماری اطاعت واجب ہے۔
اور ہماری امامت تفرقہ اور پراکندگی سے بچانے کا ذریعہ ہے۔
اسلام کی عظمت کے لیے جہاد فرض کیا۔
اور صبر کو اجر و جزا میں افزائش کا ذریعہ قرار دیا۔
امر بالمعروف میں عام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کو پیش نظر رکھا۔
والدین کے حق میں نیکی کرنے سے اللہ کا عذاب اور غضب ٹل جاتا ہے۔
صلہ رحمی سے افرادی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔
قصاص کے وسیلہ سے خونریزی کو روکا گیا ہے۔
نذر کو پورا کرنے میں مغفرت ہے۔
ناپ تول میں برابری برقرار کرنے میں برکت ہے۔
شراب نوشی سے اسلئے روکا گیا ہے کہ تم رجس اور پلیدی سے پاک رہو۔
اللہ کی لعنت سے محفوظ رہنے کے لیے تہمت لگانے کو حرام قرار دیا گیا ہے
عفت کے برقرار رکھنے کی خاطر چوری کرنا حرام قرار دیا۔
اللہ نے شرک کو حرام قرار دیا تا کہ لوگ اپنے پروردگار کے مخلص بندے رہیں۔ پس تقوی الٰہی کو اختیار کرو۔

حَقَّ تُقاتِهِ

وَلاٰ تَمُوتُنَّ إلاَ وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

وَ أطيعُوا اللهُ فيما أَمَرَكُمْ بِهِ

وَ نَهاكُمْ عَنْه

فَإنّه إنَّما يَخْشَي اللهُ مِنْ عِبادِهِ الْعُلماءُ

ثُمَّ قالت: أيُّهَا النّاسُ!

اعْلَمُوا أنّي فاطِمَةُ

وَأبي مُحمَّدٌ ،

أَقُولُ عَوْداً وَبَدْءاً

وَ لاٰ أقُولُ ما أقُولُ غَلَطاً، وَلاٰ أفْعَلُ ما أفْعَلُ شَطّطا

لَقَدْ جاءَ كُمْ رَسُولٌ مِنْ أنْفُسِكُم عَزيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ

حَريصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ

فَإنْ تَعْزُوهُ وَتَعْرِفُوهُ تَجِدُوهُ

أبِي دُونَ نِسائِكُمْ

اور اس حق کے تقوے سے آراستہ ہو جاؤ۔
اور مسلمان بنکر مرو گے تو ہمیشہ کے لیے جی اٹھو گے۔
بس اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم کیا اسکی اطاعت کرو۔
اور جس بات کے ارتکاب سے روکا ہے۔ اسکو انجام مت دو۔
علماء ہی اس سے ڈرتے اور خوف رکھتے ہیں۔

پھر فرمایا! اے لوگو!

اچھی طرح جان لو کہ میں فاطمہؑ ہوں۔
اور میرے بابا جانؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
جو کچھ میں بیان کر رہی ہوں، وہ حرف آخر اور قطعی ہے۔
میں کوئی غلط بات نہ کہتی ہوں، اور نہ کوئی غلط کام کرتی ہوں۔
اللہ نے تمہارے پاس اپنا رسولؐ بھیجا۔ وہ تمہاری تکلیفوں سے بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ تمہاری خیر و خوبی کی آرزو کیا کرتے تھے۔
اور وہ اہل ایمان کے لیے رحیم اور بڑے ہی مہربان تھے۔
اگر تم آلؑ کی نسبت کو تلاش کرو تو حضور اکرمؐ کی قرابت کو جان سکتے ہو۔
وہ میرے ہی باباؐ ہیں۔ تمہاری عورتوں کے باپ نہیں۔

وَأخا ابْنِ عَمّي دُونَ رِجالِكُمْ

وَلَنِعْمَ الْمَعْزِيُّ إلَيْهِ

فَبَلَّغَ الرِّسالَةَ

صادِعاً بِالنَّذارَة

مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ

ضارِباً ثَبَجَهُمْ، آخِذاً بأكْظامِهِمْ

داعِياً إلىٰ سَبيلِ رَبِّهِ بِالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ

يَكْسِرُ الْأَصْنامَ

وَيَنْكُتُ الْهامَ

حَتّى انْهزَمَ الْجَمْعُ وَوَلُّوا الدُّبُر

حَتّىٰ تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ

وَأَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ

وَ نَطَقَ زَعِيمُ الدّينِ

وَ خَرَسَتْ شَقاشِقُ الشَّياطِينِ

وَطاحَ وَ شيظُ النَّفاق

اور رسول خداؐ کے بھائی میرے ابن عم ہیں۔ نہ تمہارے مردوں میں سے
اور اس پاک نسبت اور عصمت پرور کا کیا کہنا۔
میرے بابا جانؑ نے بڑی اچھی طرح کھل کر اللہ کی رسالت کی تبلیغ کی۔
اور عذاب الٰہی سے لوگوں کو ڈرایا۔
انھوں نے مشرکین کی قدرت وطاقت کی پرواتک نہیں کی۔
انکے فاسد عقائد کو للکارا۔ اور انکا گلا پکڑا کر دبوچ دیا۔
حسن سلوک، دلیلوں اور برہانوں کیساتھ اللہ کے راستہ پر چلنے کی دعوت دی۔ انکے بتوں کو توڑا۔
اور مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں کو اس طرح شکست دی کہ انہوں نے میدان جنگ سے فرار کیا۔
ظلم وجور اور جہالت کی راتیں ختم ہوئیں۔
ایمان کے سورج کا نور پھیلا اور حق کی فتح ہوئی۔
اور دین وایمان کے سردار نے کلام کیا۔
اور اس کے سامنے شیطانوں کے دہن پر تالے پڑ گئے۔
رذیل اور منافق لوگ کچھ نہ کر سکے۔

وَانْحَلَّتْ عُقَدُ الْكُفْرِ وَالشِّقاقِ

وَفُهْتُمْ بِكَلِمَةِ الْإِخْلاصِ

فِي نَفَرٍ مِنَ الْبِيضِ الْخِماصِ

وَكُنْتُمْ عَلىٰ شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ

مُذْقَةَ الشّارِبِ ، وَنُهْزَةَ الطّامِعِ

وَقُبْسَةَ الْعَجْلانِ

وَ مَوْطِئَ الْأَقْدامِ

تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ وَتَقْتاتُونَ الْوَرَقَ

أَذِلَّةً خاسِئِينَ

تَخافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ

فَأَنْقَذَكُمُ اللهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ بِمُحَمَّدٍ

بَعْدَ اللَّتَيّا وَ الَّتِي

وَ بَعْدَ أَنْ مُنِيَ بِبُهَمِ الرِّجالِ

وَ ذُؤْبانِ الْعَرَبِ

وَ مَرَدَةِ أَهْلِ الْكِتابِ

کفر اور اختلاف کی گرہیں کھل گئیں۔

اس وقت تم نے اپنی زبان پر کلمۂ توحید جاری کر لیا۔

ان حالات میں ان چند ہستیوں کا بھی حصہ ہے، جنہوں نے اپنی پاکبازی کی حفاظت کی۔

اور اس وقت تم دوزخ کے کنارہ پر کھڑے تھے۔

دوزخ کا گھونٹ اور خوراک بننے والے تھے۔

تمہاری کوئی وقعت اور حیثیت نہ تھی۔

اور تم قدموں میں روندی جانے والی مخلوق تھی۔

تم راستہ کا گندہ پانی پیا کرتے تھے۔ جانوروں کی کچی کھال چبایا کرتے تھے۔

بڑے ذلیل، پست اور بے آبرو تھے۔

ہر وقت خوف و ہراس میں رہا کرتے کہ کب کوئی تمہیں پامال کر ڈالے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے بابا کے وسیلہ سے ان مصیبتوں سے نجات دی۔

اور ان تمام باتوں کے علاوہ (میرے بابا نے) طاقتوروں کے ظلم برداشت کئے۔ عربوں کے سرکش جنگجو۔

كُلَّما أَوْقدُوا ناراً لِلْحَرْبِ أطْفَأَهَا اللهُ

أوْ نَجَمَ قَرْنٌ لِلشَّيْطانِ

وَفَغَرَتْ فاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

قَذَفَ أخاهُ في لَهَواتِها

فَلا يَنْكَفِئُ حَتّىٰ يَطَأَ صِماخَها بِأخْمَصِهِ

وَيُخْمِدَ لَهَبَها بِسَيْفِهِ

مَكْدُوداً في ذاتِ اللهِ

مجتَهِداً فِي اَمرِ اللّه

قَرِيباً مِن رَسُولِ اللّه

سَيِّداً فِي اَولِياءِ اللّه

مُشْمَّراً ناصحاً، مُجِدّاً كادِحاً

وَأَنْتُمْ فِي رَفاهِيَةٍ مِنَ الْعَيْشِ

وَدِعُونَ فاكِهُونَ آمِنُونَ

تَتَرَبَّصُونَ بِنا الدَّوائِرَ

وَتَتَوَكَّفُونَ الْأَخْبارَ

متکبر اور متجاوز، اہل کتاب نے جب بھی جنگ کی آگ بھڑکائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو خاموش کر دیا۔

اور جب شیطان کے ساتھی فتنہ برپا کرتے۔

اور مشرکین، اژدھا کی طرح اپنا منہ کھولتے۔

تو حضرت اپنے بھائی کو آگے کر دیتے۔ اور وہ اس وقت تک واپس نہ پلٹتے جب تک ان کی گوشمالی نہ کر لیتے۔

اور جب تک انکے آگ بھڑکتے شعلوں کو اپنی تلوار کے پانی سے بجھا نہ دیتے۔

انہوں نے ذات الٰہی میں بڑی کوشش کی۔ اور امر الٰہی کیلئے کوشاں رہے۔ وہ رسول خدا سے قریب ہیں۔

اور اللہ کے اولیاء کے سید و سردار ہیں۔

وہ امر الٰہی کا اہتمام کرتے۔

نصیحتیں کرتے۔ کوشش کرتے۔ زحمتیں اور سختیاں اٹھاتے۔

اور تم اس وقت عیش و آسائش کی زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

اور سکھ چین اور امن و امان سے رہتے تھے۔

وَ تنْكُصُونَ عِنْدَ النَّزال

وَتفِرُّونَ عِنْدَ الْقِتالِ.

فَلَمّا اخْتارَ اللهُ لِنَبيِّهِ دارَ أنْبيائِهِ

وَ مَأْوىٰ أصْفِيائِه

ظَهَرَ فيكُمْ حَسيكَةَ النّفاق

وَسَمَلَ جِلْبابُ الدّين

وَ نَطَقَ كاظِمُ الْغاوِينِ

وَ نَبَغَ خامِلُ الْأَقَلّينَ

وَ هَدَرَ فَنيقُ الْمُبْطِلين

فَخَطَرَ فِي عَرَصاتِكُم

وَأَطْلَعَ الشَّيْطانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرِزِهِ

هاتِفاً بِكُمْ

فَأَلْفاكُمْ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجيبينَ

وَ لِلْغِرَّةِ فِيهِ مُلاحِظِينَ

ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ

اور ہمارے حق میں مصیبتوں اور دکھوں کی آرزو، خواہش اور تمنا کرتے۔
اور ہمارے واسطے بری خبر کے منتظر رہتے۔
اور تم جان بچا کر میدان جنگ سے بھاگ جایا کرتے۔
اور جب اللہ نے اپنے نبیؐ کے لیے انبیاءؑ کے گھر۔
اور اصفیاء کی منزل کو پسند کیا۔
تو پھر تمہارے نفاق اور بغض و کینہ کی چنگاری پھوٹی۔
تمہارے دین کی چادر بوسیدہ ہوگئی۔
اور گمراہوں کے گونگے نے زبان نکالی۔
اور گمنام افراد خود کو نمایاں کرنے لگے۔
ذلیل اور پست لوگ آگے بڑھنے لگے۔
اور باطل پرستی کی ناقہ کا دودھ تمہارے گھروں میں بہکر آنے لگا۔
اور خطرہ کے ٹل جانے کے بعد شیطان نے اپنا سر نکالا۔
اور تمہیں اس نے اپنی طرف آنے کی دعوت دی۔
کہ تم اسکی دعوت قبول کرنے کے لیے حریص ہو۔
اور شیطان کے دربار میں عزت کے خواہاں ہو۔

فَوَجَدَكُمْ خِفافاً ، وَأَحْمَشَكُمْ فَأَلْفاكُمْ غِضاباً

فَوَسَمْتُمْ غيرَ اِبِلِكُمْ

وَ أَوْرَدْتُمْ غيرَ شِرْبِكُم

هٰذا وَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ

وَ الْكَلْمُ رَحِيبٌ

وَالْجُرْحُ لَمّا يَنْدَمِلْ

وَالرَّسُولُ لَمّا يُقْبَرْ

ابْتِداراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ

أَلاٰ فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُواوَاَنَّ جهَنمَ مُحِيطَة بِالكَافِرِينَ

فَهَيهَاتَ مِنكُم

وَ كَيفَ بِكُم

وَاَنّى تُؤفَكُونَ

وَكِتَابَ اللّهِ بَينَ اَظهَرَكُم

اُمُورُه ظَاهِرَة

وَاَحكَامُهٗ زَاهِرَة

پھر اس نے تمہیں اٹھایا تو دیکھا کہ تم بے حد ہلکے اور بے وقعت ہو۔

اور تم نے دوسرے کے اونٹ کو داغ دیا۔

اور غیر کے گھاٹ پر جا پہنچے۔

رسولؐ کا زمانہ قریب ہے۔

اور بالکل کل ہی کی بات ہے۔

زخم بھی گہرا ہے۔ اور گھاؤ ہرا ہے۔

رسول اکرمؐ کو قبر میں ابھی نیند بھی نہیں آئی تھی۔

تم نے اس قدر جلدی کی کہ فتنوں کے بہانے جو کرنا تھا کر گزرے۔

آگاہ ہو جاؤ تم لوگ بری طرح سے فتنوں میں گر گئے ہو۔ اور کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اور وہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لی گی۔

تم نے ایسا کیوں کیا؟

اور تم حق سے منحرف ہو کر کہاں جا رہے ہو؟

جبکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے۔

اس کی باتیں واضح ہیں۔

وَ اِعلامُهُ باهِرَة

وَزَواجِرُهُ لائحَة

وَ اَوامِرُهُ واضِحَة

وَقد خَلَفتُمُوهُ وَرَاءَ ظَهُورِكُم

اَرَغبَةً عَنهُ تُرِيدُونَ

اَم بِغَيرِهِ تَحكُمُونَ

بِئسَ لِلظَالِمِينَ بَدَلاً

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الاِسلاَمِ دِيناً فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى اَلاخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِينَ

ثُمّ لَم تَلبَثُوا اِلّا رَيثَ اَن تَسكُنَ نَفرَتَها

وَيُسلِسَ قِيادَها

ثُمّ اَخَذتُم تُورُونَ وَقَدتَها،وَتَهِجُونَ جَمرَتَها،وَتَستَجِيبُونَ لِهتافِ الشَّيْطانِ الْغَوِيّ

وَإطْفاءِ أنوارِ الدَّينِ الْجَلِي

وَإهْمادِ سُنَنِ النَّبِيَّ الصَّفِي،تُسِرُّونَ حَسْواً فِي ارْتِغاءِ

علامتیں روشن ہیں اور نشانیاں گویا ہیں۔

اسکی تنبیہیں واضح ہیں۔

اوامر کھلے ہیں۔

تم نے ایسی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

کیا اس سے تم بیزار ہو گئے ہو؟

یا غیر قرآن کے احکام مانتے اور رائج کرتے ہو۔

ستمگاروں کو اس ظلم کا بدلہ بھاری پڑے گا۔

اور جو شخص اسلام چھوڑ کر کسی اور طریقہ پر چلے گا تو اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ اور ایسا شخص آخرت میں گھاٹے میں رہے گا۔

پھر تم نے اس قدر بھی تأمل نہیں کیا کہ فتنہ کی آگ ذرا کم ہو جائے۔

اور اس پر قابو پا لینا آسان ہو۔

بلکہ تم نے خود ہی نفرت کی آگ کو بھڑکایا ہے۔ اور تم خود ہی اسکی چنگاریوں کو ہوا دے رہے ہو۔ کیونکہ تم گمراہ شیطان کی آواز پر لبیک کہتے ہو۔

اور ابلیس کے حکم پر روشن دین کے نور کو بجھانے اور پیغمبر اکرمؐ کی سنت کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو۔

وَتَمْشُونَ لِأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ فِي الْخَمَرِ وَالضَّراء

وَ نَصْبِرُ مِنْكُمْ م عَلىٰ مِثْلِ حَزِّ الْمُدىٰ

وَ وَخْزِ السِّنانِ فِي الحَشاٰ

وَ أَنْتُمْ تزْعُمُونَ ألاَ إرْثَ لَناٰ

أَفَحُكْمَ الْجاهِلِيَّةِ

تَبْغونَ وَ مَنْ أحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْماً

لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ؟

تُهَيَّجُونَ جمْرَتَها

أفَلا تعْلَمُونَ ؟

بَلٰى تَجَلّىٰ لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضّاحِيَةِ أنَّى ابْنَتُهُ.

أَيُّهَا الْمُسْلِمونَ أأُغْلَبُ علىٰ إرْثِيَهْ

يَا ابْنَ أبْنَ أبي قُحاٰفَةَ !

أفي كِتاٰبِ اللهِ أنْ ترِثَ أباكَ ، وَ لاٰ أرِثَ أبي ؟

لَقَدْ جِئتَ شَيْئاً فَرِيّاً

أَفَعَلىٰ عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتاٰبَ اللهِ ، وَ نَبذْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُم

تم رسول خداؐ کے اہل بیتؑ کی گھنے درختوں کی آڑ میں گھات لگائے ہوئے ہو۔ ہم تمہارے مظالم پر اس طرح سے صبر کرتے ہیں کہ جیسے کوئی خنجر یا نیزے کی اَنی کے سینہ میں پیوست ہونے پر صبر کرتا ہے۔

اب یہ گمان کرنے لگے ہو کہ ہمیں اپنے بابا کی جائیداد میں حق وارثت نہیں ہے۔

کیا تم لوگ جاہلیت کے زمانے والے احکام چلانا چاہتے ہو؟

کیا ایمان ویقین سے آراستہ قوم کیلئے ،خدا سے بڑھکر کوئی حکم کرنے والا ہے کیا تم یہ بات نہیں جانتے۔نہیں نہیں! تمہارے لئے یہ بات سورج کی طرح واضح اور آشکار ہے کہ میں تمہارے پیغمبرؐ کی بیٹی ہوں۔

اے مسلمانو! کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ میری میراث چھین لی جائے اور اے ابو قحافہ کے بیٹے! کیا یہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ تو اپنے باپ کی میراث پائے اور میں اپنے باباؐ کی میراث سے محروم کی جاؤں۔

تو نے یہ ایک بہت ہی بری بدعت کی ہے۔

کیا تم لوگوں نے دیدہ و دانستہ اللہ کی کتاب کو چھوڑا اور پس پشت ڈالا ہے۔

إذْ يَقُولُ: وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ

وَ قالَ فيمَا اقْتصَّ مِنْ خبَرِ يَحْيَي بْنِ زَكَرِيّا

إذْ قالَ رَبَّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنكَ وَلِيًّا يرِثُنِي

وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوب

وَ قالَ:

وَاُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتابِ الله

وَ قالَ:

يُوصِيكُمُ اللهُ في أوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْن

وَ قالَ: إنْ تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِين

بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ

وَزَعَمْتُمْ أَلاَ حَظْوَةَ لِي، وَ لاَ إرْثَ مِنْ أبي

لاَرَحِمَ بَيْنَنَا!

أَفَضَصَّكُمُ اللهُ بِآيةٍ

أَخْرَجَ مِنْهاأبي؟

أمْ هَلْ تَقُولُونَ

جبکہ اللہ کی کتاب واضح کہہ رہی ہے کہ سلیمانؑ، داؤدؑ کے وراث ہیں۔
اور جناب یحییٰؑ کے حق میں حضرت زکریاؑ پیغمبر کی یہ دعاء قرآن مجید میں مذکور ہے کہ یا اللہ مجھے ایسا وارث عطا فرما جو میری میراث پائے۔
اور آل یعقوبؑ کا ورثہ بھی لے۔
یہ بھی اللہ کی کتاب میں ہے کہ خون کا رشتہ رکھنے والے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔
پھر اسی کتاب نے فرمایا ہے کہ تمہارا پروردگار تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔
پھر ارشاد ہوا اگر کوئی دنیا سے جاتے وقت مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کیلئے وصیت کر جائے۔ یہ متقین اور پرہیزگاروں کا فرض ہے۔ لہذا اب تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے باباؐ کی وارث نہیں بن سکتی۔
کیا میرے بابا جانؐ سے میری قربت رحمی نہیں ہے؟
اور کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی خاص آیت نازل کر دی ہے۔
اور اس حکم سے میرے پدر بزرگوار کو مستثنیٰ قرار دیا ہے!
یا تم یہ کہتے ہو کہ

أَهْلُ مِلَّتَيْنِ لايَتوارثان

وَ لَسْتُ أَنا وَأَبي

مِنْ أَهْلِ مِلَّةٍ واحِدَةٍ؟!

أَمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ، وَ عُمُومِهِ، مِنْ أَبِي وَ ابْنِ

عَمّي؟

فَدُونَكَها مَخْطُومَةً مَرْحُولَةً .

تَلْقاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ

فَنِعْمَ الْحَكَمُ اللهُ، وَ الزَّعِيمُ مُحَمَّدٌ ،

وَ الْمَوْعِدُ الْقِيامَة

وَ عِنْدَ السّاعَةِ ما تَخْسِرُونَ

وَ لايَنفَعُكُمْ إِذْ تَنْدَمُونَ

وَلِكُلِّ نَبَأٍ مُسْتَقَرٌّ

وَسَوْفَ تَعْلَمُون

مَنْ يَأْتِيهِ عَذابٌ يُخْزِيهِ

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذابٌ مُقيمٌ

دو ملتوں و مذہبوں کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔

تو کیا میں اور میرے بابا ایک ملت اور دین پر نہیں ہیں۔

کیا اللہ کی کتاب کو تم میرے باباؐ اور ابن عمؑ سے بھی بڑھکر جانتے ہو؟۔

اور قرآن مجید کے عام و خاص، اور تمام احکام کو سمجھ گئے ہو؟۔

آج تم میرے فدک کو اس طرح غصب کر رہے ہو کہ جس طرح پستہ قد ناقہ کی ناک میں نکیل ڈال کر اسکو سواری کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

اے ابوبکر! تو اسکے نتیجہ سے قیامت کے دن آگاہ ہو جائے گا۔

اور خدا بہت ہی اچھا حکم کرنے والا ہے اور محمدؐ ہمارے ضامن اور زعیم ہیں بس میری اور تیری وعدہ گاہ قیامت ہے۔

اور قیامت کے روز باطل پرست گھاٹے میں رہیں گے۔

اور اس وقت کی ندامت تم لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

کہ جب چاروں طرف سے عذاب ٹوٹے گا۔ اور وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر رسوا ہو گا۔ اللہ نے اسکے واسطے ابدی عذاب معین کیا ہے۔

ثُمَّ رَمَتْ بِطَرْفِها نَحْوَ الْأَنْصارِ فَقالَتْ:

يا مَعاشِرَ الْفِتْيَة

وَ أعْضادَ الْمِلَّةِ

وَأنْصارَ الْإسْلامِ!

ما هٰذِهِ الْغَمِيزَةُ فِي حَقِّي؟

السِّنَةُ عَنْ ظُلامَتِي؟

أما كانَ رَسُولُ اللهِ أبِي يَقُولُ:

اَلْمَرْءُ يُحْفَظُ فِي وُلْدِه ؟

سَرْعانَ ما أَحْدَثْتُمْ

وَ عَجْلانَ ذا إهالَةً

وَلَكُمْ طاقَةٌ بِما أُحاوِلُ

وَقُوَّةٌ عَلىٰ ما أَطْلُبُ وَ أُزاوِلُ !

أَتَقُولُونَ ماتَ مُحَمَّدٌ ؟!

فَخَطْبٌ جَلِيلٌ

اسْتَوْسَعَ وَ هْيُه

اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراء نے انصار سے خطاب کیا اور فرمایا!

اے جواں مردو۔

اے قوم وملّت کے دست بازو۔

اور اے اسلام کی حفاظت کرنے والو!

میرے حق میں

تمہاری طرف سے غفلت کیوں ہے؟

کیا میرے بابا جان اور تمہارے رسولؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

کسی شخص کی عظمت اسکی اولاد کی عزّت کرنے سے ہی ہوتی ہے۔

تم لوگوں نے کتنی جلدی دین میں بدعت پیدا کردی ہے۔

اور قبل از وقت بدعت کے مرتکب ہوئے۔

بیشک تمہیں میری مدد اور نصرت کرنے پر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔

اور جس چیز کا میں نے تم سے مطالبہ کیا ہے تم اسکو انجام دو۔

تمہارا یہ بہانہ کہ حضرت رسول خداؐ کا انتقال بہت بڑی مصیبت ہے۔

ہاں اس مصیبت کا رخنہ وسیع۔

اور شگاف بہت زیادہ ہے۔

وَ اسْتَنْهَرَ فَتْقُه

وَ انْفَتَقَ رَتْقُهُ

وَ أَظْلَمَتِ الْأَرْضُ لِغَيْبَتِهِ

وَ كُسِفَتِ النُّجُومُ لِمُصِيبَتِهِ

وَ أَكْدَتِ الْآمال

وَ خَشَعَتِ الْجِبالُ

وَ أضيعَ الْحَرِيم

وَ أزيلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَماتِه

فِتِلْكِ وَ اللهِ النّازِلَةُ الْكُبْرى

وَ الْمُصِيبَةُ الْعُظمىٰ

لاٰ مِثْلُهاٰ نازِلَةٌ

وَلاٰ بائِقَةٌ عاٰجِلَةٌ

أعْلَنَ بِهاٰ كِتاٰبُ اللهِ .

جَلّ ثَناؤُهُ . فِي أَفْنِيَتِكُمْ

فِي مُمْساكُمْ وَمُصْبِحِكُمْ

اس کا پیوند ادھڑ چکا ہے۔

اور اتصال میں افتراق پڑ چکا ہے۔

حضرت رسول خداؐ کی رحلت سے زمین تاریک ہوگئی ہے۔

چاند و سورج بے نور اور ستارے پریشان ہیں۔

آنحضرتؐ کی ذات سے جو آرزوئیں وابستہ تھیں وہ ختم ہو چکی ہیں۔

اس مصیبت پر پہاڑوں کے دل بھی پانی پانی ہو رہے ہیں۔

حرمت رسولؐ ضائع کر دی گئی۔

اور حریم رسولؐ کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ گئی ہے۔

پس خدا کی قسم یہ مصیبت بہت بڑی ہے

اور عظیم مصیبت ہے۔

اس کی مثل کوئی اور بلا نہیں ہے۔

اور اس سے زیادہ ہلاک کرنے والی کوئی اور مصیبت نہیں ہے۔

اور اس بلا کی خبر کتاب خدا نے پیش کر دی ہے۔

لوگ گھروں میں خوش الحانی کے ساتھ۔

صبح و شام۔

هِتافاً وَ صُراخاً

وَ تِلاوَةً وَ إلحاناً

وَ لَقَبْلَهُ ما حَلَّ بِأنْبِياءِ اللهِ وَ رُسُلِه

حُكْمٌ فَصْلٌ

وَ قَضاءٌ حَتْمٌ

وَ ما مُحَمَّدٌ إلاَّ رَسُول

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

أَفَإنْ ماتَ أوْ قُتِلَ

انْقَلَبْتُمْ عَلىٰ أَعْقابِكُمْ

وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلىٰ عَقِبَيْهِ

فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً

وَسَيَجْزِي اللهُ الشّاكِرِينَ

أَيْهاً بَنِي قَيْلَةَ !

أأُهْضَمُ تُراثَ أبِيَهْ

وَ أَنْتُمْ بِمَرْأىٰ مِنِّي وَ مَسْمَعٍ

آہستہ اور زوردار آواز میں۔

تلاوت کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ سے پہلے بھی خدا کے رسولوں پیغمبروں پر بھی مصیبتیں نازل ہوتی رہی ہیں۔

وہ سب قضاء الٰہی کا اقتضاء اور حتمی فیصلہ تھا۔

اور آنحضرتؐ بھی گزشتہ رسولوں کی طرح رسولؐ ہیں۔

کیا اگر محمدؐ کی رحلت ہو جائے یا وہ قتل کردیئے جائیں تو کیا تم لوگ اپنے پچھلے پیروں (اپنے گذشتہ جاہلیت کے مذہب کی طرف) پلٹ جاؤ گے۔

اور جو شخص اپنے پچھلے پیروں پلٹے گا وہ خدا کو کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور خداوند تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں کو جزاء دیگا۔

اے اوس وخزرج !اور اے انصار محمدؐ، دیکھو!

کیا میرے بابا جانؐ کی میراث تمہاری نظروں کے سامنے ہضم کرلی جائے گی۔!؟

تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

اور تم میری آواز کو بھی سن رہے ہو۔

وَ مُبْتَدَأً وَ مَمْمَع ؟!

تَلْبَسُكُمُ الدَّعْوَةُ

وَ تَشْمُلُكُمُ الْخَبْرَة

وَ أَنْتُمْ ذَوُو الْعَدَدِ وَ الْعُدَّةِ

وَ الْأَدَاةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلَاحُ وَ الْجُنَّةُ

تُوافيكُمَ الدّعْوَةُ فَلَا تُجِيبُونَ

وَ تَأْتِيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلَا تُغيثُونَ

وَأَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكِفَاحِ

مَعْرُوفُونَ بِالْخَيْرِ وَ الصَّلَاحِ

وَ النُّجَبَةُ الَّتِي انْتُجِبَتْ

وَ الْخِيَرَةُ الَّتِي اخْتِيرَتْ!

وَ كَافَحْتُمُ الْبُهَمَ

فَلَا نَبْرَحُ أَوْ تَبْرَحُون

نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتَمِرُونَ

حَتَّىٰ دَارَتْ بِنَا رَحَى الْإِسْلَامِ، وَ دَ؟؟؟ حَلَبُ الْأَيّام

اور تمہاری محفلوں میں (میری میراث چھننے کا) تذکرہ ہو رہا ہے۔
بہر حال میری آواز تم تک پہنچ چکی ہے اور تم اچھی طرح جانتے اور سمجھتے ہو۔ تم لوگ کافی تعداد میں ہو۔
اور تمہارے پاس جنگی سامان بھی ہے اور قوت بھی۔
اور ہتھیار و اسلحہ جیسی ہر چیز بھی موجود ہے۔
اور میری فریاد تم تک پہنچ رہی ہے. مگر تم لبیک نہیں کہتے.
تم فریاد کو سن رہے ہو۔ مگر فریاد رسی نہیں کرتے.
دشمنوں سے مقابلہ کرنیکی تم طاقت رکھتے ہو۔ جبکہ تم اپنی خیر و خوبی اور صلاح کے لیے مشہور بھی ہو۔
تم وہ منتخب افراد ہو کہ جنھیں اہل بیتؑ کی نصرت کے لیے چنا گیا تھا۔
تم نے عربوں سے جنگ کی اور تکلیفیں اٹھائیں۔
دوسری قوموں سے جنگ کی اور اپنی بہادری کا سکہ جمالیا.
اس سے پہلے تم نے ہمیشہ ہمارے حکم کی اطاعت کی ہے۔
جہاں ہم حکم دیتے تھے۔ تم اس پر عمل کرتے تھے۔
اور ہمارے دم سے اسلام کی چکی چلنے لگی اور زمانہ کو نفع ہونے لگا۔

وَ خَضَعَتْ نُعَرَةُ الشِّرْک

وَ سَکَنَتْ فَوْرَةُ الْإفکِ

وَ خَمَدَتْ نیرانُ الْکُفْرِ

و هَدَأَتْ دَعْوَةُ الْهَرْج

وَ اسْتَوْسَقَ نَظامُ الدِّین

فَأَنّیٰ جُرْتُمْ بَعْدَ الْبیانِ

وَ أَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْإعْلانِ

وَنَکَصْتُمْ بَعْدَ الْإقْدامِ

وَ أَشْرَکْتُمْ بَعدَ الْإیمانِ؟

ألاتُقاتِلُونَ قَوْماً نَکَثُوا اَیْمانَهُمْ

وَ هَمُّوا بِإخْراجِ الرَّسُولِ

وَ هُمْ بَداؤُکُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْهُمْ

فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِینَ

أَلاقَدْ أَریٰ أَنْ قَدْ أَخْلَدْتُمْ إلَی الْخَفْض

وَأَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ

شرک کی آواز دب گئی اور جھوٹ وافتراء کے دروازے بند ہو گئے۔

کفر کی آگ بجھ گئی، فتنہ کی دعوت ختم ہوگئی، دین کا انتظام درست ہو گیا۔

اب تم حق سے منہ موڑ کر کہاں جارہے ہو؟ اور اعلان حق کے بعد اس کی آواز کو دبا رہے ہو۔

آگے بڑھنے کے بعد پیچھے ہٹ رہے ہو۔ اور ایمان لانے کے بعد مشرک ہو رہے ہو۔

کیا تم ان سے برسر پیکار نہیں ہو گے؟

جنھوں نے عہد و پیمان کو توڑا اور رسول کو در بدر کرنیکا سوچا۔

آج انھوں نے ہماری دشمنی میں دوسروں کو ملانے میں تم سے ابتداء کی ہے۔ تم ان لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوئے۔ کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟

حالانکہ یہ خدا کا حق ہے کہ تم اس سے ڈرتے رہو۔ اگر تم ایمان والے ہوتے تو ضرور خدا سے ڈرتے رہتے۔

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم آرام طلبی پر مائل ہو گئے ہو۔

اور تم نے اس کو چھوڑا ہے کہ جو تمہاری مشکلات کو برطرف کرنے والا ہے

وَ خَلَوْتُمْ بِالدَّعَة

وَ نَجَوْتُمْ مِنَ الضَّيقِ بِالسَّعَة

فَمَجَجْتُمْ ما وَعَيْتُم

وَدَسَعْتُمُ الَّذِي تَسَوَّغْتُم

فَإنْ تَكْفُرُوا

أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ

أَلا وَقَدْ قُلْتُ ما قُلْتُ عَلىٰ مَعْرِفَةٍ مِنّي

بِالْخذْلَةِ الَّتِي خامَرَتْكُم

وَ الْغَدْرَةِ الَّتِي اسْتَشْعَرَتْها قُلُوبُكُم

وَلكِنَّها فَيْضَةُ النَّفْسِ

وَ نَفْثَةُ الْغَيْظِ ،وَ خَوَرُ الْقَنا

وَبَثَّةُ الصُّدُور ،وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ.

فَدُونَكُمُوها فَاحْتَقِبُوها

دَبِرَةَ الظَّهْرِ ،نَقِبَةَ الْخُفِّ

باقِيَةَ الْعارِ

اور دین کے حل وعقد کا حقدار ہے۔

تم زندگی کی تنگی سے نکل کر تو انگر بن گئے ہو۔

اور تم نے دین کی جو باتیں یاد کی تھیں، انھیں بالکل بھلا دیا ہے۔

جس پانی کو تم نے میٹھا سمجھ کر پیا تھا، اب اس کو اگل دیا ہے۔

اگر تم لوگ اور روئے زمین پر موجود سب لوگ مل کر کافر ہو جائیں تو خدا کو پروا نہیں ہوگی۔ وہ تو بے نیاز اور غنیِ مطلق ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے۔ یہ سب باتیں میرے علم ویقین کے مطابق تھیں۔

یہ سب کچھ تمہارے خمیر میں عدم یاوری اور دل میں دھوکہ فریب کا نتیجہ ہے اسی کی وجہ سے میرے غم وغصہ سے لبریز دل نے لاوا باہر انڈیل دیا۔

میری طاقت جواب دے چکی ہے اور رنج وغم، حدیں عبور کر گیا ہے۔

بہر حال میں نے ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ اتمام حجت کی ہے۔

اب یہ حکومت کا ناقہ تمہارے سامنے ہے، اس پر پالان باندھ لو۔

مگر یاد رکھو کہ اسکی کمر زخمی اور پیروں میں گھاؤ ہیں۔

اس ناجائز قبضے کا عیب ہمیشہ باقی رہے گا۔

مَوْسُومَةً بِغَضَبِ اللهِ وَ شَنارِ الْأَبَد

مَوْصُولَةً بنارِ اللهِ الْمُوقَدَةِ

الَّتِي تَطّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ

فَبِعَيْنِ اللهِ ما تَفْعَلُونَ

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

وَ أَنَا ابْنَةُ نَذِيرٍ لَكُمْ

بَيْنَ يَدَيْ عَذابٍ شَدِيدٍ

فَاعْمَلُوا

إنّا عامِلُونَ وَانْتَظِرُوا إنّا مُنْتَظِرُونَ

فَأَجابَها أَبُوبَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمانَ، فَقالَ:

يا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ

لَقَدْ كانَ أَبُوكِ بِالْمُؤْمِنِينَ عَطُوفاً كَرِيماً

رَؤُوفاً رَحِيماً

وَ عَلَى الْكافِرِينَ عَذاباً أَلِيماً وَ عِقاباً عَظِيماً

فَإِنْ عَزَوْناهُ وَ جَدْناهُ أَباكِ دُونَ النِّساءِ

اس پر تو خدا کے غضب کی علامت اور رسوائی کا دائمی نشان لگا ہے۔

یہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ سے متصل ہے۔

جو دلوں پر وارد ہوگی۔

تم جو کچھ بھی کرو گے۔ وہ خدا کی نظروں کے سامنے ہے۔

اور عنقریب ظلم کرنے والے جان جائیں گے کہ انکی بازگشت کتنی بری ہے۔ میں تمہارے اس پیغمبر کی بیٹی ہوں کہ جو تمہیں عذاب الیم سے ڈراتے تھے۔ تمھارے سامنے ہی شدید عذاب ہے۔

جان لو! اور تم عذاب الٰہی کا انتظار کرو، اور ہم (اللہ کے انصاف کا) انتظار کرتے ہیں۔

ابوبکر نے کہا:

اے بنت رسولؐ خدا۔

آپؑ کے باباؐ جان مومنین کے حق میں مہربان اور کریم تھے۔

رحمت الٰہی کا نمونہ تھے۔

اور وہ کافروں کے لئے سخت اور دردناک عذاب لانے والے تھے۔

اور وہ بیشک آپکے والدؐ تھے۔ اور آپکے سوا کسی کے بھی باپ نہیں تھے۔

وَ أَخاً لِبَعْلِکِ دُونَ الْأَخِلاّءِ

آثَرهُ عَلىٰ کُلِّ حَمِيمٍ

وَساعَدَهُ فِي کُلِّ أمْرٍ جَسيمٍ

لاٰيُحِبُّکُمْ إلاّ کُلُّ سَعِيدٍ

وَ لاٰ يُبْغِضُکُمْ إلاّ کُلُّ شَقِيٍّ

فَأَنْتُمْ عِتْرَةُ رَسُولِ اللهِ الطَّيِّبُونَ

وَ الْخِيَرَةُ الْمُنْتَجَبُونَ

عَلَى الْخَيْرِ أدِلَّتُنا

وَ إلَى الْجَنّةِ مَسالِکُناٰ

وَأَنْت

ياٰ خَيْرَةَ النِّساٰءِ وَابْنَةَ خَيْرِ الْأنْبِياٰءِ

صاٰدِقَةٌ فِي قَوْلِکَ

ساٰبِقَةٌ فِيوُفُورِ عَقْلِکِ

غَيْرُ مَرْدُودَةٍ عَنْ حَقِّک

وَلاٰ مَصْدُودَةٍ عَنْ صِدْقِک

اور آنحضرت صؐ آپؑ کے شوہر عالی قدر کے بھائی تھے۔ کسی اور کے نہیں۔

حضرتؐ نے ہر مشکل اور دشوار

امر کے لیے اپنے بھائی کو منتخب کیا ہے۔

آپؑ حضرات سے جو بھی محبت کریگا، وہی سعید اور نجات یافتہ ہے۔

اور شقی اور بد بخت کے علاوہ کون ہے کہ جو آپؑ حضرات سے دشمنی رکھے۔

تم حضرت رسولؐ خدا کی پاک و پاکیزہ عترت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں منتخب فرمایا۔

اور آپؑ نے ہمیں خیر خوبی کی راہ دکھائی۔

اور ہمیں جنت کا راستہ بتایا

اور آپؑ!

سیّدہ نساء عالمین ہیں۔ اور افضل المرسلین کی آنکھوں کا نور اور ٹھنڈک

ہیں۔ اور اپنی بات میں سچی اور معدن حکمت ہیں۔

اور جو کچھ آپ نے فرمایا وہ حق ہے۔

اور حق کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

اور آپؑ کی سچائی اور صداقت کو چھپایا نہیں جا سکتا۔

وَ وَاللہِ ، ماعَدَوْتُ رَأيَ رَسُولِ اللہِ

يَقُولُ نَحْنُ مَعاشِرَ الْأَنْبِياءِ لانُوَرِّثُ ذَهَباً وَلادارا وَلا عِقاراً

وَإنَّما نُوَرِّثُ الْكُتُبَ وَ الْحِكْمَة

وَ الْعِلْمَ وَ النُّبُوَّةَ

وَ ما كانَ لَنا مِنْ طُعْمَةٍ فَلِوَلِيِّ الْأَمْرِ بَعْدَنا أنْ يَحْكُمَ فِيهِ

بِحُكْمِهِ

وَقَدْ جَعَلْنا ما حاوَلْتِهِ فِي الكُراعِ وَ السِّلاحِ

يُقابِلُ بِهِ الْمُسْلِمُونَ

وَ يُجاهِدُونَ الْكُفارَ

وَ يُجالِدُونَ الْمَرَدَةَ

ثُمَّ الْفُجارَ

وَ ذٰلِکَ بِإجْماعٍ مِنَ الْمُسْلِمين

لَمْ أتَفرَّدْبهِ وَحْدِي، وَلَمْ أسْتَبِدَّ

بِما كانَ الرَّأيُ فِيهُ عِنْدِي

وَهٰذِهِ حالي

لیکن خدا کی قسم میں حضرت رسولؐ خدا کی رائے سے نہیں ہٹ سکتا۔
میں نے حضرت رسولؐ خدا سے فرماتے ہوئے سنا تھا۔
ہم گروہ انبیاء میراث میں سونا اور چاندی گھر اور دولت نہیں چھوڑا کرتے۔
ہم کتابوں، حکمت، علم اور نبوت کی میراث پاتے اور چھوڑ تے ہیں۔
اور میں اب رسولؐ کے قول میں ہیرا پھیری بھی نہیں کرسکتا۔ اور میں نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ وہ حضرت رسولؐ خدا کے حکم کے مطابق ہے۔
اور ہم نے آپ کا جو مال قبضہ میں لیا ہے۔ اس کو مسلمانوں کی بھلائی اور لشکر کے امور میں خرچ کریں گے۔
کافروں کے مقابلہ کیلئے مسلمانوں مجاہدوں کو
اسلحہ اور ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔
اور ہمیں مرتد و فاسق اور فاجروں کے خلاف جنگ بھی کرنا ہے۔
اور تمام مسلمانوں نے آپ کے مال کو قبضے میں لینے پر اجماع کرلیا ہے۔
اور میں تن تنہا نہیں ہوں اور مجھ اکیلے کی یہ رائے نہیں ہے۔
بہر حال میری صورت حال یہ ہے کہ

وَمالي هِيَ بَکِ وَ بَيْنَ يَدَيْکِ

لانَزْوي عَنکِ وَلاٰ نَدَّخِرُ دُونَکِ

وَ أَنْتِ سَيِّدَةُ أمَّ‌ءِ أبيکِ

وَالشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ لِبَنِي

لاٰ يُدْفَعُ ما لَکِ مِنْ فَضْلِکِ

وَلاٰ يُوضَعُ مِنْ فَرْعِکِ وَأَصْلِکِ

حُکْمُکِ نافِذٌ فِيما مَلَکَتْ يَداي

فَهَلْ ترينَ أُنْ اُخالِفَ فِي ذٰلِکِ أباکِ ؟

فَقَالَتْ عليها السلاٰم:

سُبْحانَ اللهِ !

ما کانَ رَسُولُ اللهِ عَنْ کِتابِ الله صادِفاً

وَلاٰ لِأَحْکامِهِ مُخالِفاً

بَلْ کانَ يَتبعُ ثَرَهُ

وَيَقْفُو سُورَهُ

أَفَتَجْمَعُونَ إلى الْغَدْرِ اعْتِلالاً عَلَيْهِ الزُّور

میں فیصلہ سناؤں کہ آپ کا سب مال ہمارا ہے۔
اور تمہیں مال دنیا کی ضرورت ہی کیا ہے۔
تم تو اپنے بابا جان کی امت کی سیّدہ سردار ہو اور اپنے فرزندوں کے حق میں تم شجرۂ طیبہ ہو۔
کون تمہارے فضائل تم سے چھین سکتا ہے؟۔
تمہاری اصل اور فرع میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔
ہاں جو کچھ تمہارے گھر میں ہے وہ تمہارا مال ہے۔
اب تم کیا چاہتی ہو، کیا تمہارے باغ فدک اور دوسرے باغات کے بارے میں ہم تمہارے بابا جانؐ کے حکم کی مخالفت کریں گے؟
حضرت فاطمہ زہراؑ نے جواب دیا:
سبحان اللہ! میرے بابا جانؐ تو اللہ کی کتاب سے روگردان نہ تھے۔ اور نہ اس کے احکام کے مخالف تھے۔
وہ تو اللہ کی کتاب کے ہر حکم کے تابع اور اسکی آیتوں اور سوروں پر عمل کرنے والے تھے۔
کیا تم نے رسولؐ خدا پر جھوٹ باندھ کر دغا بازی پر اجماع نہیں کیا ہے!!!؟

وَهٰذا بَعْدَ وَفاتِه

شَبيهٌ بِما بُغِىَ لَهُ مِنَ الْغَوائِلِ فِي حَياتِهِ

هٰذا كِتابُ اللهِ حَكَماً عَدْلاً

وَ ناطِقاً فَصْلاً

يَقُولُ:

يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ

وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ

فَبَيَّنَ عَزَّوَجَلَّ ثيمما وَزَّعَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَقْساطِ

وَشَرَّعَ مِنَ الْفَرايِضِ وَ الميراثِ

وَأَباحَ مِنْ حَظِّ الذُكْرانِ وَ الْإناثِ

ما أزاحَ عِلَّةَ الْمُبْطِلِينَ

وَ أَزالَ التَّظَنِّي وَ الشُّبُهاتِ فِي الْغابِرِينَ

كَلاَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أنفُسُكُمْ

أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

وَاللهُ الْمُسْتَعانُ عَلىٰ ما تَصِفُونَ

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ حرکت آپ کو زندگی میں ہلاک کر ڈالنے کے مترادف ہے۔

یہ خدا کی حاکم، عادل، فیصلہ کن اور ناطق کتاب موجود ہے۔

اس کا حکم ہے کہ حضرت زکریا پیغمبرؑ نے جب دعاء کی کہ یا اللہ مجھے وارث اور ولی عطا فرما، کہ وہ میرا وارث بھی ہو اور آل یعقوب کا ورثہ بھی پائے اور یہ بھی اللہ کی کتاب کا حکم ہے۔ کہ حضرت سلیمان پیغمبرؑ نے حضرت داؤد پیغمبرؑ کی میراث اور ورثہ پایا۔

بس خداوند تعالیٰ نے میراث کی حد مقرر کر دی ہے۔

اور بنی آدم کی عورتوں اور مردوں کا میراث میں حصہ قرار دیکر باطل پرست ٹولے کی غلط دلیلوں کو مسترد کر دیا۔

اور آئندہ نسلوں کے شکوک وشبہات کو زائل کر دیئے۔

بیشک تمہارے نفسوں نے تمہارے سامنے ایک برے امر کو اچھا اور خوش نما بنا کر پیش کر دیا ہے۔

پس میرے لئے صبر جمیل ہے اور میں خدا سے مدد اور نصرت طلب کرتی ہوں، وہی میرا مددگار ہے۔

فَقالَ أبُوبَکْرٍ:

صَدَقَ اللهُ وَ رَسُولُهُ

وَ صَدَقَتِ ابْنَتُهُ؛أَنْتِ مَعْدِنُ الْحِکْمَةِ

وَ مَوْطِنُ الْهُدیٰ وَ الرَّحْمَةِ

وَ رُکْنُ الدِّینِ،وَعَیْنُ الْحُجَّةِ

لاٰ أُبْعِدُ صَوابَکِ،وَ لاٰ أُنْکِرُ خِطابُکِ

هٰؤُلاٰءِ الْمُسْلِمُونَ بَیْنِي وَ بَیْنَکِ

قَلَّدُونِي ما تَقَلَّدْتُ

وَ بِاتِّفاقٍ مِنْهُمْ أَخَذْتُ ما تَقَلَّدْتُ

وَباتِّفاٰ مِنْهُمْ أَخَذْتُ ما أَخَذْتُ

غَیْرَ مُکابِرٍ وَلاٰ مُسْتَبِدٍ وَ لاٰ مُسْتَأْثِرٍ

وَ هُمْ بِذاٰلِکَ شُهُودٌ.

فَالْتَفَتَتْ فاٰطِمَةُ = وَ قالَتْ:

مَعاشِرَ النّاسِ الْمُسْرِعَةِ إلیٰ قِیلِ الْباٰطِل

الْمُغْضِیَةِ عَلَی الْفِعْلِ الْقَبِیحِ الْخاٰسِر

ابوبکرؓ نے کہا:

خدا بھی سچا ہے اور خدا کا رسول بھی صادق ہے۔

اور رسولؐ خدا کی بیٹیؑ بھی صادقہ۔

صدیقہ، معدن حکمت اور سراسر ہدایت ورحمت ہے۔

آپ عین حجت خدا ہیں، آپ دین کا رکن ہیں۔

میں آپکی سچی باتوں کو حق سے دور نہیں سمجھتا، اور آپکے کلام کا انکار نہیں ہے

لیکن آپ کے اور میرے درمیان یہ مسلمان ہیں

انہوں نے ہی مجھے تخت وتاج عطا کیا۔

میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اس میں ان کی مرضی شامل تھی۔

لہذا میں نے اپنے طرف سے کسی ظلم واستبداد

اور خود پرستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

اور اس پر سب مسلمان گواہ بھی ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

اے لوگو! تم باطل کو اختیار کر چکے ہو۔

اور افعال قبیحہ کو آنکھیں بند کر کے انجام دے رہے ہو۔

أَفَلاٰ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ

أَمْ عَلىٰ قُلُوبٍ أَقْفالُها

كَلاّ بَلْ راٰنَ عَلىٰ قُلوبِكُمْ

ماٰ أَسَأْتُمْ مِنْ أعْمالِكُم

فَأَخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَ أَبْصاٰرِكُمْ

وَلَبِئْسَ ماٰ تَأَوَّلْتُمْ

وَساءَ ماٰ بِهِ أَشَرْتُمْ، وَ شَرَّماٰ مِنْهُ اعْتَضْتُم

لَتَجِدَنَّ . وَاللهِ . مَحْمِلَهُ ثَقِيلاً، وَ غِبَّهُ وَ بيلاً

إذا كُشِفَ لَكُمُ الْغِطاءُ

وَ باٰنَ ماٰ وَراءَهُ الضَراءُ

وَبَدالَكُمْ مِنْ رَبِّكُم

تم لوگ قرآن مجید میں غور وفکر نہیں کرتے۔

کیا تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہیں؟

بیشک تمہارے دلوں پر تمہاری بداعمالی کی زنگ لگ چکی ہے۔

اور اس کی وجہ سے تمہارے کان اور آنکھیں بیکار ہو چکے ہیں۔

جس کو تم نے حق کے بدلے میں اختیار کیا ہے۔

اور جو اشارہ تم نے کیا ہے وہ لغو اور بیہودہ ہے۔ اور عین شر ہے۔

خدا کی قسم! اس کا بوجھ بہت بھاری اور انجام مصیبت ناک ہے۔

جب تمہارے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں گے۔

اور گھنے جنگل کی مانند چیزیں تمہارے سامنے آجائیں گی۔

اور تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں وہ سزا ملے گی کہ

جس کا تم گمان بھی نہیں کر سکتے۔

آپؑ قبر رسولؐ کی طرف متوجہ ہوئیں اور چند اشعار پڑھے۔

باباجانؐ! آپؐ کے بعد بدعتیں ایجاد کی گئیں۔ اگر آپؐ انھیں دیکھتے تو شاید وہ لوگ انھیں ایجاد نہ کرتے۔ ہم آپؐ کے فیض سے اس طرح محروم ہو گئے جس طرح زمین آب باران سے محروم ہو جاتی ہے۔ آپؐ کی قوم کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔

آپؐ دیکھیں یہ لوگ کسطرح حق سے ہٹ گئے ہیں۔ یا رسول اللہؐ ہر پیغمبر کی ذریت کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ آپؐ کی اہلبیت کے علاوہ آپؐ کے تمام اقرباء کو قرابت کی بناء پر ترجیح دی جا رہی ہے۔ جو لوگ ہم سے اپنی دشمنی چھپاتے رہے تھے، آپؐ کے قبر میں سونے کے ساتھ ہی وہ اس دشمنی کو آشکار کر رہے ہیں۔ آپؐ کی رحلت کے بعد ہمارے گھر پر لوگوں نے ہجوم کیا۔ ہماری ہتک حرمت کی اور تمام باغات غصب کر لئے آراضی چھین لی۔

یا رسولؐ اللہ آپ ماہِ تمام اور نور توحید تھے۔ اور آپؐ کے نور کی روشنی تھی۔ اور پرورگار کی طرف سے کتاب الٰہی کا نزول تھا۔ جبرائیلؑ آیتیں لے کر ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔ آپؐ رخصت ہوئے تو ہر خیر و

خوبی او جھل ہو گئی۔

اے کاش! آپؑ کے سامنے میری موت واقع ہو جاتی۔ اور آپؑ کے بعد مجھے یہ مصائب و آلام نہ دیکھنا پڑتے۔ آپؑ کے اور ہمارے رشتے کا کوئی خیال نہ کیا گیا۔ ہم پر مصائب کی بارش کی گئی ہے۔ عرب و عجم میں بھی کسی نے بھی وہ مصائب نہیں دیکھے کہ جو مصائب ہم اہل بیتؑ پر ڈھائے گئے۔

ثُمَّ انْكَفأَتْ عليها السلام

وَ أمِيْرُ الْمُؤْمِنِينَ - يَتَوَقَّعُ رُجُوعَهاٰ إِلَيْهِ

وَيَتطلَّعُ طُلُوعَها عَلَيْهِ

فَلَمَّا اسْتَقَرَّتْ بِهَا الدّارُ

قالَتْ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ - :

يَا ابْنَ أبِي طالِبٍ !

اشْتَمَلْتَ شِمْلَةَ الْجَنِين

وَ قَعَدْتَ حُجْرَةَ الظَّنينِ!

نَقَضْتَ قادِمَةَ الْأَجْدَلِ

فَخانَكَ رِيشُ الْأَعْزَلِ

هٰذَا ابْنُ أَبِي قُحافَةَ

يَبْتَزُّنِي نُحَيْلَةَ أبِي وَبُلْغَةَ ابْنِي،

لَقَدْ أجْهَرَ فِي خِصاٰمِي

وَأَلْفَيْتُهُ أَلَدَّ فِي كَلاٰمِي

حَتَّىٰ حَبَسَتْنِي قَيْلَةُ نَصْرَها،وَالْمُهاٰجِرَةُ وَصْلَهاٰ

حضرت فاطمہ زہراؑ گھر واپس آئیں

اور حضرت علیؑ آپ کا انتظار کر رہے تھے۔

اور آپ پر ہونے والے مظالم کی داستان سننا چاہتے تھے۔

جب آپ گھر میں داخل ہوئیں تو

آپ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

یا بن ابی طالب

آپ تہمت زدہ شخص کی طرح گھر میں موجود ہیں،

جیسے پر کٹا باز ہو،

میں کمزور و ناتواں، شکست خوردہ کبوتر کی طرح دربار سے آ رہی ہوں۔

اس ابو قحافہ کے بیٹے نے

بابا جانؐ کی ہبہ کی ہوئی تمام آراضی باغات غصب کر لیے ہیں۔

اور اب اس نے مجھ سے دشمنی کا اظہار کیا ہے۔

اور وہ ہمارا بدترین دشمن ہے۔

اوس وخزرج کے قبیلے بھی اسی کے ساتھ ہیں

اور مہاجرین نے بھی اسی کے ساتھ ملی بھگت کی ہے۔

وَغَضَّتِ الْجَماعَةُ دُونِي طَرْفَها

فَلا دافِعَ وَ لا مانِع

خَرَجْتُ كاظِمَةً، وَ عُدْتُ راغِمَةً

أَضْرَعْتَ خَدَّکَ

يَوْمَ أَضَعْتَ حَدَّکَ

اِفْتَرَسْتَ الذِّئابَ، وَ افْتَرَشْتَ التُّراب

ما كَفَفْتَ قائِلاً،

وَ لا أَغْنَيْتُ باطِلاً، وَلا خِيارَ لِي

لَيْتَني مِتُّ قَبلَ هَنِيَّتِي وَ دُونَ زَلَّتِي

عَذيرِيَ اللهُ مِنکَ عادِياً وَ مِنْکَ حامِياً

وَيْلايَ في كُلِّ شارِقٍ، ماتَ الْعَمَدُ

وَوَهَتِ الْعَضُدُ.

شَكْوايَ إِلىٰ أَبي

وَ عَدْوايَ إِلىٰ رَبِّي.

اللّهُمَّ أَنْتَ أَشَدُّ قُوَّةً وَ حَوْلاً، وَ أَحَدُّ بَأْساً وَ تَنْكِيلاً

اور میرے ہی سامنے سب لوگوں نے اس کی حمایت کی ہے۔

نہ میری کسی نے مدد کی اور نہ حمایت اور طرفداری کی۔

اور میں ملول ورنجیدہ اپنے حق سے محروم ہو کر پلٹ آئی ہوں۔

جس دن سے آپ نے تندی اور حدت کا گلا گھونٹا ہے

وہ کامیابی کے دعویدار بن بیٹھے ہیں۔

اس غاصب بھیڑیئے کا شکار کریں

آپ تو گوشہ نشیں ہو گئے ہیں!

وہ لوگ آپ کا سامنا کہاں کر سکتے ہیں؟

یہ لوگ آپ کو گھر میں بھی نہیں بیٹھنے دیں گے۔

اے کاش میں اس روز دربار کا منظر نہ دیکھتی

اور ذلت وتوہین سے پہلے ہی مر جاتی!!!

اب بس صبر ہی کرنا ہے۔

باباجان کے حضور میں میری شکایت ہے۔

اللہ کی بارگاہ میں دعاء ہے اے میرے پروردگار تو بڑی قدرت اور طاقت والا ہے تیرے حضور التجا ہے کہ ان مجرموں کو سخت سزا دینا۔

فَقاٰلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ – :

لَاوَيْلَ عَلَيْکِ، اَلْوَيْلُ بَشانِئِک

نَهْنِهي عَنْ وَجْدِکِ يا ابْنَةَ الصَّفْوَةِ

وَ بَقِيَّةَ النُّبُوَّةِ، فَماوَنَيْتُ عَنْ دينِي، وَلاَ أَخْطَأْتُ مَقْدُوري

فَإنْ کُنْتِ تُريد ينَ ا لْبُلْغَةَ فَرِزْقُکِ مَضْمُونٌ

وَ کَفيلُکِ مَأْمُونٌ، وَ ماأَعَدَّ لَکِ أَفْضَلُ مِمّا قُطِعَ عَنْکِ

فَاحتَسَبى اللّه

فَقالَتْ : حَسْبِيَ اللّهُ ؛ وَ أَمْسَکَتْ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

خدا تمہارے دشمنوں کو عذاب میں مبتلا کریگا۔

اے بقیت النبوت اور دختر محمد مصطفےؐ میں پروردگار کے حکم کا تابع ہوں۔

قدرت رکھتے ہوئے بھی قدرت کا مظاہرہ نہیں کرسکتا۔

اللہ رزاق ہے اور وہی تمہارا محافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے واسطہ آمادہ کیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ جو غصب کیا گیا ہے۔

بس اللہ پر توکل کرو۔

حضرت زہراؑ نے فرمایا:

حسبی اللہ!

میں اللہ سے خوشنود ہوں اور اپنا معاملہ اس کے سپرد کرتی ہوں۔

حضرت فاطمہؑ کا مہاجر و انصار خواتین سے خطاب

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا اور تمہارے مردوں سے بیزار ہوں۔ میں نے اچھی طرح جانچ کر ان کے ساتھ نفرت کی ہے۔ ان کی تلواروں کی باڑھ کند ہے اور وہ مہملات میں پڑ گئے ہیں۔ انھوں نے حق کا دامن چھوڑ دیا ہے۔

میری خواہش ہے کہ دوسری قومیں بھی ان کے حق میں اسی طرح کی بدسلوکی کریں۔ جس طرح ان لوگوں نے میرے حق کو پامال کیا ہے۔ ان کی رائے فاسد ہو جائے۔ ان کی آرزویں ملیامیٹ ہو جائیں اور خدا ان کا برا کرے۔

بہر حال ان کے نفسوں سے ایسے اعمال سرزد ہوئے کہ خدا ان پر غضبناک ہو گیا۔ اور اب وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں

گے۔ بے شک میں نے ان کی گردنوں میں ان کا بوجھ
ڈالدیا ہے۔ اور اب انھیں ہر طرف سے ذلت کا سامنا
ہے۔ خدا ظالموں کی ناک کاٹے اور انھیں بے دست و پا
کردے۔ اور انھیں اپنی رحمت سے دور رکھے۔

ان پر افسوس ہے کہ انھوں نے خلافت کو ایسے شخص سے
دور کر دیا ہے جو رسالت کا مستحکم کرنے والا، بار نبوت و
ہدایت کا سنبھالنے والا، روح الامین کی منزل اور امور
دین و دنیا میں اکمل ہے۔ تمہارے مردوں کا یہ خسران اور
گھاٹے کا عمل ہے۔

آخر یہ لوگ ابوالحسنؑ سے ناراض کیوں ہیں۔؟

ہاں بخدا! ابوالحسنؑ کی تلوار نے جو ضلالت اور گمراہی مٹائی
ہے۔ یہ لوگ اسی وجہ سے ناراض ہیں۔ ابوالحسنؑ نے کبھی
موت کی پروا نہیں کی میدان کارزار میں انھوں نے سخت
کوشش کی۔ حملوں میں قہر خدا کا مظہر بن کر کفار کا قتل کرنا
انھیں پسند نہیں آیا۔ ان کی جرأت و ہمت سے یہ لوگ نا
خوش ہیں۔

خدا کی قسم! اگر یہ لوگ واضح راستے سے نہ ہٹ جاتے اور روشن دلیل کے قبول کرنے سے انکار نہ کرتے تو ابو الحسن انھیں حق کی طرف واپس لاتے اور سب کو خدا کی راہ پر چلاتے۔

اگر یہ ان سے رسول خداؐ کی دی ہوئی مہار کو نہ چھینتے تو وہ اس مہار کے سہارے بڑی نرم رفتاری سے انھیں لے چلتے۔سواری کو مہار کا حلقہ زخمی نہ کرتا اور اس کا راہرو بھی خستہ نہ ہوتا۔ اور سب ایسے گھاٹ پر پہنچتے ،جس کا پانی آب باران کی طرح صاف و شفاف ہوتا۔ پانی کی فراوانی ہوتی اور پانی اچھلکر بہتا ۔اور کبھی مکدر نہ ہوتا۔اور پھر وہ انھیں سیراب کر کے واپس لاتے۔

ان کی ظاہری اور باطنی حالتوں میں خیر خواہی کرتے۔وہ تمہاری دولت سے اپنی ذات کو زینت نہ دیتے۔ اور تمہاری دنیا سے کوئی حصہ نہ لیتے۔اور اپنے مال سے بھی صرف اتنا لیتے کہ زندہ رہا جا سکے۔ وہ اس دنیا سے منہ پھیرنے والے ہیں۔اس طرح دنیا دار اور حق پرست

کا فرق معلوم ہو جاتا۔ اور یہ بھی جان لیتے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

اگر اہل قریہ ایمان لاتے اور تقویٰ الٰہی اختیار کرتے۔ تو ہم پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے۔ لیکن انھوں نے رسولؑ کی تکذیب کی تو (خدا فرماتا ہے کہ) ہم نے ان کی بداعمالی اور بری کمائی کی وجہ سے انہیں کی وجہ سے انھیں عذاب میں گرفتار کر دیا۔ جن لوگوں نے بھی ظلم کیا عنقریب انھیں اپنے مظالم کا بدلہ مل جائے گا۔ اور وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔

سننے والے ادھر متوجہ ہو کر غور سے سنیں۔

جب تک تم زندہ رہو گے۔ زمانہ تمہیں عجیب اور انوکھی باتیں دکھاتا رہے گا۔ پھر سب سے زیادہ تعجب اور حیرت اس قوم کی باتوں سے ہوتی ہے۔ اے کاش یہ بھی بتا دیا ہوتا کہ تم نے کس سند پر بھروسہ کیا۔ اور تمہارے اعتماد کا ستون کون ہے؟

حضرت رسولؑ خدا کی ذریت کو چھوڑ کر کس کی بارگاہ میں

حاضر ہوئے۔ اور کس خاندان کو پس پشت ڈالا اور کس سے وابستہ ہوئے؟

تمہاراوالی اور حاکم ناموزوں ہے۔ اور تمہارا خیر خواہ نامناسب ہے۔ ظالموں کو برابدلہ ملے گا۔خدا کی قسم انھوں نے بازوؤں کوچھوڑ کر پیروں کو پکڑا۔اور گوشت کو چھوڑ کرشانے کی ہڈیوں کواختیار کیا۔خدا کی قسم انکی ناک رگڑی جائے گی ۔جو برائیوں کے بعد بھی سمجھتے ہیں ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ مفسد ہیں ۔لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔تمہارے لئے ہلاکت ہو،آیااس شخص کی پیروی کی جائے کے جوحق کی طرف ہدایت کرتا ہے یااس کی جوخود ہدایت کامحتاج ہے۔نجانے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

میں اپنی زندگی کی قسم کھا کرکہتی ہوں کہ خلافت کی اونٹنی حاملہ ہوچکی ہے۔ ذرااس کا بچہ پیدا ہو لینے دو پھرتم دودھ کے بدلے اس گندے خون کے پیالے بھر وگے، جس میں زہر ملا ہوگا۔اس وقت لوگ خسارے میں ہوں گے۔

جس کی بنیاد تم (گزشتہ) لوگ ڈال رہے ہو۔ آنے والی نسلیں اس ہولناک انجام کو دیکھیں گئیں۔ اب تم اپنی دنیا میں دل پسند زندگی کرو۔

بہر حال فتنہ کیلیۓ اپنے دلوں کو آمادہ کرلو۔ تیغ برّان ظالم کے تسلط کی بشارت سن لو۔ اور ہمیشہ باقی رہنے والے ایسے فساد کے منتظر رہو جو تم سب کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ ظالموں کے ظلم و استبداد کیلیۓ آمادہ ہو جاؤ۔ وہ ظالم تمہارے مال کی قیمت کم کردیگا اور تمہاری جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

تم پر افسوس ہے۔ اب تم راہ راست پر نہیں آسکتے۔ تم کدھر جاؤ گے۔ تمہاری نظروں سے راہ مستقیم اوجھل ہو چکی ہے۔ اور ہم تمہیں صراط مستقیم پر زبردستی نہیں چلا سکتے۔ اور تم اسے پسند بھی تو نہیں کرتے۔

اقتباس از زیارت سیدہؑ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلَى الْبَتُولِ الطَّاهِرَةِ الصِّدِّيقَةِ الْمَعْصُومَةِ التَّقِيَّةِ

النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ الرَّشِيدَةِ
الْمَظْلُومَةِ الْمَقْهُورَةِ الْمَغْصُوبَةِ حَقُّها
الْمَمْنُوعَةِ إرْثُها الْمَكْسُورَةِ ضِلْعُهَا، الْمَظْلُومِ
بَعْلُهَا، الْمَقْتُولِ وَلَدُها، فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِکَ،
وَبَضْعَةِ لَحْمِهِ وَصَمِيمِ قَلْبِهِ وَفِلْذَةِ كَبِدِهِ وَالنُّخْبَةِ
مِنْکَ لَهُ وَالتُّحْفَةِ خَصَصْتَ بِها وَصِيَّهُ وَحَبِيبَةِ
الْمُصْطَفى وَقَرِينَةِ الْمُرْتَضى وَسَيِّدَةِ النِّساءِ
وَمُبَشِّرَةِ الْاَوْلِياءِ حَلِيفَةِ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ وَتُفَّاحَةِ
الْفِرْدَوْسِ وَالْخُلْدِ الَّتِی شَرَّفْتَ مَوْلِدَها بِنِساءِ
الْجَنَّةِ وَسَلَلْتَ مِنْها أنْوارَ الْائِمَّةِ، وَأرْخَيْتَ
دُونَها حِجابَ النُّبُوَّةِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْها صَلاةً تَزِيدُ فِی مَحَلِّها
عِنْدَکَ، وَشَرَفِها لَدَيْکَ، وَمَنْزِلَتِها مِنْ
رِضاکَ، وَبَلِّغْها مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلاماً، وَآتِنا مِنْ
لَدُنْکَ فِی حُبِّها فَضْلاً وَ إحْساناً وَرَحْمَةً
وَغُفْراناً إنَّکَ ذُو الْعَفْوِ الْكَرِيمِ

اے معبود! حضرت محمدؐ پر اوران کے اہل بیتؑ پر رحمت فرما
اور بی بی بتول (س) پر رحمت فرما جو پاکیزہ بہت سچی
گناہ سے دور پرہیز گار پاکباز راضی شدہ پسندیدہ پاک
باطن ہدایت یافتہ مظلومہ قہر زدہ اپنے حق سے محروم اور
اپنی وراثت سے محروم پہلو پر چوٹ کھائے ہوئے ہیں
جس کا شوہر مظلوم جس کا بیٹا مقتول ہے۔

وہ تیرے رسولؐ کی دختر فاطمہؑ ہے جوان کے جسم کا ٹکڑا ان
کے دل کا چین ان کے جگر کا گوشہ تیرے نبیؐ کے لیے
منتخب اور تیرا وہ تحفہ جو تو نے ان کے وصی کو نوازا وہ محمدؐ
مصطفٰے کی لاڈلی اور علیؑ مرتضی کی شریک حیات ہے
عورتوں کی سردار ائمہؑ کی بشارت دینے والی تقویٰ و پرہیز
گاری کی مالکہ اور وہ بہشت جاوداں کا سیب ہے کہ جس
کی ولادت سے تو نے جنت کی عورتوں کو عزت دی اور
انوار ائمہ طاہرینؑ کو ان کی ذریت میں قرار دیا اور انکے
سامنے نبوت کے حجاب کو ڈال دیا۔

اے معبود! اس بی بی (س) پر رحمت فرما کہ جو تیرے

حضور اس کے مرتبہ کو بڑھائے اس کے شرف کو زیادہ کرے اور تیری رضا میں اس کی شان بلند کرے اس پاک بی بی (س) کو ہمارا درود و سلام پہنچا اور اس کی محبت کے طفیل ہمیں اپنی طرف سے فضل احسان رحمت اور بخشش عطا فرما کہ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

سید محمد نجفی ابن حضرت آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ

قم المقدسہ

مدارک وماٰخذ

۱۔قرآن مجید

۲۔ارشاد مفید

۳۔النص الاجتہاد

۴۔المراجعات

۵۔المغازی

۶۔البداء والتاریخ

۷۔احقاق الحق

۸۔الخلافۃ والامامۃ

۹۔الطرائف

۱۰۔الاختصاص

۱۱۔الکشکول فی ماجری علی آل رسول

۱۲۔الکوکب الدری

۱۳۔الزام الناصب

۱۴۔الاحتجاج

۱۵۔النھایۃ

۱۶۔بحارالانور

۱۷۔تاریخ بیہقی

۱۸۔تاریخ ابن عساکر

۱۹۔تاریخ کامل

۲۰۔تاریخ بغداد

۲۱۔تاریخ یعقوبی

۲۲۔تذکرۃ الخواص

۲۳۔تذکرۃ المصائب

۲۴۔تاویل الایات

۲۵۔تلخیص الشافی

۲۶۔تفسیر طبری

۲۷۔ تفسیر ابن کثیر
۲۸۔ تفسیر در منثور
۲۹۔ تفسیر روح المعانی
۳۰۔ تفسیر ثعالبی
۳۱۔ تفسیر نور الثقلین
۳۲۔ تفسیر برھان
۳۳۔ تیسیر الاصول
۳۴۔ جامع الاصول
۳۵۔ جنات الخلود
۳۶۔ حوزہ علمیۃ تدین الانحراف
۳۷۔ دلائل الامامۃ
۳۸۔ درۃ البیضاء
۳۹۔ ذخائر العقبی
۴۰۔ سیرہ حسبیہ
۴۱۔ سقیفہ جوہری
۴۲۔ شرح نہج البلاغہ
۴۳۔ شرف المؤبد
۴۴۔ شرح اصول خمسہ
۴۵۔ صحیح بخاری
۴۶۔ صحیح مسلم
۴۷۔ صحیح ترمذی
۴۸۔ طبقات ابن سعد
۴۹۔ عوالم العالم
۵۰۔ عقد الفرید
۵۱۔ علل الشرائع
۵۲۔ غایۃ المرام
۵۳۔ فصول المھمہ
۵۴۔ فرائد السمطین
۵۵۔ فدک فی التاریخ
۵۶۔ کشف الغمہ
۵۷۔ کلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراء
۵۸۔ کتاب سلیم
۵۹۔ کتاب الاخبار
۶۰۔ کتاب الغرر

۶۱۔ کامل بہائی

۶۲۔ قصص الانبیاء

۶۳۔ مجمع الزوائد

۶۴۔ مصباح الانوار

۶۵۔ مصباح الکفعمی

۶۶۔ مستدرک الحاکم

۶۷۔ مشکل الاثار

۶۸۔ مسند احمد

۶۹۔ مناقب ابن شہر آشوب

۷۰۔ مناقب خوارزمی

۷۱۔ میزان الاعتدال

۷۲۔ مصائب الائمہ

۷۳۔ معانی الاخبار

۷۴۔ مجلّہ رسالہ مہدیہ

۷۵۔ مروج الذہب

۷۶۔ مقاتل الطالبین

۷۷۔ نائب الدہور

۷۸۔ ہدایۃ الکبری

۷۹۔ ینابیع المودۃ

اسٹاکسٹ

ایران

موسسہ امام المنتظر خیابان انقلاب، کوچہ ۱۷، روبرو مسجد گذر قلعہ۔ قم

فون: ۰۰۹۸۲۵۱_۷۷۳۶۷۶۰ فیکس ۰۰۹۸۲۵۱_۷۷۴۵۶۴۰

لاہور

المنتظر بک سنٹر، جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۰۰۹۲_۳۰۰۴۴۵۲۷۶۶ ۰۰۹۲_۳۰۰۴۲۷۳۷۱۲

کراچی

خراسان بک ڈپو، ۱۲۔ سنعہ آرکیڈ۔ بریٹو روڈ۔ کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

فون: ۰۰۹۲۲۱_۷۳۱۴۷۱۷

د   ليفات اور تراجم
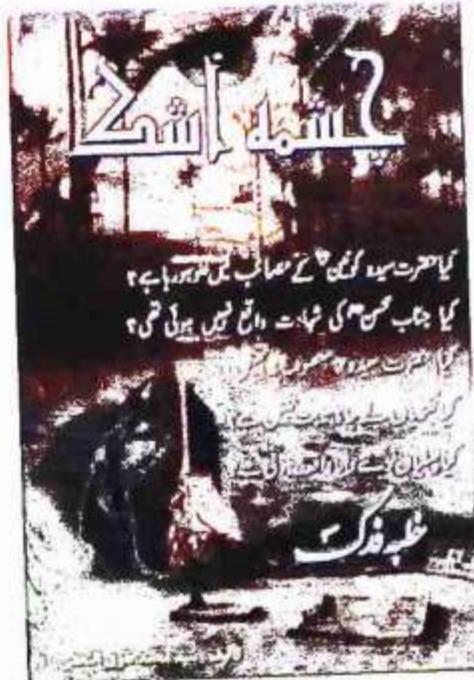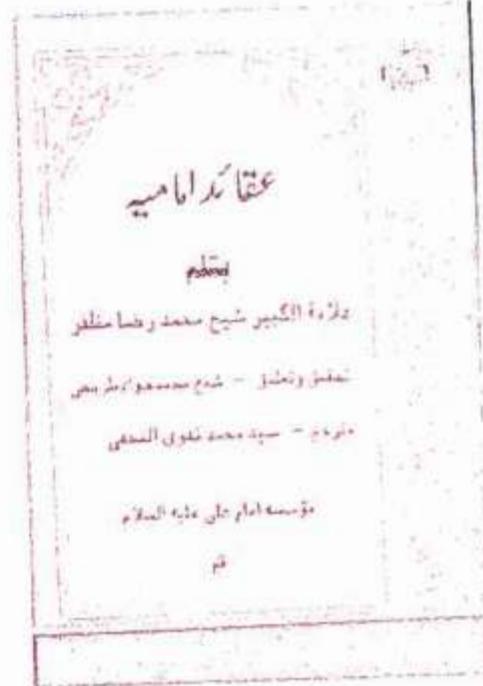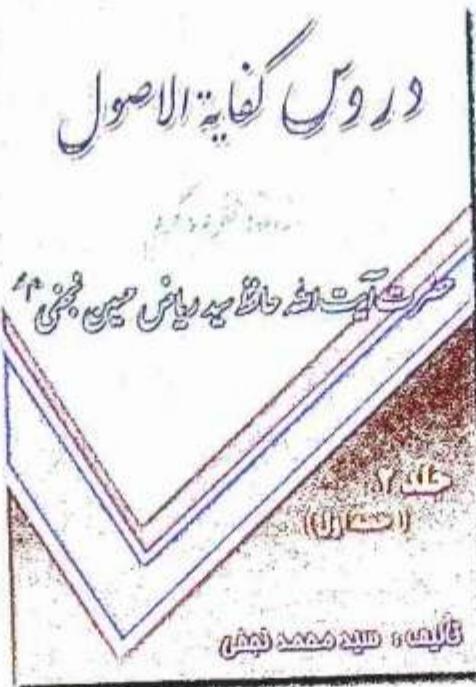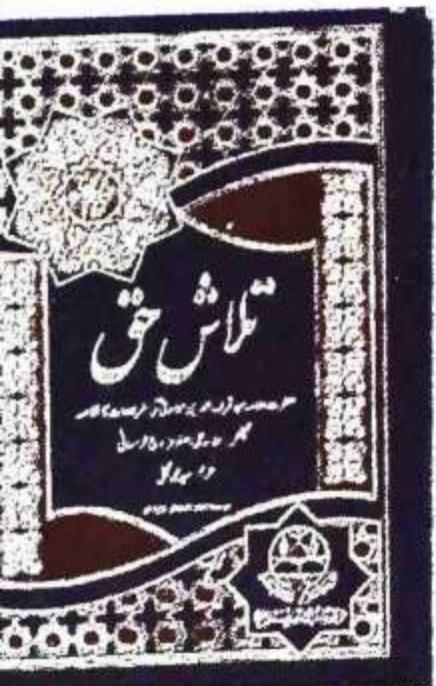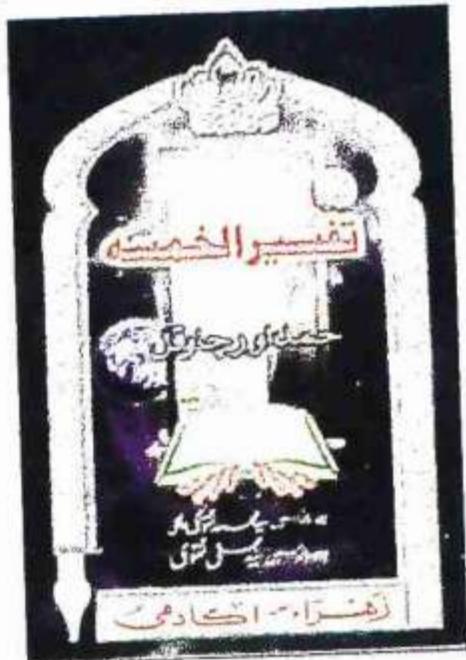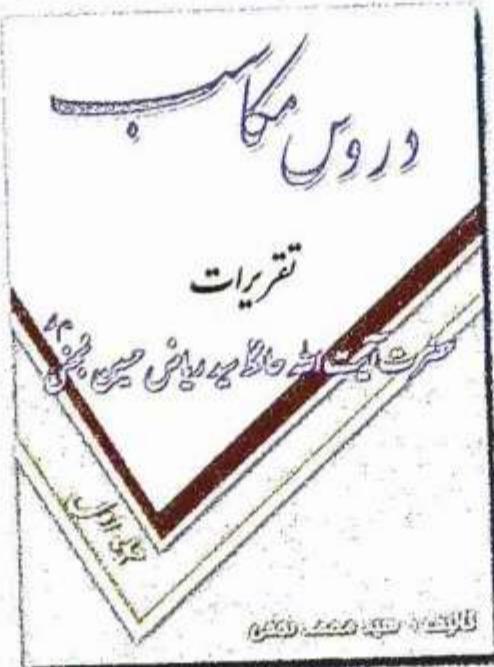
ٔسسہ امام المنتظر(عج) خیابان چھار مردان کوچہ ۱۷
ٔبل مسجد گذر قلعہ قم-ایران
ن: ۰۰۹۸ _ ۲۵۱ _ ۷۷۳۶۷۶۰
mnajfi2003@yahoo.co
mnajfi@hotmail.com